آسمانوں کے دروازے کب کھلتے ہیں؟

www.KitaboSunnat.com

ابو العباد حافظ عبد الرزاق اظہر حفظہ اللہ
استاذ امام بخاری انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، سیالکوٹ

دار الخلود
Dar-ul-Khulood

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

آسمانوں کے دروازے کب کھلتے ہیں؟

www.kitabosunnat.com

مؤلف
ابو العباد حافظ عبد الرزاق اظہر حفظہ اللہ
استاذ امام بخاری انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، سیالکوٹ

ناشر
دار الخلود

ئل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب

آسمانوں کے دروازے کب کھلتے ہیں؟

مؤلف ________ ابو العباد حافظ عبد الرزاق اظہر حفظہ اللہ

طبع اول ________ مارچ 2018ء

کمپوزنگ ________ سعد گرافکس

المکتبۃ الرحمانیۃ
99- جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
لاہور ....

ناشر
دار الخلود

لائن پار محلہ سلامت پورہ، کامونکی ضلع گوجرانوالہ
0345-7333521
0333-8257302

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انتساب

اس کتاب کا انتساب میں اپنے استاذی مکرم محسن ومربی،
فضیلۃ الشیخ محمد مظفر الشیر ازی حفظہ اللہ ،فضیلۃ الشیخ حافظ ذکاء اللہ الزاھد حفظہ اللہ
کے نام کرتا ہوں، جنھوں نے دورِ تعلیم سے لے کر آج تک اپنی شفقتوں اور محبتوں
کے سائبان تلے جگہ دی۔

اللہ تعالیٰ میرے مشائخ کے فیض کو عام فرمائے، آمین۔

اور برادر عزیز فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالقہار محسن حفظہ اللہ
کے نام کرتا ہوں جنھوں نے ہر موقعہ پر ناچیز کی ہر لحاظ سے اخلاص دل سے راہنمائی
فرمائی۔

جزاہ اللہ جزاء کاملاً فی الدارین

......حافظ عبدالرزاق اظہر......

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

* عرض مؤلف 11

پہلی فصل:

* آسمان کے دروازوں کے متعلق 15

کیا آسمان خالی اور فارغ ہے؟: 15

کیا تمام آسمانوں کے دروازے ہیں؟ 18

آسمان کے دروازوں کی تعداد کتنی ہے؟ 24

آسمان کے دروازوں کا حجم اور ضخامت: 26

دوسری فصل:

* ان اوقات کے متعلق جن میں آسمان کے دروازے کھلتے ہیں 28

1۔ ہر اذان کے بعد آسمان کے دروازے کھلتے ہیں: 30

2۔ اقامت نماز کے بعد بھی آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں: 35

اس مسئلہ میں بڑا اہم ترین سوال سامنے آتا ہے: 38

اقامت کے بعد دعا کے جواز پر دلائل: 39

3۔ آدھی رات کے وقت آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں: 42

بیداری کے بعد کی جانے والی مخصوص دعا: 45

4۔ سوموار اور جمعرات کو آسمان کے دروازے کھلتے ہیں: 46

5۔ جب شعبان کا مہینہ آتا ہے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں: 52

6۔ جب رمضان کا مہینہ ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں: 56

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رمضان میں دعائیں قبول ہوتی ہیں: 58

اس فصل کا خلاصہ تین امور ہیں: 60

تیسری فصل:

* ان اشیاء کے متعلق جن کے لیے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں 62

* **پہلی بحث:** ان اذکار کے متعلق ہے جن کے پڑھنے سے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں: 64

1۔ آسمان کے دروازے کھولنے والا پہلا ذکر: 64

استفتاح الصلاۃ کی دعاؤں سے ماخوذ فوائد واحکام: 66

ائمہ مساجد کو نصیحت: 71

عام نمازیوں سے اپیل: 71

نبی اکرم ﷺ کی عبارات کی حیثیت: 71

ایک اہم ترین سوال: 73

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے سوال: 74

استفتاح الصلاۃ کی مختلف دعائیں: 76

2۔ آسمان کے دروازے کھولنے والا دوسرا ذکر: 85

3۔ آسمان کے دروازے کھولنے والا تیسرا ذکر: 93

4۔ آسمان کے دروازے کھولنے والا چوتھا ذکر: 95

ان مذکورہ الفاظ کے دیگر فضائل وفوائد: 96

5۔ آسمان کے دروازے کھول دینے والا پانچواں ذکر: 115

6۔ آسمان کے دروازے کھول دینے والا چھٹا ذکر: 118

7۔ آسمان کے دروازے کھولنے والا ساتواں ذکر: 120

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ ذکر کے دیگر فضائل: 121

8۔آسمان کے دروازے کھولنے والا آٹھواں ذکر: 125

9۔آسمان کے دروازے کھول دینے والا ناواں ذکر: 127

10۔آسمانوں کے دروازے کھول دینے والا دسواں ذکر: 128

1۔بارش کے وقت دعا قبول ہوتی ہے: 129

2۔نماز میں تشہد کے بعد جن دعاؤں کا پڑھنا مستحب ہے وہ بھی قبول ہوتی ہیں: 131

3۔فرض نماز کے بعد کی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے: 133

4۔اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے ساتھ کی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے:138

5۔اخلاص والے عمل کے وسیلہ سے دعا ضرور قبول ہوتی ہے: 140

6۔کسی کی عدم موجودگی میں کی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے: 144

7۔مسافر کی دعا اور والد کی اولاد کے لیے دعا ضرور قبول ہوتی ہے: . 145

8۔کرب کی دعا کے ساتھ جب دعا ہو تو وہ ضرور قبول ہوتی ہے: 147

9۔مضطر اور مجبور کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے: 151

10۔روزے دار کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے: 155

11۔مرغ کی آواز سن کر کی جانے والی دعا ضرور قبول ہوتی ہے: 156

12۔اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والا اور عادل حکمران جو دعا کرتا ہے وہ ضرور قبول ہوتی ہے: 156

13۔نماز ادا کرتے وقت سجدوں میں کی جانے والی دعا ضرور قبول ہوتی ہے: 157

14۔جمعہ کے دن کی گھڑی میں کی جانے والی دعا ضرور قبول ہوتی ہے:160

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

15۔ حج اور عمرہ کرنے والے کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے: 164
1۔ حطیم میں اور دورانِ طواف دعا کرنا: 165
2۔ آبِ زمزم پیتے بوقت دعا کرنا: 167
3۔ صفا اور مروہ پر کی جانے والی دعا ضرور قبول ہوتی ہے: 167
4۔ عرفات کے میدان میں کی جانے والی دعا مقبول ہوتی ہے: 169
5۔ مزدلفہ میں مشعر حرام کے پاس دعا مقبول ہوتی ہے: 171
6۔ جمرہ وسطیٰ اور صغریٰ پر کنکریاں مارنے کے بعد دعا کرنا: 172
* دوسری بحث: وہ اعمال جن کے لیے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں: 173
1۔ آسمان کے دروازے کھول دینے والا پہلا عمل: 173
2۔ دوسرا عمل، ایک نماز ادا کرنے لینے کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا: 178
3۔ تیسرا عمل، اللہ کے راستے میں صدقہ کرنا: 180
4۔ چوتھا عمل، حلم و بردباری برتنا: 181
5۔ پانچواں عمل، مسجد میں قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا: 188
6۔ چھٹا عمل، ذکر اللہ کی مجالس: 190
7۔ ساتواں عمل، مریض کی تیمارداری کرنا: 197
رسول اللہ ﷺ کی مریض کے لیے پسندیدہ دعائیں: 200
* تیسری بحث: ان روحوں کے متعلق ہے جن کے لیے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں: 203
چوتھی فصل:
* ان اشیاء کے متعلق ہے جن کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھلتے 210
* پہلی بحث: ان اعمال کے متعلق ہے جن کے لیے آسمان کے دروازے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہیں کھلتے: 213

1۔ پہلا عمل، ایسے امام کی نماز جس کی قوم اسے ناپسند کرتی ہے: 213

2۔ دوسرا عمل، ورثاء کی اجازت کے بغیر نمازِ جنازہ پڑھانے والے
کی نماز: 214

3۔ تیسرا عمل، وہ عورت جس کو اس کا شوہر رات کو بستر پر بلائے اور وہ
انکار کرے تو اس کی نماز: 215

4۔ چوتھا عمل، دعا میں رسول اللہ ﷺ پر درود نہ پڑھنے والے
کی دعا: 217

* دوسری بحث: ان اعمال کے متعلق ہے جن کے لیے آسمان کے دروازے
نہیں کھلتے: 220

1۔ لعنت کرنا: 220

لعنت کرنے سے تین طرح کے خطرات لاحق ہوں گے: 222

2۔ اس حاکم کی دعا کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھلتے جو لوگوں کی
حاجتوں کے لیے دروازہ بند کر لیتا ہے: 226

3۔ قطع رحمی کرنے والے کے لیے آسمان کے دروازے بند رہتے ہیں: .. 230

* تیسری بحث: ان حالات کے متعلق ہے جن میں دعائیں قبول نہیں
ہوتیں: 237

1۔ رزق حرام کھانے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی: 237

2۔ اُکتا جانے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی: 238

3۔ گناہ اور قطع رحمی کی دعا قبول نہیں ہوتی: 240

4۔ دعا کے درمیان غفلت اور بے پرواہی برتنے والے کی دعا قبول

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوتی: 241

5۔زانیہ عورت اور بھتہ وصول کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی: . 242

6۔تین لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی: 243

7۔امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی: 244

* **چوتھی بحث:** ان روحوں کے متعلق ہے جن کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھلتے: 246

پانچویں فصل:

* آسمان کے اس دروازے کے متعلق جو بند ہی نہیں ہوتا 250

......*......

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عرض مؤلف

الحمد لله الذى خلق الانسان وعلمه البيان، وانزل لهدايته القرآن، وفتح له ابواب الجنان، وغلق ابواب النيران. والصلاة والسلام على رسوله السلطان، الذى اخرج الناس من الظلمات والطغيان، ودعا الناس إلى ربه المنان، وعلى اله وأصحابه وعلى عباد الرحمن، الذين فازوا فى الدنيا والآخرة بتلاوة القرآن أما بعد! فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ ۝﴾.[1]

"جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے سرتابی کی۔ان کے لیے نہ آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ وہ بہشت میں داخل ہوں گے۔ یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے نہ نکل جائے اور گنہگاروں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں"۔

رب ذوالجلال والاکرام نے اپنی قدرت کاملہ سے جہان رنگ وبو کا جو نظام بنایا بڑا ہی مضبوط مستحکم، اور پائیدار نظام انسانی عقل وشعور اس کا احاطہ نہیں کرسکتی، یہ جو زمین وآسمان کا نظام ہمیں دکھائی دے رہا ہے یہ نظام بھی بڑی مضبوط پلاننگ سے طے ہے، رب

---

[1] سورۃ الاعراف:40

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کائنات نے ہمارے اوپر آسمان کی نیلگوں چھت ڈالی ہوئی ہے اور یہ جو آسمان ہمیں نظر آ رہا ہے یہ بھی اس خالق ارض وسما کی قدرت کا عظیم شاہکار ہے اور پھر یہ سات آسمان یکے بعد دیگرے رب حقیقی نے بغیر ستونوں کے کھڑے کیے ہوئے ہیں اور ان آسمانوں میں اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے مضبوط دروازے بنائے ہیں جن کے کھلنے اور بند ہونے کا نظام کار بھی واضح کیا اور بتلایا ہے کہ یہ دروازے کیسے کھلتے ہیں اور کیسے بند ہوتے ہیں، کچھ چیزیں ایسی ہیں جو آسمان سے اترتی ہیں اور کچھ آسمانوں کی طرف چڑھتی ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اس کی وضاحت فرمائی، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ؕ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝﴾[1]

”وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر وہ عرش پر بلند ہوا، وہ جانتا ہے جو چیز زمین میں داخل ہوتی ہے اور جو اس سے نکلتی ہے اور جو آسمان سے اترتی ہے اور جو اس میں چڑھتی ہے اور وہ تمھارے ساتھ ہے، جہاں بھی تم ہو اور اللہ اسے جو تم کرتے ہو، خوب دیکھنے والا ہے“۔

اب جو چیزیں آسمان کی طرف چڑھتی ہیں یا آسمان سے نیچے اترتی ہیں تو یہ ساری کی ساری چیزیں دروازوں سے ہی آتی جاتی ہیں۔

تو زیر نظر کتاب ”آسمانوں کے دروازے کیسے کھلتے ہیں؟“ اس کتاب میں ہم نے ان اعمال واذکار وغیرہ کا تذکرہ کرنے کی کوشش کی ہے جن کے لیے آسمانوں کے دروازے کھلتے ہیں اور وہ پھر رب ذوالجلال کی ذات گرامی کے سامنے پیش ہوتے ہیں اور

[1] سورۃ الحدید:4

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

پھر رب کائنات انھیں شرف قبولیت سے نوازتے ہیں اور اسی طرح کچھ ایسے کام ہیں جن کے لیے آسمانوں کے دروازے نہیں کھلتے اور نہ ہی وہ آسمان سے اوپر جاتے ہیں اور نہ ہی انہیں شرفِ قبولیت حاصل ہوتا ہے، اس لحاظ سے اس کتاب کو پانچ فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

پہلی فصل: آسمان کے دروازوں کے متعلق ہے۔

دوسری فصل: ان اوقات کے متعلق ہے جن میں آسمان کے دروازے کھلتے ہیں۔

تیسری فصل: ان اشیاء کے متعلق ہے جن کے لیے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں

اس میں تین مباحث ہیں:

1۔ ان اذکار کے متعلق ہے جن کے لیے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں۔

2۔ ان اعمال کے متعلق ہے جن کے لیے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں۔

3۔ ان روحوں کے متعلق ہے جن کے لیے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں۔

چوتھی فصل: ان اشیاء کے متعلق ہے جن کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھلتے،

اس میں چار مباحث ہیں:

1۔ ان اقوال واعمال کے متعلق ہے جن کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھلتے۔

2۔ ان اعمال کے متعلق ہے جو آسمان کی طرف نہیں چڑھتے۔

3۔ ان حالات کے متعلق ہے جن میں دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

4۔ ان روحوں کے متعلق ہے جن کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھلتے۔

پانچویں فصل: اس دروازے کے متعلق ہے جو بند ہی نہیں ہوتا۔

ہم رب الجلال والاکرام کے حضور التجاء کرتے ہیں کہ ہمارا خالق ومالک اس کوشش کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور ہمارے لیے، ہمارے والدین ومعاونین کے لیے توشہ آخرت بنادے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں شکر گزار ہوں فضیلۃ الشیخ ندیم شہزاد حفظہ اللہ، فضیلۃ الشیخ عبدالقہار محسن حفظہ اللہ، فضیلۃ الشیخ ذکاء اللہ الزاہد حفظہ اللہ اور ہمارے طالب علم محمد عبداللہ راسخ، عبدالسبحان اور انس فاروق حفظہم اللہ کا کہ اللہ تعالیٰ ان تمام کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اور آخر میں انتہائی قدر دان ہوں فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالوھاب حفظہ اللہ کا جنھوں نے بڑی ہی جانفشانی اور محنت شاقہ سے اس کتاب کی کمپوزنگ وغیرہ کی، اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ہم سب کے لیے صدقہ جاریہ بنائے، آمین یارب العالمین۔

کتبہ:
ابو العباد حافظ عبدالرزاق اظہر عفی اللہ عنہ
مدرس: امام بخاری یونیورسٹی موترہ، سیالکوٹ
خطیب: جامع مسجد مکی اہل حدیث کامونکی ضلع گوجرانوالہ
03338257302 03063381129

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلی فصل:

آسمان کے دروازوں کے متعلق

کیا آسمان خالی اور فارغ ہے؟:

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ یہ بلند وبالا آسمان جو بغیر ستونوں کے رب کائنات نے کھڑے کیے ہوئے ہیں جن کی وسعتوں اور بلندیوں کا اندازہ کرنا ممکن نہ تھا، اگر رب کے پیارے حبیب جناب محمد کریم ﷺ بیان نہ فرماتے تو کیا یہ آسمان فارغ اور خالی ہیں یہ ایک سوال تھا جس کا جواب یہ ہے کہ یہ نیلگوں چھت جو ایک دھواں سا ہمیں دکھائی دے رہا ہے، حقیقت میں یہ ایک بڑی مضبوط چھت ہے، جس سے بغیر دروازوں کے فرشتوں کا اترنا ممکن ہی نہیں ہے، اس کے بڑے بڑے وسیع اور مضبوط دروازے ہیں جن سے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے اور یہ آسمان فارغ اور خالی نہیں، بلکہ بڑی مضبوط اور مستحکم بلڈنگ ہے، اگر اس کے دروازے نہ ہوں تو اس میں داخل ہونا اور اس سے نکلنا ہرگز ممکن نہیں ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ﴾[1]

”اور ہم نے آسمان کو محفوظ چھت بنایا اور وہ اس کی نشانیوں سے منہ پھیرنے والے ہیں“۔

اور ایک دن آنے والا ہے جب اس مضبوط چھت کی چمڑی ادھیڑ دی جائے گی اور اس مستحکم بلڈنگ کو لپیٹ لیا جائے گا جیسا کہ رب تعالیٰ کا فرمانِ گرامی ہے:

---

[1] سورۃ الانبیاء:32

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

﴿يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۚ كَمَا بَدَأْنَآ أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ ۚ وَعْدًا عَلَيْنَا ۚ إِنَّا كُنَّا فَٰعِلِينَ﴾.[1]

''جس دن ہم آسمان کو کاتب کے کتابوں کو لپیٹنے کی طرح لپیٹ دیں گے۔ جس طرح ہم نے پہلی پیدائش کی ابتدا کی (اسی طرح) ہم اسے لوٹائیں گے۔ یہ ہمارے ذمے وعدہ ہے، یقیناً ہم ہمیشہ (پورا) کرنے والے ہیں''۔

اور قرآنِ کریم نے اس بات کو بھی بیان کیا ہے کہ آسمان سات طبقات پر مشتمل ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ گرامی ہے:

﴿أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَٰوَٰتٍ طِبَاقًا﴾.[2]

''کیا تم نے دیکھا نہیں کہ کس طرح اللہ نے سات آسمانوں کو اوپر تلے پیدا فرمایا''۔

اسی طرح سورۂ ملک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَٰوَٰتٍ طِبَاقًا ۖ مَّا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَٰنِ مِن تَفَٰوُتٍ ۖ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِن فُطُورٍ﴾.[3]

'' وہ جس نے سات آسمان اوپر نیچے پیدا فرمائے۔ رحمان کے پیدا کیے ہوئے میں تو کوئی کمی بیشی نہیں دیکھے گا۔ پس نگاہ کو لوٹا، کیا تجھے کوئی کٹی پھٹی جگہ نظر آتی ہے؟''۔

اور ہر ایک آسمان کا دوسرے سے پانچ سو سال کا فاصلہ ہے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت ہے، انھوں نے فرمایا:

بين السماء الدنيا والتي تليها خمس مائة عام وبين كل سماء خمس مائة عام وبين السماء السابعة والكرسي خمس

---

[1] سورة الانبياء:104

[2] سورة النوح:15

[3] سورة الملك:3

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مائة عام وبين الكرسي والماء خمس مائة عام والعرش فوق الماء والله فوق العرش لا يخفى عليه شيء من اعمالكم۔[1]

"پہلے آسمان جسے آسمان دنیا کہا گیا ہے اور وہ آسمان جو اس کے بعد ہے ان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت اور دوری ہے اور اسی طرح ہر آسمان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے اور ساتویں آسمان اور کرسی کے درمیان پانچ سو سال کی دوری ہے اور اسی طرح کرسی اور پانی کے درمیان پانچ سو سال کی دوری ہے اور عرش پانی پر ہے اور رب کائنات کی ذات عرش پر مستوی ہے اور تمھارے اعمال میں سے کوئی چیز بھی اس ذات بابرکات پر مخفی اور اوجھل نہیں ہے"۔

اور نبی رحمت جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ساتوں آسمان اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق فرشتوں سے آباد ہیں، جس طرح کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي أَرىٰ مَا لَا تَرَوْنَ، وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ، إِنَّ السَّمَآءَ أَطَّتْ، وَحَقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ. مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلّٰهِ، وَاللهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا، وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ، وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ، تَجْأَرُونَ إِلَى اللهِ».
وَاللهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ۔[2]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں وہ چیز دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور سن رہا ہوں جو تم نہیں سنتے، بے شک آسمان چرچرا رہا ہے اور اس کو حق

[1] مجمع الزوائد: 131/8، ابن مھدی اور امام مسعودی نے بھی ذکر کیا ہے اور علامہ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت کی کئی سندیں ہیں اور اس کی سند حسن درجے کی ہے اور علامہ ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے التوحید و اثبات صفات الرب میں نقل کیا ہے، رقم (594)

[2] سنن ابن ماجه: 4190 اور حضرت امام البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع: 2449 پر اسے حسن قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ وہ چرچرائے اس میں چار انگلیوں کی بھی کوئی جگہ نہیں ہے مگر کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنی پیشانی اللہ کے حضور سجدے میں رکھے ہوئے ہے، اللہ کی قسم اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ اور تم بستروں پر اپنی عورتوں سے لطف اندوز نہ ہوتے اور تم میدانوں کی طرف نکل جاتے، اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہوئے''۔

تو سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ''کاش میں درخت ہوتا جسے کاٹ دیا گیا ہوتا''۔

کیا تمام آسمانوں کے دروازے ہیں؟

ہر ایک آسمان کے حقیقی طور پر دروازے ہیں اور اس پر کتاب وسنت کی بہت سی ادلہ ہیں جو دلالت کرتی ہیں، بعض لوگوں نے کہا کہ جو آسمانوں کے دروازوں کے متعلق نصوص وارد ہوئی ہیں ان میں دروازوں کا ذکر مجازی طور پر ہے حقیقی نہیں ہے، جب کہ یہ بات حقیقت کے بالکل برعکس ہے اور کتاب وسنت کے بڑے سارے دلائل کے منافی ہے، مسند احمد میں روایت ہے جو بڑی طویل ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کا بڑی تفصیل سے ذکر ہے، یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ہر ایک آسمان کے حقیقی دروازے ہیں اور علیحدہ علیحدہ ہیں، جیسا کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أُتِيتُ بِالْبُرَاقِ، وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ، وَدُونَ الْبَغْلِ، يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ». قَالَ: «فَرَكِبْتُهُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ». قَالَ: «فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي يَرْبِطُ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ». قَالَ - ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ، وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ، فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ، فَقَالَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ، ثُمَّ عُرِجَ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بِنَا إِلَى السَّمَاءِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقِيلَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ. فَفُتِحَ لَنَا. فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ. فَرَحَّبَ بِي، وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ. ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ. فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقِيلَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ. فَفُتِحَ لَنَا. فَإِذَا أَنَا بِابْنَي الْخَالَةِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّاءَ. صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا. فَرَحَّبَا وَدَعَوَا لِي بِخَيْرٍ. ثُمَّ عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ. فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ. فَقِيلَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ. فَفُتِحَ لَنَا. فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ. فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ. ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ. فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قَالَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ. فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِإِدْرِيسَ. فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ. قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾. ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ. فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ. قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ. فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِهَارُونَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَرَحَّبَ، وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ. ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ. فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ. فَفُتِحَ لَنَا. فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ. ثُمَّ عُرِجَ بِنَا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ. فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ. فَقِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ. فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ. وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ. ثُمَّ ذَهَبَ بِي إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهَى. وَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيلَةِ. وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ»۔[1]

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے لیے براق لایا گیا، براق ایک سفید لمبا گدھے سے اونچا اور خچر سے چھوٹا جانور ہے منتہائے نگاہ تک اپنے پاؤں رکھتا ہے میں اس پر سوار ہو کر بیت المقدس آیا اور اسے اس حلقہ سے باندھا جس سے دوسرے انبیاء علیہم السلام اپنے اپنے جانور باندھا کرتے تھے پھر میں مسجد میں داخل ہوا اور میں نے دو رکعتیں پڑھیں پھر میں نکلا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام دو برتن لائے ایک برتن میں شراب اور دوسرے برتن میں دودھ تھا میں نے دودھ کو پسند کیا، حضرت جبرائیل علیہ السلام کہنے لگے کہ آپ ﷺ نے فطرت کو پسند کیا، پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام ہمارے ساتھ آسمان کی طرف چڑھے، فرشتوں سے دروازہ کھولنے کے لئے کہا گیا تو فرشتوں نے پوچھا آپ کون؟ کہا جبرائیل کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ فرشتوں نے پوچھا کہ کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ کہا کہ ہاں بلائے گئے ہیں، پھر ہمارے لیے دروازہ کھولا گیا تو ہم نے حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات کی آدم علیہ السلام نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لیے دعائے خیر کی، پھر ہمیں دوسرے آسمان کی طرف چڑھایا گیا تو فرشتوں سے دروازہ کھولنے کے لئے کہا گیا تو پھر پوچھا گیا کون؟ کہا جبرائیل اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا

[1] صحیح بخاری:3887۔ صحیح مسلم:162

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

محمد ﷺ ہیں انہوں نے پوچھا کیا بلائے گئے ہیں؟ کہا کہ ہاں بلائے گئے ہیں پھر ہمارے لئے دروازہ کھولا گیا تو میں نے دونوں خالہ زاد بھائیوں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو دیکھا دونوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لئے دعائے خیر کی، پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام ہمارے ساتھ تیسرے آسمان پر گئے تو دروازہ کھولنے کے لیے کہا گیا تو پوچھا گیا کہ آپ کون ہیں؟ کہا جبرائیل پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ فرشتوں نے پوچھا کیا بلائے گئے ہیں؟ کہا کہ ہاں بلائے گئے ہیں، پھر ہمارے لیے دروازہ کھولا گیا تو میں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا اور اللہ نے انہیں حسن کا نصف حصہ عطا فرمایا تھا انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لیے دعائے خیر کی، پھر ہمیں چوتھے آسمان کی طرف چڑھایا گیا دروازہ کھولنے کے لیے کہا گیا تو پوچھا کون؟ کہا جبرائیل پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ پوچھا گیا کہ کیا بلائے گئے ہیں؟ کہا کہ ہاں بلائے گئے ہیں ہمارے لئے دروازہ کھلا تو میں نے حضرت ادریس علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لیے دعائے خیر کی، حضرت ادریس کے بارے میں اللہ عزوجل نے فرمایا ﴿وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ ہم نے ان کو بلند مقام عطا فرمایا ہے، پھر ہمیں پانچویں آسمان کی طرف چڑھایا گیا حضرت جبرائیل نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کون؟ کہا جبرائیل پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا محمد ﷺ پوچھا گیا کیا بلائے گئے ہیں؟ کہا کہ ہاں بلائے گئے ہیں پھر ہمارے لیے دروازہ کھولا تو میں نے حضرت ہارون علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لیے دعائے خیر کی، پھر ہمیں چھٹے آسمان کی طرف چڑھایا گیا تو جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کون؟ کہا کہ جبرائیل پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا محمد ﷺ پھر پوچھا کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ کہاں کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہاں یہ بلائے گئے ہیں ہمارے لیے دروازہ کھولا گیا تو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لیے دعائے خیر کی، پھر ہمیں ساتویں آسمان کی طرف چڑھایا گیا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا تو فرشتوں نے پوچھا کون؟ کہا جبرائیل پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا کہ محمد ﷺ پوچھا گیا کہ کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں ان کو بلانے کا حکم ہوا ہے پھر ہمارے لیے دروازہ کھولا گیا تو میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیت المعمور کی طرف پشت کیے اور ٹیک لگائے بیٹھے دیکھا اور بیت المعمور میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور انہیں دوبارہ آنے کا موقع نہیں ملتا (فرشتوں کی کثرت کی وجہ سے) پھر حضرت جبرائیل مجھے سدرۃ المنتہیٰ کی طرف لے گئے اس کے پتے ہاتھی کے کان کی طرح بڑے بڑے تھے اور اس کے پھل بیر جیسے اور بڑے گھڑے کے برابر تھے"۔

اور امام طیبی رحمہ اللہ قاضی عیاض رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس طویل اور لمبی حدیث میں اس بات کی وضاحت ہو رہی ہے کہ ہر ایک آسمان کے حقیقی طور پر دروازے ہیں جن پر حفاظت کے لیے رب کائنات کے فرشتے پہرے دار مامور ہیں۔[1]

اور آسمان کے دروازوں پر متعین پہرے دار فرشتے کا جبریل امین علیہ السلام سے یہ پوچھنا کہ قَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ یہ آپ ﷺ کی بعثت و رسالت اور نبوت کے متعلق سوال نہیں ہے بلکہ یہ آپ کو جو سات آسمانوں کی سیر کروائی گئی ہے اس کے متعلق سوال ہے۔

اور حضرت امام طیبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہاں پر جو ہر آسمان پر فرشتے نے جبریل علیہ السلام سے سوال کیا ہے یہ سوال اصل میں آپ کی بعثت اور رسالت کے متعلق نہیں ہے، کیونکہ آپ کی نبوت کا معاملہ اس معاملہ میں فرشتوں پر مخفی اور چھپا ہوا نہیں تھا کہ اب وہ جبریل علیہ السلام سے پوچھیں کہ کیا یہ اللہ کے رسول ہیں، بلکہ یہ تو اسراء کے متعلق سوال ہے اور

[1] شرح الطیبی علی مشکوۃ المصابیح: 82/11

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ موقف صحیح اور درست ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ ان کی طرف وحی کی گئی ہے اور انہیں نبوت کا تاجور بنایا گیا ہے اور پہلا قول ہی زیادہ واضح اور راجح ہے. کیونکہ آپ کی نبوت کا معاملہ تو تمام ملائکہ کے درمیان مشہور تھا اور یہ ممکن نہیں کہ آ-نوں کے دروازوں پر مامور اور متعین پہرے دار فرشتوں کو آپ کی نبوت ورسالت کا علم ہی نہ ہو اور آپ کی بعثت کا معاملہ ان پر مخفی رہ گیا ہو، ایسا نہیں ہوسکتا۔[1]

اور سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أُتِيتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ، فَلَمْ نُزَايِلْ ظَهْرَهُ أَنَا وَجِبْرِيلُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَفُتِحَتْ لَنَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَرَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ».[2]

"بے شک رسول اللہ ﷺ نے کہا میرے پاس براق لایا گیا جو سفید جانور تھا لمبی چوڑی پشت والا تھا، اپنا قدم وہاں تک رکھتا تھا جہاں تک اس کی نظر تھی میں اور جبرائیل اس کی پشت سے نہیں اترے یہاں تک کہ بیت المقدس آ گیا تو ہمارے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے اور میں نے جنت اور جہنم کو دیکھا"۔

ان تمام دلائل کی روشنی میں یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ رب کائنات کی یہ بہت بڑی اور وسعتوں اور بلندیوں والی مخلوق آسمان یہ بہت بڑے بڑے دروازوں پر مشتمل ہیں، یہ دروازے مجازی طور پر نہیں بلکہ حقیقی ہیں اور جن سے ملائکہ اور نورانی فرشتوں کی آمد ورفت کا تمام نظام قائم ہے۔

---

[1] شرح الطيبي على مشكوة المصابيح: 82/11
[2] مسند احمد: 254/20 23332 اور امام البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع: 128 پر اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آسمان کے دروازوں کی تعداد کتنی ہے؟

ساتوں آسمان دروازوں پر مشتمل ہیں اور ان دروازوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، ان کا احصاء اور شمار ممکن نہیں۔ سوائے رب تعالیٰ کی ذات کے ان کی تعداد کوئی نہیں جانتا اور یہ تمام دروازے قیامت کے دن کھلیں گے اور اس کا علم اللہ کی ذات کو ہے کہ وہ کب آئے گی، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

﴿يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَأْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿١٨﴾ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿١٩﴾ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿٢٠﴾﴾ [1]

"جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم لوگ غٹ کے غٹ آ موجود ہو گے۔ اور آسمان کھولا جائے گا تو (اس میں) دروازے ہو جائیں گے۔ اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ریت ہو کر رہ جائیں گے"۔

اور آسمان کے بعض دروازے فرشتوں کے اترنے کے لیے کھلتے ہیں اور ان کے چڑھنے کے لیے بھی کھلتے ہیں اور اسی وقت ہی بند کر دیے جاتے ہیں، جس طرح کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:

« بَيْنَمَا جِبْرِيلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ. فَرَفَعَ رَأْسَهُ. فَقَالَ: " هَذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ. فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ. فَقَالَ: هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ. فَسَلَّمَ. وَقَالَ: أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ: فَاتِحَةُ الْكِتَابِ. وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ. لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ »۔ [2]

"رسول اللہ ﷺ اور جبریل علیہ السلام ایک ساتھ ہی تھے کہ اچانک جبریل علیہ السلام

---

[1] سورۃ النباء:18۔19

[2] صحیح مسلم:806

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے آسمان کے اوپر دروازہ کھلنے کی آواز سنی تو نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور کہا یہ آسمان کا ایک دروازہ کھلا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا، پھر اس سے ایک فرشتہ اترا اور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا مبارک ہو آپ کو دو نور دیے گئے ہیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیے گئے سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں، ان دونوں میں سے ایک حرف بھی تم پڑھو گے تو (اس کا ثواب) تمھیں ضرور دیا جائے گا''۔

اور اسی طرح سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

«جَلَسَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ، فَإِذَا مَلَكٌ يَنْزِلُ، فَقَالَ جِبْرِيلُ: إِنَّ هٰذَا الْمَلَكَ مَا نَزَلَ مُنْذُ يَوْمِ خُلِقَ، قَبْلَ السَّاعَةِ، فَلَمَّا نَزَلَ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ رَبُّكَ، أَفَمَلِكًا نَبِيًّا يَجْعَلُكَ، أَوْ عَبْدًا رَسُولًا؟ قَالَ جِبْرِيلُ: تَوَاضَعْ لِرَبِّكَ يَا مُحَمَّدُ. قَالَ: "بَلْ عَبْدًا رَسُولًا"»۔[1]

''ایک مرتبہ جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک نظر آسمان پر پڑی انھوں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ وہ نبی ﷺ سے کہنے لگا کہ یہ فرشتہ جب سے پیدا ہوا ہے اسی وقت سے لے کر اب تک اس وقت سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا، جب وہ نیچے اتر کر آیا تو کہنے لگا اے محمد ﷺ! مجھے آپ کے رب نے آپ کی طرف یہ پیغام دے کر بھیجا ہے کہ وہ آپ کو بادشاہ بنا کر نبوت عطا کر دے یا اپنا بندہ بنا کر رسالت عطا کر دے، جبریل علیہ السلام نے کہا اے محمد ﷺ اپنے رب کے سامنے تواضع اختیار کیجیے، نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، بلکہ مجھے اپنا بندہ بنا کر رسالت عطا کر دے''۔

ان احادیث نبویہ کی روشنی میں یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ آسمانوں کے مختلف اور

[1] مسند احمد، 7160:21/22۔ ترغیب وترھیب للألبانی:3280 اور امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

متعدد دروازے ہیں جنھیں مختلف اوقات اور مختلف موقعوں پر کھولا جاتا ہے اب ان کی تعداد کتنی ہے اسے اللہ رب العزت ہی جانتے ہیں، کتاب وسنت میں اس کی کوئی وضاحت موجود نہیں ہے۔

آسمان کے دروازوں کا حجم اور ضخامت:

آسمانوں کی اس مضبوط ترین بلڈنگ میں رب کائنات نے مختلف دروازے رکھے ہیں جو بڑے بڑے عظیم دروازے ہیں، جن کی لمبائی اور چوڑائی انسانی عقل وشعور اس کا احاطہ نہیں کر سکتی، ان دروازوں میں سے ایک دروازے کے ایک وصف کو جناب محمد کریم ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ اس دروازے کی چوڑائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے جیسا کہ سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ مِنْ قِبَلِ مَغْرِبِ الشَّمْسِ بَابًا مَفْتُوحًا. عَرْضُهُ سَبْعُونَ سَنَةً. فَلَا يَزَالُ ذَلِكَ الْبَابُ مَفْتُوحًا لِلتَّوْبَةِ. حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ. فَإِذَا طَلَعَتْ مِنْ نَحْوِهِ، لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا إِيمَانُهَا. لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ. أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا»۔ [1]

''مغرب میں ایک کھلا دروازہ ہے اس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت ہے، یہ دروازہ توبہ کے لیے ہمیشہ کھلا رہے گا جب تک سورج ادھر سے نہ نکلے اور جب سورج ادھر سے نکلے گا تو اس وقت کسی شخص کا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا ایمان لا کر کوئی نیکی نہ کمائی ہو اس کا ایمان لانا کسی کام نہیں آئے گا''۔

اس حدیث نبوی سے آسمان کے ایک دروازے کی ضخامت اور اس کا حجم واضح ہو رہا ہے اب باقی دروازے کتنے کتنے بڑے ہیں ان کا طول عرض کیسا ہے اس کے متعلق کچھ

[1] سنن ابن ماجة: 4070۔ صحیح الجامع: 2229 اور امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھی مروی نہیں ہے، یہ بات ضرور ہے کہ ان کے طول وعرض کا انسانی سوچ وفکر احاطہ اور گھیراؤ نہیں کر سکتی اور آسمان کے کچھ دروازے ایسے ہیں کہ جو ایک جداگانہ اور امتیازی حیثیت رکھتے ہیں کہ وہ سارے یا بعض دروازے محدود اوقات میں کھلتے ہیں پھر فوراً بند کر دیے جاتے ہیں، جس طرح کہ بعض دروازے ایسے ہیں جو کچھ نیک روحوں کے لیے کھلتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو نیک اور صالح اعمال جب آسمان کی طرف لے جائے جاتے ہیں تو اس وقت کھلتے ہیں۔

اور اسی طرح کچھ متعین روحوں کے لیے وہ بند رہتے ہیں کھلتے ہی نہیں اور بعض برے اعمال ہوتے ہیں جن کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھلتے بلکہ بند ہی رہتے ہیں۔ جب کہ آسمان کے دروازوں میں سے ایک ایسا دروازہ بھی ہے جو مستقل بنیادوں پر کھلا چھوڑا ہوا ہے کبھی بند ہوا ہے اور نہ ہی ہوگا حتی کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہو جائے یعنی وہ دروازہ قیامت تک کھلا ہوا ہے بند نہیں ہوتا۔

اور اس سے پہلے جو چیزیں بیان ہوئی ہیں وہ انتہائی اختصار اور ایجاز کے ساتھ پیش کی ہیں اور ان کی تفصیلات اب چار فصلوں میں قارئین کے پیش خدمت ہیں، اللہ تعالیٰ کے حضور التجا ہے کہ مالک کائنات ہماری اس چھوٹی سی کوشش کو شرفِ قبولیت سے نوازتے ہوئے ہمارے لیے آخرت کی کامیابی کا ذریعہ بنا دے، آمین یارب العالمین۔

......*......

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوسری فصل:

ان اوقات کے متعلق جن میں آسمان کے دروازے کھلتے ہیں

بعض اوقات ایسے ہیں جنہیں رب کائنات نے فضیلت اور قدرومنزلت عطا فرما کر خاص کیا ہوا ہے جس طرح کہ رمضان المبارک کے ایام ہیں، عشرہ ذی الحجہ ہے اور اسی طرح جمعہ کا دن ہے، ان ایام کے شرف اور بلندی کی وجہ سے عظمت اور بلند وبالا مقام کی وجہ سے جو لوگ ان میں عمل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے اجروں کو بہت زیادہ بڑھا دیا ہے۔

اسی طرح کچھ اور فضیلت اور شرف والے اوقات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ شان عطا فرمائی ہے کہ ان اوقات میں آسمان کے دروازے کھلتے ہیں اور بہت زیادہ لوگ ان اوقات سے غافل ہیں ان کے علم میں ہی نہیں کہ یہ اوقات کون سے ہیں اس لیے ان اوقات کا احترام کرنا اور ان کی قدرومنزلت کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے اور وہ کیسے ہوگا اس کا یہی طریقہ ہے کہ ہم ان اوقات میں کثرت کے ساتھ اپنے اللہ کی اطاعت وفرماں برداری کریں اور خصوصی طور پر دعا کریں، کیونکہ یہ دعا کی قبولیت کے اوقات ہیں۔

اور آسمان کے دروازوں کا کھلنا رحمت الٰہی کے نزول کی بہت بڑی علامت اور نشانی ہے اور یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ جس ساعت اور گھڑی میں آسمان کے دروازے کھلتے ہیں وہ وقت بڑے شرف اور قدرومنزلت والا ہے اور اس وقت میں کیا جانے والا عمل جس سے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اس عمل کی رب کائنات کے ہاں قبولیت بھی یقینی ہوتی ہے۔

اور جب ہم کہیں کہ آسمان کے دروازے کھل گئے ہیں تو اس میں یہ شرط نہیں کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سارے ہی دروازے کھل جاتے ہیں اس سے مراد بھی بعض دروازے بھی ہوتے ہیں، کیونکہ آسمان کے دروازے بہت زیادہ ہیں جن کی تعداد کو رب ذوالجلال والاکرام کے علاوہ کوئی نہیں جانتا اور پھر ایک اور بات ہے جس کی وضاحت کرنا بہت ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی یہ بات کہے کہ آسمان کے دروازے تو ایک وقت میں کھلتے ہیں جس طرح آدھی رات سے لے کر فجر تک آسمان کے دروازے کھلے رہتے ہیں یہ حدیث میں موجود ہے تو اس لحاظ سے یہ بات تو ایک معین ملک پر صادق آتی ہے، مگر دوسرے ممالک جن میں اس کے بعد آدھی رات شروع ہوگی، پھر وہ ممالک جن میں ان کے بعد آدھی رات شروع ہوگی، اسی طرح جو دیگر ممالک ہیں تو یہ بات اس چیز پر دلالت کرتی ہے کہ آسمان کے دروازے ہمیشہ ہی کھلے رہتے ہیں۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ آسمان کے دروازوں کا کھلنا یہ ایسے امور میں سے ہے جو غیب سے تعلق رکھتے ہیں، لہٰذا جیسے کائنات کے امام جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے اسے بیان فرمایا ہے ہم اس پر اسی طرح ہی ایمان اور یقین رکھتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب ایک ملک میں آدھی رات کا ٹائم ہوتا ہے تو اس میں فجر تک آسمان کے دروازے کھلے رہتے ہیں، پھر اس کے بعد ان کو بند کر دیا جاتا ہے، پھر دوسرے دروازے اس ملک کے لیے کھلتے ہیں جس میں آدھی رات کی ابتدا ہوتی ہے اسی طرح دوسرے ممالک کے لیے بھی یہی سلسلہ اور طریقہ کار چلتا رہتا ہے۔

اور کبھی کبھی دروازوں کے کھلنے کو دوسرے کئی معانی پر محمول کیا جاتا ہے جن کا ادراک ہمارے تصور میں نہیں آ سکتا، کیونکہ نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس انداز سے مخاطب ہوتے جس کو وہ سمجھ بھی لیتے اور اس کا مشاہدہ بھی کر لیتے تھے۔

اور اس بات کا جواب حضرت امام خطابی رحمہ اللہ نے بھی بڑے خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے، فرماتے ہیں جہاں پہ جہنم کے بھڑکنے کا ذکر ہے اور سورج کا شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع ہونے کا تذکرہ ہے اور ان کے ساتھ ملتی جلتی دیگر اشیاء جن کو کسی چیز کی حرمت یا کسی سے نہی کے لیے بطورِ علت پیش کیا گیا ہے وہ ایسے امور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں جن کے معانی کا ادراک حس کے طریقے سے بھی اور مشاہدہ سے بھی نہیں ہو سکتا، مگر ان پر ایمان لانا اور ان احادیث نبویہ کی تصدیق کرنا واجب ہے اور ان کے احکام ومسائل سے واقفیت اور آگاہی ضروری ہے، اسی طرح آسمان کے دروازوں کے کھلنے پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔①

یہاں پر ہم ان متعدد اوقات کا تذکرہ کرنے جا رہے ہیں جن میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور نبی رحمت جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے ان اوقات کو دعاؤں اور صالح اعمال کے ذریعے قیمتی بنانے کی ترغیب دلائی ہے، کیونکہ ان اوقات میں دعاؤں کی قبولیت یقینی ہے اور وہ اہم ترین اوقات درج ذیل ہیں:

1۔ ہر اذان کے بعد آسمان کے دروازے کھلتے ہیں:

کسی بھی ملک یا شہر میں جب مؤذن اذان کہتا ہے تو وہاں کے رہنے والوں کی دعاؤں کو قبول کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ آسمان کے دروازے کھول دیتے ہیں۔

اور اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ اس وقت کے علاوہ دعا قبول نہیں ہوتی، دعاؤں کو اللہ تعالیٰ ہر وقت میں قبول فرماتے ہیں مگر اس وقت میں کی جانے والی دعا کی قبولیت یقینی ہوتی ہے اور اس وقت کی برکت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس میں کی جانے والی دعا کو رد نہیں کرتے۔

اس لیے ہر وہ شخص جس پر کربناک اور شدید ترین حالات آن پڑے ہیں اسے چاہیے کہ وہ اذان کے بعد کے وقت میں دعا کرے، اللہ اس پر آنے والے حالات کی شدتوں اور خطرناکیوں کو آسانیوں میں تبدیل فرما دیں گے، ان شاء اللہ۔

جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کا فرمانِ گرامی ہے، سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «إِذَا نَادَى الْمُنَادِي فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَاسْتُجِيبَ الدُّعَاءُ»۔②

---

① المنهل العذب المورود شرح سنن أبي داود للسبكي: 174/7

② مستدرك حاكم: 2004۔ صحيح الجامع: 803 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”بے شک نبی اکرم جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مؤذن اذان کہتا ہے تو اس وقت آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعا قبول کی جاتی ہے“۔

اور اسی طرح سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاسْتُجِيبَ الدُّعَاءُ». ①

”بے شک نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو اس وقت آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعا قبول کر لی جاتی ہے“۔

اور سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «ثِنْتَانِ مَا تُرَدَّانِ: اَلدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَتَحْتَ الْمَطَرِ». ②

”بے شک نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں ایک وہ دعا جو اذان کے وقت کی جائے اور دوسری وہ دعا جو اس وقت کی جائے جب بارش برس رہی ہو“۔

ایک اور روایت کے الفاظ ہیں:

«أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ، اَلدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يَلْحَمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا». ③

”بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: دو دعائیں ایسی ہیں جو رد نہیں کی جاتیں یا بہت کم رد کی جاتی ہیں ایک وہ دعا جو اذان کے وقت کی جائے اور دوسری وہ دعا جو حالت جنگ میں جب بعض بعض کا گوشت کاٹ رہا ہوتا ہے یعنی

---

① صحيح الجامع: 818 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

② مستدرك حاكم: 2534 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

③ ابو داود: 2540۔ صحيح الجامع: 3079 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہو تو اس وقت کی جانے والی دعا کو اللہ رد اور ضائع نہیں کرتے"۔

اس حدیث نبوی میں اس مبارک وقت (یعنی اذان کا وقت) کو غنیمت جاننے کے متعلق ترغیب دی گئی ہے اور اسی طرح نماز کی طرف جلدی جانے اور پہلی صف کو اختیار کرنے کی طرف شوق دلایا گیا ہے، اسی لیے ہم دیکھ رہے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں فضیلتوں کو ایک ہی حدیث میں جمع کر دیا ہے، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ، لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا»۔ ①

"اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان کہنے اور نماز پہلی صف میں پڑھنے سے کتنا ثواب ملتا ہے پھر ان کے لیے قرعہ ڈالنے کے سوا اور کوئی چارہ نہ باقی رہتا تو البتہ اس پر قرعہ اندازی ہی کرتے اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ نماز کے لیے جلدی آنے میں کتنا ثواب ملتا ہے تو اس کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جاتا عشاء اور صبح کی نماز کا ثواب کتنا ملتا ہے تو وہ ان دونوں کے لیے ضرور آتے اگرچہ گھٹنوں کے بل گھسٹ کر"۔

اس احادیث میں کثرت کے ساتھ دعا کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے اور خاص طور پر سجدوں میں دعا کرنا اس طرف توجہ دلائی گئی ہے، کیونکہ یہ مبارک وقت ہے، اور فرائض کے بعد نفلی نماز کے سجدوں میں دعا کرنا دعا کی قبولیت کی گھڑیوں میں سے ہے۔

اور بعض لوگ اذان اور اقامت کے درمیان والے وقت کو فضول اور بے کار ہی سمجھتے ہیں اور وہ اپنے بعض اہم کاموں کو جلدی نپٹانے کے لیے یہ وقت ضائع کر دیتے ہیں جس

① صحیح بخاری:615۔ صحیح مسلم:437

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طرح بعض لوگوں کی عادت ہے کہ اذان ہوئی وہ فوراً ہی کام چھوڑے اور اپنے گھر کی طرف چل پڑتے ہیں، ابھی کچھ وقت جماعت کھڑی ہونے میں باقی ہے میں بیوی بچوں سے ملاقات کر آؤں۔

اور بعض لوگوں کے اپنے گھروں کی طرف آنے کے بھی یہی وعدے ہوتے ہیں کہ دھوبی وغیرہ سے کپڑے لانے ہیں، میں اذان کے بعد جماعت کھڑی ہونے سے پہلے گھر پکڑا جاؤں گا، اسی طرح سبزی لانی، دیگر ایسے امور ہم اس وقت کی قدر نہ جانتے ہوئے اس میں نپٹانے کی کوشش کرتے ہیں اور اتنے بڑے اجر سے محروم ہو جاتے ہیں۔

اس لیے عزیز قارئین کرام آیئے دیکھیے کہیں ہم بھی تو ان لوگوں میں شامل نہیں ہیں اگر ہم شامل ہیں تو پھر ہمیں اس امر سے رک جانا چاہیے تاکہ یہ فضیلت والا اور مبارک وقت ہم سے ضائع نہ ہو جائے جس میں آسمان کے دروازے کھلتے ہیں اور ہمارے نیک اور صالح اعمال اللہ رب العزت کی طرف چڑھتے ہیں۔

اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو اپنے اس قیمتی وقت کو قضائے حاجت اور وضو وغیرہ کرنے میں ہی صرف کر دیتے ہیں، جب کہ ہونا یہ چاہیے کہ اگر ہماری ضرورت ایسی ہے کہ واش روم میں بھی کچھ وقت لگنا ہے، پھر وضو پر بھی کچھ وقت صرف ہونا ہے تو پھر ہمیں اپنے اس مبارک اور فضیلت والے وقت کو بچانے کے لیے اذان سے پہلے ہی مسجد میں آ جانا چاہیے اور نماز کے لیے اپنی تیاری مکمل کر لینی چاہیے تاکہ یہ فضیلت والا وقت جس میں آسمان کے دروازے کھلتے ہیں ضائع نہ ہو جائے، بلکہ اس اعلیٰ ترین وقت میں جو کہ قبولیت دعا کا وقت ہے اس میں کچھ دعا کر لیں، کچھ نوافل ادا کر لیں اور اسی طرح کچھ قرآن کریم کی تلاوت کر لیں۔

اور نبی اکرم ﷺ نے اس بات کی شرط نہیں لگائی کہ اس وقت میں دعا کرنے کے لیے مسجد میں داخل ہونا لازمی امر ہے، اس لیے عورتوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اس فضیلت والے وقت سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور گھر میں ہی اس وقت کو قیمتی بنائیں اور یہ وقت دعا کرنے اور نوافل ادا کرنے میں ہی گزاریں، ہاں اگر ان کو کوئی شرعی عذر لاحق

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے تو ٹھیک وہ اس وقت بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

اور اذان کے بعد دعا کی قبولیت کا وقت دو طرح کا ہوتا ہے، ایک مقید اور دوسرا موسع، مقید وہ وقت ہے جو اذان کا جواب دینے کے فوراً بعد کا ہے، نبی اکرم ﷺ نے بڑی تاکید کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ یہ وقت دعا کی قبولیت کا وقت ہے، جس طرح کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:

أَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْمُؤَذِّنِينَ يَفْضُلُونَنَا، فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قُلْ كَمَا يَقُولُونَ فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَهْ».①

”ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مؤذنین اذان کہنے والے لوگ ہم پر فضیلت حاصل کر چکے اور ہم سے آگے بڑھ چکے ہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جیسے مؤذن کہتے ہیں تم بھی اسی طرح کہو اور جب اذان مکمل ہو جائے تو پھر فوراً اپنے اللہ سے سوال کر کے مانگو وہ ان شاء اللہ ضرور عطا فرمائے گا“۔

اور موسع وقت وہ ہے جو اذان اور اقامت کے درمیان کا ہے اس میں بھی دعا رد نہیں ہوتی جس طرح سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الدُّعَآءُ مُسْتَجَابٌ بَيْنَ الدُّعَآءِ وَالْإِقَامَةِ».②

”نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے“۔

اور ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الدُّعَآءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ مُسْتَجَابٌ

---

① ابو داود: 524۔ صحیح الجامع: 4403 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

② مستدرك حاكم: 713۔ صحيح الجامع: 3406 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فَادْعُوا». [1]

”بے شک نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان دعا قبول کرلی جاتی ہے، اس وقت میں دعا کیا کرو“۔

ایک اور روایت میں آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی اس طرح ہے:

«لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ». [2]

”اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی“۔

اس لیے جس شخص پر کوئی کرب، کوئی غم، دکھ اور مصیبت آن پڑے تو اسے چاہیے کہ وہ اس وقت کو اختیار کرے اور اپنے خالق و مالک کے سامنے اپنی سچی دعائیں رکھے، کیونکہ یہ وقت ہے جس میں آسمان کے دروازے کھلتے ہیں اور یہ فضول اور بے کار نہیں کھلتے بلکہ یہ رب کائنات کی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کے لیے ہی کھلتے ہیں اور دعاؤں کی قبولیت کے لیے کھلتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ رب ذوالجلال والاکرام ہمیں اس وقت سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

2۔ اقامت نماز کے بعد بھی آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں:

آسمان کے دروازوں کے کھلنے کا دوسرا وقت اقامت کے بعد کا ہے یعنی جب جماعت کھڑی کرنے کی غرض سے اقامت کہی جاتی ہے تو اس وقت بھی آسمان کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے، جیسا کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی رحمت ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاسْتُجِيبَ الدُّعَاءُ». [3]

---

[1] صحیح ابن حبان: 1696۔ صحیح الجامع: 3405 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

[2] ابو داود: 521 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

[3] مسند احمد: 3/13۔ صحیح الترغیب والترھیب: 260 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح لغیرہ قرار دیا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

”جب نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے اس وقت آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دعا کو شرف قبولیت سے نواز دیا جاتا ہے“۔

اور تثویب الصلاۃ سے مراد اقامت ہی ہے، کیونکہ اس بات کی وضاحت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ہو رہی ہے:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ فَإِذَا قَضَي النِّدَاءَ أَقْبَلَ حَتّٰى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ حَتّٰى إِذَا قَضَي التَّثْوِيبَ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِي كَمْ صَلّٰى»۔[1]

”بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کی اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور مارے خوف کے وہ گوز مارتا جاتا ہے اور اس حد تک بھاگتا چلا جاتا ہے کہ اذان کی آواز نہ سنے جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آجاتا ہے یہاں تک کہ جب نماز کی اقامت کہی جاتی ہے تو پھر واپس آجاتا ہے تاکہ آدمی کے دل میں وسوسے ڈالے کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کر، فلاں بات یاد کر وہ (تمام) باتیں جو اس کو یاد نہ تھیں یاد دلاتا ہے یہاں تک کہ آدمی بھول جاتا ہے کہ اس نے کس قدر نماز پڑھی (یعنی کتنی رکعتیں پڑھیں)“۔

اور حضرت مکحول شامی رحمہ اللہ سے روایت ہے:

اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اُطْلُبُوْا إِسْتِجَابَةَ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْتِقَاءِ الْجُيُوْشِ وَإِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَنُزُوْلِ الْغَيْثِ»۔[2]

”بے شک نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب دونوں لشکر میدان کارزار میں ایک

---

[1] صحیح بخاری:608۔ صحیح مسلم:389

[2] کتاب الام:253/1۔ صحیح الجامع:1066امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

دوسرے سے لڑ رہے ہوں اور جب نماز کے لیے اقامت ہوتی ہے اور بارش کے برستے وقت دعا کی قبولیت کی گھڑی تلاش کرو"۔

اور اسی طرح سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَآءِ وَاسْتُجِيبَ الدُّعَآءُ»۔①

"بے شک نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے تو اس وقت آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعا کو قبول کر لیا جاتا ہے"۔

www.kitabosunnat.com

اور حضرت امام مجاہد یزید بن شجرہ سے بیان کرتے ہیں اور یزید بن شجرہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کا قول ان کے فعل پر صادق آتا تھا تو انھوں نے خطبہ ارشاد فرمایا اور کہنے لگے:

إذا صف الناس للصلاة وصفوا للقتال فتحت أبواب السماء وأبواب الجنة وغلقت أبواب النار وزين الحور العين واطلعن فإذا أقبل الرجل قلن اللهم انصره وإذا أدبر احتجبن منه وقلن اللهم اغفر له۔②

"جب لوگ نماز کے لیے صفیں بناتے ہیں اور دشمن کے سامنے صف آراء ہوتے ہیں اس وقت آسمان اور جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کی آگ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور حور العین کو مزین کر دیا جاتا ہے اور وہ حوریں اس وقت بندوں کی طرف جھانکتی ہیں اور جب آدمی نماز کی طرف یا دشمن کی طرف بڑھتا ہے تو وہ کہتی ہیں اے اللہ! اس کی مدد فرما اور جب وہ واپس پلٹ آتا ہے تو وہ اس سے چھپ جاتی ہیں، پردہ کر لیتی ہیں اور کہتی ہیں

① سنن نسائی: 9900 حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔
② الترغیب والترھیب: 1377 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ! اس کے گناہوں کو معاف فرما"۔

یہ تمام احادیث نبویہ اقامت کی فضیلت کو واضح کر رہی ہیں اور اس بات کی ترغیب دے رہی ہیں کہ اس وقت کو چھوڑنا نہیں چاہیے، خاص طور پر نماز باجماعت فوت نہیں ہونی چاہیے کہ نماز فوت ہوگئی ہے اب اکیلا ہی نماز ادا کر رہا ہے ایسا نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ یہ وہ قیمتی ترین وقت ہے جس میں کی جانے والی دعا رب کائنات کے دربار میں شرف قبولیت حاصل کر جاتی ہے، اقامت کے بعد کی جانے والی دعا کی قبولیت کے حوالہ سے دو طرح کے احتمال ہیں ایک احتمال تو یہ ہے کہ وہ دعا اقامت کے فوراً بعد کی جائے گی اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ وہ دعا نماز میں کی جائے گی، دونوں ہی احتمال موجود ہیں۔

اس مسئلہ میں بڑا اہم ترین سوال سامنے آتا ہے:

اس مسئلہ میں ایک اہم سوال سامنے آتا ہے کہ کیا اقامت کے بعد دعا جائز ہے یا نہیں، اس کے جواز کے متعلق علماء باہمی اختلاف کا شکار ہیں۔

جو لوگ منع کرنے والے اور روکنے والے ہیں ان کا موقف یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے کوئی ایسی چیز منقول نہیں کہ آپ ﷺ نے اقامت کے بعد کوئی دعا کی ہو، بلکہ اقامت کے فوراً بعد تو آپ ﷺ نمازیوں کی صفوں کو درست کرنے میں مشغول ہو جایا کرتے تھے اور سعودی عرب کی افتاء کمیٹی نے اس مسئلہ کے متعلق یہ فتویٰ صادر کیا ہے اور کہا ہے کہ اقامت سننے والے کے لیے ہے کہ وہ ایسے ہی کہے جیسے اقامت کہنے والا کہہ رہا ہے، کیونکہ یہ دوسری اذان ہے اور اس کا جواب بھی اسی طرح ہی دے جیسے اذان کا جواب دیا جاتا ہے اور جب حی علی الصلوۃ، حی علی الفلاح کے الفاظ سنے تو اس وقت لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے اور جب قد قامت الصلوۃ کے الفاظ سنے تو اس وقت اقامها اللہ وادامها نہ کہے کیونکہ یہ روایت ضعیف ہے، رسول اللہ ﷺ سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی۔

اور نبی اکرم ﷺ سے یہ ثابت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

«اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ»۔

''جب تم مؤذن کو سنو تو جیسے وہ کہتا ہے اسی طرح ہی تم کہو''۔

اس حدیث میں عموم ہے جو اذان اور اقامت دونوں کو ہی شامل ہے، کیونکہ ان دونوں کو ہی شریعت اسلامیہ میں اذان کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے، جب اقامت مکمل ہو تو پھر نبی اکرم ﷺ پر آدمی درود پڑھے اور اس کے بعد اس طرح دعا پڑھے جیسے اذان کے بعد دعا پڑھی جاتی ہے، اس کے علاوہ ہمارے علم میں ایسی کوئی دلیل نہیں ہے جو اس بات پر دلالت کرے کہ نبی اکرم جناب محمد ﷺ نے اقامت کے بعد اور تکبیر تحریمہ سے پہلے کوئی دعا کی ہو۔①

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا اقامت کے بعد رسول اللہ ﷺ سے کوئی دعا وارد یا منقول ہے تو انھوں نے فرمایا کہ اقامت کے بعد نبی اکرم ﷺ سے کوئی دعا ثابت نہیں، کیونکہ اقامت کے بعد صفیں درست اور سیدھی کر کے امام نماز شروع کر دیتا ہے درمیان میں آپ سے کوئی دعا ثابت نہیں ہے۔②

اور اسی طرح شیخ صالح الفوزان رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ کیا اقامت کے بعد شرعی طور پر کوئی ذکر، کوئی دعا وغیرہ ثابت ہے تو انھوں نے فرمایا:

الدعاء بعدها أي بعد الاقامة ـ فلم يثبت عن النبي ﷺ۔③

''اقامت کے بعد نبی کریم ﷺ سے کوئی دعا ثابت نہیں ہے''۔

اقامت کے بعد دعا کے جواز پر دلائل:

وہ لوگ جو اقامت کے بعد دعا کے جواز پر کاربند ہیں ان میں سے حضرت امام نووی رحمہ اللہ ہیں، انھوں نے اپنی کتاب ''الاذکار'' میں باب باندھا ہے:

---

① فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء، المجلد السادس

② كتاب اللقاء الشهري لابن عثيمين: 10/23

③ موسوعة الفتاوى الموقع الرسمي لفضيلة الشيخ صالح الفوزان

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

باب الدعاء عند الاقامة۔

''اقامت کے وقت دعا کرنے کا باب''۔

اور امام شافعی رحمہ اللہ سے ان کا یہ قول نقل کیا ہے:

قد حفظت عن غير واحد طلب الاجابة عند نزول الغيث واقامة الصلاة۔ ①

''میں نے کئی لوگوں سے یہ بات یاد کی ہے کہ وہ بارش کے نازل ہوتے وقت اور اقامت کے وقت کو دعا کی قبولیت کا وقت سمجھتے ہیں اور اس وقت دعا کرتے ہیں''۔

اور حافظ ابن رجب رحمہ اللہ صحیح بخاری کی شرح کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

وردت احاديث والاثار فى الدعاء قبل الدخول فى الصلاة۔ ②

''نماز شروع کرنے سے پہلے دعا مانگنے کے حوالہ سے کئی ایک احادیث اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم نقل کیے گئے ہیں''۔

اور اسی طرح انھوں نے ایک دوسری جگہ پر بھی فرمایا ہے:

وقد نقل المروزى عن الامام احمد انه كان اذا اخذ المؤذن فى الاقامة رفع يديه ودعا۔ ③

''حضرت امام مروزی رحمہ اللہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بیان فرماتے ہیں کہ جب مؤذن اقامت کہنی شروع کرتا تو اس وقت احمد بن حنبل رحمہ اللہ ہاتھ اٹھا کر دعا کیا کرتے تھے''۔

اسی طرح بکر ابو زید رحمہ اللہ بھی اقامت کے بعد دعا کی مشروعیت کے قائل ہیں اور وہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کسی شخص کا اذان کے بعد اور اقامت کے بعد دعا کرنا بھی

---

① الاذکار للامام النووی، ص:98

② فتح الباری شرح صحیح بخاری لابن رجب:445/5

③ ایضاً:259/5

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اسی غرض سے ہی ہے کہ یہ قبولیت کا وقت ہوتا ہے جیسا کہ یہ بات حدیث نبوی میں وارد ہوئی ہے۔

اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے مگر ہاتھ اٹھانے کی دلیل کیا ہے میں اس کے بارہ میں نہیں جانتا کہ امام موصوف کس حدیث سے استدلال لے کر ہاتھ اٹھاتے تھے۔①

اقامت کے بعد کی جانے والی دعا میں ہاتھ اٹھانا یا مخصوص دعا کرنا لازم نہیں ہے، کیونکہ اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

شاید کہ وہ لوگ جو اس وقت دعا کرنے کے قائل نہیں ہیں وہ اسی مرتب حالت کو دیکھ کر اس کا انکار کرتے ہیں کہ یہ کتاب وسنت سے ثابت طریقہ نہیں ہے، جس طرح ہاتھ اٹھانا یا مخصوص الفاظ کے ساتھ دعا کرنا ہے یا پھر اس وجہ سے اس کا انکار کرتے ہیں کہ ان کے نزدیک باب والی حدیث ہی صحیح نہیں ہے۔

اور یہ بھی ممکن ہے کہ اقامت کے وقت آسمان کے دروازوں کے کھل جانے سے ہم یہ سمجھ لیں کہ فرضی نماز میں کی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے اور خاص طور پر وہ دعا جو سجدوں کے درمیان کی جائے، کیونکہ یہ وقت ایسا ہے جس میں بندہ اپنے رب کے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے اور اسی طرح تشہد کے بعد بھی دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے جس طرح مقبول دعاؤں کے متعلق بات کرتے ہوئے آئندہ صفحات پر آئے گا۔

اور اسی وجہ سے یہ بات کہنا بھی ممکن ہے کہ فرض نماز کے سجدوں کے درمیان دعا کرنا قبولیت کے زیادہ لائق اور قریب ہے اس نفل نماز کی بنسبت جو فرض کے بعد ادا کی جاتی ہے، کیونکہ فرض نماز اقامت کے بعد پڑھی جاتی ہے اور وہ ایسا وقت ہے جس میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں جو کہ دعا کی قبولیت کے لیے ایک بہت اچھی چیز ہے۔

اور عون بن عتبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اجعلوا حوائجکم اللاتی لکم فی الصلاۃ المکتوبۃ فان

---

① تصحیح الدعاء لبکر بن عبداللہ ابو زید ص:127

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الدعاء فیھا کفضلھا علی النافلۃ۔ ①

''اپنی اہم ترین حاجات وضروریات کو فرض نماز میں رکھا کرو، کیونکہ فرض نماز میں دعا کی فضیلت اور قبولیت اسی طرح ہی ہے جس طرح فرض نماز کو نفل نماز پر فضیلت وفوقیت ہے''۔

3۔ آدھی رات کے وقت آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں:

آسمان کے دروازوں کے کھلنے کے اوقات میں سے تیسرا وقت وہ ہے جب آدھی رات بیت چکی ہوتی ہے اس وقت میں بھی آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں جیسا کہ نبی کل کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے بندہ جو کچھ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ عطا فرما دیتے ہیں، سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

«تُفْتَحُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ نَصْفَ اللَّيْلِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابَ لَهُ هَلْ مِنْ سَآئِلٍ فَيُعْطٰى هَلْ مِنْ مَكْرُوْبٍ فَيُفَرَّجَ عَنْهُ فَلَا يَبْقٰى مُسْلِمٌ يَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ اِلَّا زَانِيَةً تَسْعٰى بِفَرْجِهَا اَوْ عَشَّارًا»۔ ②

''آدھی رات کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کر لی جائے؟ کیا کوئی سوال کرنے والا ہے کہ اس کو عطا کر دیا جائے؟ کیا کوئی مصیبت زدہ ہے کہ اس کی مصیبت دور کر دی جائے؟ چنانچہ اس وقت جو مسلمان کوئی دعا کر رہا ہوتا ہے اللہ عزوجل اس کی دعا کو قبول فرما لیتے ہیں سوائے زانیہ کے جو اپنی شرم کے ذریعے مال وصول کرتی ہے اور ٹیکس لینے والے کے''۔

① حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 254/4

② الترغیب والترھیب: 2391 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور ایک صحیح بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے جسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ، أَوْ ثُلُثَاهُ، يَنْزِلُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطَى؟ هَلْ مِنْ دَاعٍ يُسْتَجَابُ لَهُ؟ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ يُغْفَرُ لَهُ؟ حَتَّى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ»۔ ①

"جب آدھی رات یا رات کا دوتہائی حصہ گزر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ کیا کوئی سوال کرنے والا ہے کہ اسے عطا کیا جائے، کیا ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کی جائے، کیا ہے کوئی مغفرت مانگنے والا کہ اسے بخش دیا جائے، یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے"۔

آج کل ہمارے معاشرے میں یہ طریقہ کار عام ہو چکا ہے کہ آدھی رات تک بیٹھ کر گپ شپ لگانا، کھانا پینا، فلمیں اور ڈرامے دیکھنا، بازاروں اور شاپنگ سنٹروں کی طرف چلے جانا اور یہ اکثر و بیشتر لوگوں کی عادت بن چکی ہے اور آدھی رات تقریباً ساڑھے گیارہ بارہ بجے شروع ہو جاتی ہے، جب کہ بہت زیادہ لوگ اس وقت تک تو ابھی سوئے بھی نہیں ہوتے وہ تو یہ محسوس کرتے ہیں کہ ابھی رات شروع ہوئی ہے، جب کہ یہ وقت اس لحاظ سے بہت قیمتی ترین وقت ہوتا ہے کہ اس وقت کائنات کے امام جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے مطابق آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں تو اس فضیلت والے وقت میں ہمیں چاہیے کہ ہم دعائیں کریں، نماز ادا کریں اپنے دکھوں، پریشانیوں اور مصائب وآلام کا اپنے خالق ومالک سے مداوا چاہیں کہ آدھی تک بیدار رہ کر اللہ کی حرام کردہ چیزوں کا مشاہدہ کرنے والے اور راتیں بے ہودگی اور اللہ کی نافرمانی میں گزارنے والے کاش ان کو شعور آجائے کہ نصیحت پکڑ لیں اور اس بات پر ایمان لے آئیں کہ اس

① صحیح بخاری:1145۔ صحیح مسلم:758

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وقت میں آسمان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دعاؤں کی قبولیت کا ٹائم ہے تو یقیناً وہ اتنی دیر بیدار رہ کر اس قیمتی وقت کو ضائع کرنے کی جرأت نہ کریں، اتنا وقت ٹیلی ویژن کے سامنے برباد مت کریں اور ایسے کاموں کی طرف مت جائیں جن سے رب کائنات کی ذات ناراض ہو جاتی ہے اور وہ اپنے نفس کو ذلیل کر دیں اور ایسے کاموں کے ارتکاب کا قلع قمع کر دیں۔

اور بعض لوگوں کے نزدیک رات کے آخری پہر میں سرگوشیاں اور جنسی امور کے متعلق گفتگو کرنا بڑا پسندیدہ عمل ہے، حالانکہ یہ ان کے لائق نہیں ہے۔

مگر جس شخص کا اس بات پر ایمان ہے اور یقین کامل ہے کہ اس فضیلت والے وقت میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں ایسا شخص کبھی بھی ایسے امور کی طرف نہیں آتا جو آوارگی اور اللہ کی نافرمانی والے ہوں، کیونکہ یہ تو قبولیت دعا کا وقت ہوتا ہے۔

اور ہر وہ شخص جس پر کوئی مصیبت آن پڑی ہے یا کسی غم نے اسے گھیرا ہوا ہے یا کسی مرض نے اس کی کمر کو توڑا ہوا ہے، اسے چاہیے کہ وہ ایسے اوقات کو تلاش کرے جن اوقات میں آسمان کے دروازے کھلے ہوئے ہوتے ہیں، کیونکہ ان اوقات میں رب کائنات اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہیں اور ان کی ضروریات وحاجات کو ضرور پورا کرتے ہیں۔ اگر کوئی کہنے والا کہے کہ آدھی رات کے وقت آسمان کے دروازوں کے کھل جانے والی روایت جس کا پہلے تذکرہ ہو چکا ہے اور اللہ رب العزت کے آسمان دنیا کی طرف نزول فرمانے والی روایت کے درمیان جمع کیسے ہوگی؟

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي، فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ»۔ ①

① صحیح بخاری:1145۔ صحیح مسلم:758

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات کو آسمان دنیا کی طرف اترتا ہے، جس وقت کہ آخری تہائی رات باقی رہتی ہے، اور فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھے پکارے، تو میں اس کی پکار کو قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اسے دوں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت چاہے تو میں اسے بخش دوں“۔

تو ان دونوں روایتوں کے درمیان جمع اس طرح ہوگی کہ پہلی حدیث آدھی رات کے وقت آسمان کے دروازوں کے کھلنے کے ساتھ خاص ہے۔ اور دوسری روایت اللہ رب العزت کے رات کے آخری پہر میں آسمان دنیا کی طرف نزول کے ساتھ خاص ہے۔

بیداری کے بعد کی جانے والی مخصوص دعا:

نبی اکرم جناب محمد ﷺ نے کچھ ایسے اذکار بیان فرمائے ہیں کہ بندہ جب رات کے کسی بھی پہر میں بیدار ہوتا ہے تو وہ ان کلمات کو پڑھ لیتا ہے تو رب ذوالجلال والاکرام اپنے اس بندے کی ان کلمات کے بعد کی جانے والی ہر دعا کو ضرور قبول فرماتے ہیں، جیسا کہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، أَوْ دَعَا، اسْتُجِيبَ لَهُ، فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ» ①

”جو شخص رات کو اٹھے اور فوراً پڑھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

① سنن ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب ما یدعو بہ إذا انتبہ من اللیل: 3878

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ پاک ہے اور اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہیں ہے برائی سے بچنے کی ہمت اور نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ ہی کی توفیق کے ساتھ کہے پھر کہے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِي ''اے اللہ! مجھے معاف کر دے'' یا دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اگر اس نے وضو کیا تو اس کی نماز مقبول ہوتی ہے''۔

4۔سوموار اور جمعرات کو آسمان کے دروازے کھلتے ہیں:

آسمان کے دروازوں کے کھلنے کے اوقات کے حوالہ سے چوتھا وقت قارئین کے لیے پیش خدمت ہے اور وہ سوموار اور جمعرات کا دن ہے۔

ان دو دنوں میں بھی آسمان کے دروازے کھلتے ہیں اور بندوں کے اعمال رب کائنات کے دربار میں پیش ہوتے ہیں جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «تُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ كُلَّ يَوْمِ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ، فَيُغْفَرُ ذَلِكَ الْيَوْمَ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا، إِلَّا امْرَأً كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا»۔ ①

''بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: پیر اور جمعرات کے دن آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور پھر ہر اس بندے کی بخشش کی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی شریک نہ کرتا البتہ وہ شخص اس بخشش سے محروم رہتا ہے جو اپنے اور کسی مسلمان بھائی کے درمیان عداوت رکھتا ہو اور فرشتوں سے کہا جاتا ہے ان دونوں کو جو آپس میں عداوت و دشمنی رکھتے ہیں مہلت دو تا آنکہ وہ آپس

① مسند احمد: 302/23

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میں صلح وصفائی کر لیں"۔

اور یہی وہ دو دن ہیں جن کے متعلق کائنات کے امام جناب محمد ﷺ نے فرمایا کہ ان دو عظیم اور فضیلت والے دنوں میں جنت کے دروازے بھی کھلتے ہیں جس طرح کہ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا»۔[1]

"بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سوموار اور جمعرات کے دن جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے اور ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے کہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو سوائے اس آدمی کے جو اپنے بھائی کے ساتھ کینہ رکھتا ہو اور کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کی طرف دیکھتے رہو یہاں تک کہ وہ صلح کر لیں اور ان دونوں کی طرف دیکھتے رہو یہاں تک کہ وہ صلح کر لیں ان دونوں کی طرف دیکھتے رہو یہاں تک کہ وہ صلح کر لیں"۔

اور نبی اکرم ﷺ سوموار اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کو بہت زیادہ پسند فرماتے تھے، کیونکہ یہ وہ دون دن ہیں جن میں بندوں کے اعمال رب ذوالجلال والاکرام کے حضور پیش کیے جاتے ہیں اور آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے یہ بات بہت زیادہ پسند ہے کہ جب میرے اعمال میرے رب کے سامنے پیش کیے جائیں تو میں روزہ کی حالت میں ہوں۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ تَصُومُ حَتَّى لَا تَكَادَ تُفْطِرُ، وَتُفْطِرُ حَتَّى لَا تَكَادَ أَنْ تَصُومَ، إِلَّا يَوْمَيْنِ إِنْ دَخَلَا فِي صِيَامِكَ وَإِلَّا صُمْتَهُمَا. قَالَ: «أَيُّ يَوْمَيْنِ؟» قُلْتُ: يَوْمُ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمُ الْخَمِيسِ، قَالَ:

---

[1] صحیح مسلم: 2565

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

«ذَانِكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيهِمَا الْأَعْمَالُ عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ، فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ» ①

''میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ جب روزہ رکھتے ہیں تو اس قدر روزے رکھتے ہیں کہ آپ اب افطار نہیں فرمائیں گے اور جس وقت روزہ رکھنا چھوڑتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ اب آپ ﷺ کبھی روزہ نہیں رکھیں گے اور جس وقت آپ ﷺ روزہ افطار فرماتے ہیں (یعنی روزہ رکھنا چھوڑ دیتے ہیں) تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ ﷺ دو دن کے علاوہ روزہ نہیں رکھیں گے اور وہ دن اگر آپ ﷺ کے روزوں کے درمیان میں آجائیں تو بہتر ہے نہیں تو آپ ﷺ ان دو دن میں بھی روزہ رکھ لیتے ہیں۔ یہ سن کر رسول کریم ﷺ نے دریافت فرمایا وہ دن کون سے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ وہ دن (کہ جن میں آپ ﷺ روزہ ضرور رکھتے ہیں) پیر اور جمعرات کے دن ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا یہ وہ (مبارک) دن ہیں جن میں بندوں کے اعمال بارگاہ الٰہی میں پیش کیے جاتے ہیں میری خواہش ہے کہ جس وقت میرے اعمال بارگاہ الٰہی میں پیش ہوں تو میں اس وقت روزہ دار ہوں''۔

حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام حلیمی رحمہ اللہ اعمال کے پیش کیے جانے کے حوالہ سے فرماتے ہیں:

''بندوں کے اعمال کو رب کائنات کے دربار میں پیش کرنے کے حوالہ سے احتمال ہے کہ وہ فرشتے جن کی یہ ذمہ داری ہے ان کی باری مقرر ہے کہ فرشتوں کی ایک جماعت سوموار سے جمعرات تک ان لوگوں کے پاس ٹھہری رہتی ہے اور اس کے بعد وہ آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں، پھر دوسرا

① سنن نسائی:2358۔ صحیح الترغیب والترھیب:1043 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جمعرات سے سوموار تک ٹھہرا رہتا ہے اس کے بعد آسمان کی طرف چڑھ جاتا ہے، جب دونوں فریقوں میں سے کوئی فریق آسمان کی طرف چڑھتا ہے تو وہ سب کچھ پڑھتا ہے جو اس نے وہاں ٹھہر کر لکھا ہوتا ہے، یہ بندوں کے اعمال کو پیش کرنے کی صورت ہے اور اسے اللہ تعالیٰ فرشتوں کی عبادت قرار دیتے ہیں ورنہ اللہ کی ذات گرامی تو اس عرض، پیش کرنے اور لکھنے سے بالکل بے پرواہ ہے، بندے جو کچھ کر رہے ہیں رب کریم اسے بخوبی جانتے ہیں"۔[1]

اس لیے بندے کو چاہیے کہ وہ یہ دو دن خاص طور پر اچھے اور احسن انداز سے گزارنے کی کوشش کرے تاکہ اس کے اعمال اچھے طریقے سے پیش ہوں، اگر ان دنوں میں زیادہ عبادت وریاضت اور روزے وغیرہ رکھنے کی استطاعت اور طاقت نہیں رکھتا تو کم ازکم اسے یہ تو چاہیے کہ گناہوں سے رکا رہے، خاص طور پر اپنے بھائیوں کے متعلق بغض حسد اور کینے سے اپنے آپ کو محفوظ رکھے۔

اور مسلمان آدمی سوموار اور جمعرات والے دن خوشی اور خوف کے درمیان ہوتا ہے، خوشی اس بات پر کہ جب تک وہ شرک نہیں کرتا اور بھائیوں کے متعلق کینہ اور بغض نہیں رکھتا اور اس وقت تک اللہ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں اور خوف اس بات کا کہ کہیں ایسے نہ ہو کہ جب میرے اعمال میرے خالق ومالک کے حضور پیش ہوں تو میرا رب مجھ پر ناراض ہو جائے۔

حدیث نبوی سے مومن اور مسلمان کے لیے ایک سبق تو یہ ہے کہ وہ اپنا پورا ہفتہ ایک ہی ترتیب کے ساتھ گزارے، بلکہ اسے چاہیے کہ وہ اللہ کی اطاعت وفرماں برداری میں زیادہ ہو جائے، خصوصی طور پر سوموار، جمعرات اور جمعہ کے دن تو مکمل طور پر اور زیادہ سے زیادہ ایسے کام کرے جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا خوف اور ڈر اس کا نصیب اور مقدر بن جائے۔

اور اسی طرح یہ حدیث آخرت کی یاد بھی دلا رہی ہے کہ بندہ جو کچھ کرتا ہے یہ رب

[1] فضائل الاوقات للبیہقی،ص:518

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کائنات کے سامنے پیش ہوتا ہے، جسے روزِ قیامت میرے سامنے رکھ دیا جائے گا، اس لیے ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ ہمیشہ اس چیز کو اپنے مدنظر رکھے اگر اس میں یہ دو دن روزہ رکھنے کی استطاعت اور طاقت نہیں تو کم از کم یہ فکر تو ضرور لاحق ہونی چاہیے کہ آج میرے اعمال میرے خالق و مالک کے حضور پیش ہونے ہیں، یہ چیز بھی انسان کے لیے بہت مفید ہے اور اس کے نتائج وثمرات کیا نکلیں گے کہ آدمی اپنے رب کی اطاعت اور فرماں برداری میں زیادہ ہوتا چلا جائے گا اور اللہ کی نافرمانیوں اور معصیتوں سے محفوظ ہوتا چلا جائے گا۔

حضرت علامہ ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

کان بعض التابعین یبکی الی امرأته یوم الخمیس وتبکی الیه ویقول الیوم تعرض اعمالنا علی اللہ۔[1]

"بعض تابعین جمعرات والے دن اپنی بیوی کے پاس اور ان کی بیوی ان کے ساتھ مل کر رویا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ آج ہمارے اعمال ہمارے رب کے حضور پیش ہوں گے"۔

اور بہت زیادہ لوگ اس دن کو غفلت، نیکی اور خیر والے کاموں سے دور رہ کر ہی گزار دیتے ہیں اور بعض لوگوں نے اس دن کو سفر کے لیے خاص کیا ہوا ہے اور سفر بھی ان مقامات کی طرف جہاں جا کر وہ کھیل کود اور فسق وفجور کرتے ہیں اور اپنا پورا پورا دن ہی ان کاموں میں گزار دیتے ہیں جن کو رب تعالیٰ نے حرام کیا ہوا ہے، اگرچہ ان کو اس بات کا شعور بھی ہے اور ان کا ایمان بھی ہے کہ اس دن انھوں نے جو کچھ بھی کیا ہے وہ رب ذوالجلال والاکرام کے حضور پیش ہوگا۔

اے میرے عزیز بھائی! آپ کو اس بات کا بخوبی شعور ہے کہ ان دو دنوں میں آسمان کے اور رب کائنات کی جنت کے دروازے کھلتے ہیں اور آپ کے پورے ہفتے کے اعمال اللہ کے ہاں پیش کیے جاتے ہیں اس لیے مہذب بنیے، غفلت کی چادر کو اتاریے اور نیک صالح اعمال کرنے کے لیے تیار ہو جائیے۔

[1] لطائف المعارف فیما لمواسم العام من وظائف لابن رجب، ص:115

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور آج کل نوجوان خاص طور پر بڑی ہی بے راہ روی کا شکار ہیں اور عملی زندگی سے کوسوں دور نکل چکے ہیں، جانتے بھی ہوتے ہیں کہ یہ کام ٹھیک نہیں گناہ ہے اس کے باوجود ان کے دماغوں میں ذرا سی بھی سوچ انگڑائی نہیں لیتی کہ ہم غلط کام کر رہے ہیں، ایک دفعہ کی بات ہے کہ جمعرات کے دن ایک ولیمہ میں شریک کچھ مہمانوں کی جماعت اور گروہ بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے درمیان اسی مجلس میں دو نوجوان ایک دوسرے کو موبائل پر میسج کر رہے تھے جو کہ انتہائی غلط اور غیر مہذب تھے جو ان کے لائق اور شایان شان نہ تھے تو ان کے رشتہ داروں میں سے ایک آدمی وہاں بیٹھا ہوا سمجھ گیا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں تو اس نے ان دونوں کو مخاطب کر کے کہا کہ کسی بھی مسلمان کے لائق نہیں ہے کہ اس کا اس بات پر ایمان ہو کہ آج میرے اعمال میرے رب کے حضور پیش ہوں گے اور وہ ایسے غلط کام کرے کہ کسی بھی مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔

جس پر ان دونوں نے خجالت اور شرمندگی محسوس کی اور دونوں ہی اسے کہنے لگے آپ نے بہت اچھی اور درست بات کہی ہے۔

اس لیے آج لوگ جانتے بوجھتے بھی اس بات کی طرف توجہ اور خیال نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت نصیب فرمائے، آمین۔

آج ہمارے معاشرے کا حال تو یہ بن چکا ہے کہ آپ نوجوانوں کی ایک جماعت کو اکٹھا کر کے پوچھ لیں کہ سوموار والے دن کیا ہوتا ہے اور آپ کی کیا مصروفیات ہیں تو نوجوان آپ کو فلموں اور ڈراموں کے ٹائم تو بتلا دیں گے کہ آج اتنے بجے فلاں فلم لگنی ہے اور فلاں ڈرامہ لگنا ہے، آپ کو یہ تو بتلائیں گے کہ آج ہمارے رشتہ داروں نے آنا ہے، یا کوئی ہماری ہمارے عزیزوں کے گھر میں دعوت ہے، اسی طرح ٹیلی ویژن کے مختلف پروگراموں سے تو آپ کو آگاہ کر دیں گے، یہ تو معلوم ہو گا کہ میچ کب شروع ہوتے ہیں اور کب ختم ہوتے ہیں، کوئی ایک نوجوان بھی آپ کے سامنے یہ بات نہیں رکھے گا کہ آج تو سوموار کا دن ہے، اس دن روزہ رکھتے ہیں اور یہ وہ دن ہے جس دن بندوں کے اعمال رب ذوالجلال والاکرام کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ بات اس چیز کی غمازی کر رہی ہے کہ بہت زیادہ لوگ اس دنیا کی زندگی دین اور اس کے احکام سے غافل ہو کر گزار رہے ہیں اور آخرت کی فکر سے ان کے دامن بالکل صاف ہیں کہ ہم نے اپنے خالق و مالک کے دربار میں حاضر ہونا ہے اور اس زندگی کے متعلق ہم سے سوال ہونا ہے اس کی کچھ تیاری کر لیں اس کی کوئی فکر نہیں ہے۔

ہمارا مقصد یہ قطعاً نہیں کہ ہم سوموار اور جمعرات کے دن کو غم وحزن اور ماتم کا دن بنا دیں، لیکن کم از کم یہ تو ہمیں یاد ہونا چاہیے کہ ان دنوں میں آسمان کے دروازے کھلتے ہیں اور ہمارے اعمال اس ذاتِ گرامی کے سامنے پیش ہوتے ہیں جس پر کائنات کی کوئی چیز مخفی اور چھپی ہوئی نہیں ہے، اگر ہمیں یہ یاد ہو تو ہو سکتا ہے کہ پھر بڑے سارے گناہوں سے بچ جائیں اور یہ یاد ہمیں بہت زیادہ نیک اعمال کرنے کی طرف لے جائے اور ہماری آخرت بہتر بن جائے اور ہمارا رب ہم پر راضی ہو جائے۔

5۔ جب شعبان کا مہینہ آتا ہے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں:

جس طرح سوموار اور جمعرات کو آسمان کے دروازے کھلتے ہیں اور بندوں کے اعمال رب ذوالجلال والاکرام کے حضور پیش کیے جاتے ہیں اسی طرح جب شعبان کا مہینہ آتا ہے تو تب بھی آسمان کے دروازے کھلتے ہیں اور بندوں کے اعمال رب کائنات کے حضور پیش ہوتے ہیں، اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ اس مہینے میں کثرت سے روزے رکھنے کو غنیمت جانتے تھے، جیسا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَمْ أَرَكَ تَصُومُ شَهْرًا مِنَ الشُّهُورِ مَا تَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ: «ذٰلِكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ، فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ»۔ ①

"میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کو ماہ شعبان کے

① سنن نسائی: 2358۔ الترغیب والترھیب: 1022 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

علاوہ کسی دوسرے ماہ میں اس طریقہ سے (یعنی پابندی سے) روزہ رکھتا ہوا نہیں دیکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ مہینہ وہ مہینہ ہے کہ جس کی برکت (اور عظمت) سے لوگ غافل ہیں اور ماہ رجب اور ماہ رمضان کے درمیان یہ وہ مہینہ ہے کہ جس میں انسان کے اعمال اللہ تعالیٰ کے پاس اٹھائے جاتے ہیں اور میری خواہش ہے کہ جس وقت میرے اعمال بارگاہ الٰہی میں پیش ہوں تو میں اس وقت روزہ دار ہوں"۔

اور نبی اکرم ﷺ شعبان کے مہینے میں اتنے روزے رکھتے تھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ آپ پورا مہینہ ہی روزے رکھیں گے، جیسا کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يَصُومُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ، وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ۔[1]

"رسول اللہ ﷺ جب نفل روزے رکھنے شروع کرتے تو ہم کہتے کہ اب آپ روزے رکھنا ختم نہیں کریں گے اور جب روزے نہ رکھنے پر آتے تو ہم کہتے کہ اب آپ ﷺ کبھی روزہ نہیں رکھیں گے میں نے رسول اللہ ﷺ کو رمضان کے علاوہ کسی مہینہ میں پورے ماہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں نے آپ ﷺ کو شعبان کے علاوہ اور کسی مہینہ میں زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا (یعنی آپ ﷺ شعبان کے مہینے میں جتنے زیادہ روزے رکھتے تھے اتنے اور کسی مہینہ میں علاوہ رمضان کے نہیں رکھتے تھے)"۔

اور اس مہینے کے فضائل میں سے یہ بھی ہے کہ اس میں رب کائنات جل وعلا پندرہ شعبان کی رات آسمان دنیا کی طرف اترتے ہیں اور کینہ پروروں کے علاوہ تمام مسلمانوں کے گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں، جیسا کہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ

[1] صحیح بخاری:1969۔ صحیح مسلم:1156

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ اللّٰهَ لَيَطَّلِعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ»۔ ①

”بے شک اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی شب متوجہ ہوتے ہیں اور تمام مخلوق کی بخشش فرما دیتے ہیں سوائے شرک کرنے والے اور کینہ رکھنے والے کے“۔

اس لیے ضروری ہے کہ ہم اس مہینے کو عمومی طور پر نیک اور صالح اعمال کے ساتھ قیمتی بنائیں اور خصوصی طور پر روزے رکھ کر اور اپنے دلوں کو اپنے بھائیوں کے لیے صاف کر کے کینہ پروری اور حسد وبغض کو ترک کر کے اس مہینہ کو چار چاند لگائیں اور اس مہینے سے بھرپور فائدہ اٹھائیں تاکہ ہم ان لوگوں میں سے نہ ہو جائیں جو غافل اور اللہ کے فضل سے محروم لوگ ہیں اور پندرہ شعبان کی رات کو قیام کے لیے اور دن کو روزے کے لیے خاص کرنا یہ شرعی طور پر درست نہیں، کیونکہ اس کے متعلق جتنی بھی روایات آتی ہیں وہ درست اور نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں ہیں۔

اور بعض لوگوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ نصف شعبان کی رات انسانوں کی عمروں کے فیصلے ہوتے ہیں اور تمام امور اس رات طے پاتے ہیں اسی وجہ سے وہ اس رات بیدار رہ کر عبادت کرتے ہیں، جب کہ یہ صریح قرآنِ کریم کی نص کے خلاف ہے، جیسا کہ اللہ عزوجل نے سورۂ دخان کے شروع میں ہی بیان فرما دیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿حٰمٓ ۝١ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝٢ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝٣ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝٤﴾۔ ②

”حٰم۔ اس کتاب روشن کی قسم۔ کہ ہم نے اس کو مبارک رات میں نازل فرمایا ہم تو رستہ دکھانے والے ہیں۔ اسی رات میں تمام حکمت کے کام فیصل کیے جاتے ہیں“۔

① سنن ابن ماجۃ:1390۔ صحیح الجامع:1819 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

② سورۃ الدخان:1۔4

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ قرآنِ کریم مبارک رات میں نازل کیا گیا ہے جس میں تمام حکمت والے امور طے پاتے ہیں اور مبارک رات سے مراد لیلۃ القدر کی رات ہے جس میں قرآن نازل ہوا ہے، پندرہ شعبان کی رات نہیں ہے اور اس بات کی وضاحت سورۃ القدر کی ان آیات بینات سے بھی ہوتی ہے، اللہ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝﴾.[1]

''ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل (کرنا شروع) کیا۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے؟''۔

اور وہ شخص جو شعبان کے پہلے پندرہ دن روزے نہ رکھ سکا، ایسے ہی یہ وقت گزار لیا وہ خیر کثیر سے محروم ہو گیا ہے اور بعض اہل علم کا خیال ہے کہ نصف شعبان کے بعد رمضان آنے تک روزہ رکھنا شرعی طور پر جائز نہیں ہے، ان لوگوں کی دلیل وہ روایت ہے جس کو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا كَانَ النِّصْفُ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا صَوْمَ حَتَّى يَجِيءَ رَمَضَانُ».[2]

''جب شعبان کا آدھا مہینہ گزر جائے تو روزے نہ رکھو حتی کہ رمضان آ جائے''۔

اس لیے کوشش کرنی چاہیے کہ جوں ہی شعبان کا مہینہ داخل ہو تو فوراً روزوں کا اہتمام اور زیادہ سے زیادہ نیک اور صالح اعمال کا پہلے سے زیادہ اہتمام ہو، کیونکہ اس مہینے میں آسمان کے دروازے کھلے ہوتے ہیں اور اللہ کی رحمتوں کا نزول پے در پے ہو رہا ہوتا ہے، اگر ہم نے شعبان کو سنبھال لیا تو گویا ہم نے اپنے خالق ومالک سے بڑا کچھ لے لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ رب تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان اوقات سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے جن اوقات میں آسمان کے دروازے کھلے ہوئے ہوتے ہیں۔

---

[1] سورۃ القدر:2،1.

[2] سنن ابن ماجة:1651۔ صحیح الجامع:397 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

6۔ جب رمضان کا مہینہ ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں:

جب رمضان المبارک کا مقدس اور پاکیزہ مہینہ ہمارے اوپر سایہ فگن ہوتا ہے تو اس وقت بھی ساتوں آسمانوں اور رب کریم کی جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور پورا مہینہ بھر کھلے ہی رہتے ہیں، بند نہیں ہوتے اور آسمان سے رب کی رحمتیں اور برکتوں کے بادل اُمڈ آتے ہیں اور رب کریم کے مقرب اور لاڈلے بندے ان ایام اور راتوں سے بھر خوب محظوظ ہوتے ہیں اور خوب اپنے اللہ سے دعائیں کرتے ہیں، کیونکہ جب آسمان کے دروازے کھلے ہوتے ہیں تو اس وقت بندہ اپنے رب سے جو کچھ بھی سوال کرتا ہے اللہ عطا فرما دیتے ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ» [1]

”جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے ہیں“۔

اور اسی طرح ایک اور روایت میں ہے جسے عتبہ بن فرقد بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«فِي رَمَضَانَ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ، وَيُصَفَّدُ فِيهِ كُلُّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ، وَيُنَادِي مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ: يَا طَالِبَ الْخَيْرِ هَلُمَّ، وَيَا طَالِبَ الشَّرِّ أَمْسِكْ» [2]

”رمضان المبارک کے متعلق اس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور ہر ایک سرکشی

---

[1] صحیح بخاری: 1899

[2] سنن نسائی: 2108۔ صحیح سنن نسائی: 2107 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کرنے والا شیطان بند کر دیا جاتا ہے اور ہر ایک رات میں ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ اے نیکی چاہنے والے نیک کام کر اور اے برائی چاہنے والے برائی کم کر"۔

حضرت امام طیبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ممکن ہے کہ آسمان کے دروازوں کے کھلنے کا فائدہ یہ ہو کہ آسمان کے دروازے کھلتے ہیں جن سے نورانی ملائکہ کا نزول ہوتا ہے اور وہ زمین پر اتر کر روزے داروں کے اس جلیل القدر عمل کو سراہتے ہیں اور ان کی مدح سرائی کرتے ہیں اور یہ اللہ رب العزت کی طرف سے بہت بڑا مقام و مرتبہ ہے اور یہ بات بھی ہوتی ہے کہ جب مکلف جو رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی صداقت وحقانیت کا عقیدہ رکھتا ہے اسے اس بات کا علم ہوتا ہے کہ میرے اس عمل پر آسمان کے دراوزے کھل گئے ہیں تو وہ مزید چست ہو جاتا ہے اور اس عمل کو کرنے میں راحت اور سکون محسوس کرتا ہے۔[1]

اور آسمان کے دروازے پورا مہینہ کھلے ہی رہتے ہیں، کیونکہ رمضان المبارک کے مہینہ میں فرشتوں کا نزول بہت کثرت سے ہوتا ہے اور اس وجہ سے بھی کھلے رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ روزہ داروں کی دعائیں بہت زیادہ قبول فرماتے ہیں اس لیے روزے داروں کو رمضان المبارک میں بہت زیادہ دعائیں کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور دعا کے متعلق ایک مخصوص آیت کریمہ نازل ہوئی ہے بلکہ اس آیت کریمہ کو رمضان کے روزے اور ان کے احکامات کے درمیان رکھ دیا گیا ہے، تاکہ دعا کی اہمیت واضح ہو جائے۔

اور وہ آیت کریمہ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے:

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾﴾۔[2]

"اور (اے پیغمبر) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہہ دو کہ) میں تو (تمہارے) پاس ہوں جب کوئی پکارنے والا

---

[1] شرح الطیبی علی مشکاۃ المصابیح: 162/4

[1] سورۃ البقرۃ: 186

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں تو ان کو چاہیے کہ میرے حکموں کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ نیک رستہ پائیں''۔

رمضان میں دعائیں قبول ہوتی ہیں:

رمضان المبارک میں کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں قبول فرماتے ہیں حتی کہ دن رات کا وقت رمضان میں قبولیت کا وقت ہی ہوتا ہے، کیونکہ ہر وقت آسمان کے دروازے کھلے ہوتے ہیں، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ لِلّٰهِ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ عُتَقَاءَ، وَذٰلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ»۔ ①

''بے شک اللہ تعالیٰ ہر افطار کے وقت کچھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں اور یہ رمضان کی ہر رات کو ہوتا ہے''۔

اور اسی طرح سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ لِلّٰهِ عُتَقَاءَ مِنَ النَّارِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، وَلِكُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ»۔ ②

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ہر رات اور دن کچھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں اور ہر رات اور دن مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے''۔

مناوی رحمہ اللہ رب کائنات کے اس فرمان «دعوة مستجابة» کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ دعا افطاری کے وقت ہوتی ہے، اس لحاظ سے یہ روزہ اور روزے داروں کا اسی طرح دعا اور دعا کرنے والوں کے لیے بہت بڑا مقام ومرتبہ ہے۔ ③

---

① سنن ابن ماجہ:1643۔ صحيح الجامع:2169 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

② طبرانی فی الاوسط:6401۔ صحيح الترغيب والترهيب:1002 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح لغیرہ قرار دیا ہے۔

③ فيض القدير شرح الجامع الصغير للمناوی،2/477:2348

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

«ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ، وَالإِمَامُ الْعَادِلُ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ: وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ»۔ ①

”تین آدمیوں کی دعائیں رد نہیں ہوتیں۔ روزہ دار کی افطار کے وقت، عادل حاکم کی اور مظلوم کی دعا۔ اللہ تعالیٰ مظلوم کی بد دعا کو بادلوں سے بھی اوپر اٹھاتا ہے اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میری عزت کی قسم! میں ضرور تمہاری مدد کروں گا اگرچہ تھوڑے عرصہ کے بعد کروں“۔

اس حدیث نبوی میں روزے دار کی دعا کا ذکر ہے کہ اللہ اس کی دعا کو رد نہیں کرتے اور روزے دار کا افطاری کے وقت دعا کرنا اور پھر اس کی دعا کا رد نہ ہونا یہ کوئی حیرانی والی بات نہیں ہے اس لیے کہ وہ دعا تقریباً اس وقت کر رہا ہوتا ہے جب مغرب کی اذان کا وقت بالکل قریب ہوتا ہے اور وہ ایسا وقت ہے جس میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جب آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں تو اس وقت دعا رد نہیں ہوتی جیسا کہ اس کا بیان پہلے صفحات پر گزر چکا ہے، سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ حدیث کو بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا نَادَى الْمُنَادِيْ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاسْتُجِيبَ الدُّعَاءُ»۔ ②

”جب اذان کہنے والا اذان کہتا ہے اس وقت آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعا کو قبول کرلیا جاتا ہے“۔

اور لیلۃ القدر والی رات تو خصوصی طور پر دعائیں قبول ہوتی ہیں، کیونکہ اس رات میں

---

① جامع ترمذی: 3598 حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس روایت کو ہدایۃ الرواۃ میں حسن قرار دیا ہے اور مسند احمد کی تحقیق میں شعیب الارناؤط نے فرمایا ہے: حدیث صحیح بطرقه وشواهده: 413/15.

② مستدرك حاكم: 2004 امام البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع میں اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے بڑی ساری ایسی خوبیاں جمع کر دی ہیں جن کی وجہ سے دعا قبول ہوتی ہے جن خوبیوں میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

* ......اس رات شروع رمضان سے ہی آسمان کے دروازے کھلے رہتے ہیں تو اس رات میں بھی کھلے ہی ہوتے ہیں۔
* ......اس رات جبریل علیہ السلام اور دیگر فرشتے آسمان سے زمین کی طرف اترتے ہیں۔
* ......اور آدھی رات کے بعد رب کائنات آسمان دنیا کی طرف اتر آتے ہیں۔

اسی وجہ سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ اگر میں لیلۃ القدر کو پا لوں تو اس وقت افضل ترین دعا کیا ہے جو میں اپنے اللہ سے مانگوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کیا فرمایا تھا، ام المومنین رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا؟ قَالَ: «قُولِي: اللَّهُمَّ إِنَّكَ عُفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي».[1]

"میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ شب قدر کون سی رات ہے تو کیا دعا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عُفُوٌّ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي "اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو ہی پسند فرماتا ہے۔ پس مجھے معاف فرما دے"۔

اس فصل کا خلاصہ تین امور ہیں:

1۔ گناہوں سے کنارہ کش ہو کر آسمان کے دروازوں کے کھلنے کے وقت کا احترام کرنا ضروری ہے اور اس وقت کو نیک اور صالح اعمال کر کے قیمتی بنانا بھی ضروری ہے تاکہ آپ کی طرف سے رب ذوالجلال والاکرام کی طرف خیر اور اور بھلائی پہنچے، جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی یہی حرص اور طمع ہوا کرتا تھا کہ میں سوموار اور جمعرات کا

[1] جامع ترمذی: 3513۔ صحیح الجامع: 4423 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

روزہ اس لیے رکھتا ہوں تاکہ جب میرے اعمال رب کے دربار میں پیش ہوں تو ان میں روزہ بھی شامل ہو۔

2۔ ان اوقات کے وقت جب آسمان کے دروازے کھلے ہوئے ہوتے ہیں اپنی ذات یا مال یا اولاد کے خلاف دعا کرنے سے ڈرنا چاہیے، کیونکہ یہ اوقات ہی ایسے ہیں جو دعا کی قبولیت کے اوقات ہیں تو اگر آپ نے بددعا کی تو اس وقت دعا قبول ہو گئی تو وہ آپ کے لیے بہت بڑی ندامت اور خجالت کا سبب بن جائے گی۔

اور یہ معاملہ اکثر و بیشتر عورتوں کے درمیان ہوتا ہے ان کو اس امر سے آگاہ اور متنبہ کرنا بہت ضروری ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى خَدَمِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ، لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَي سَاعَةَ نَيْلٍ فِيهَا عَطَاءٌ، فَيَسْتَجِيبَ لَكُمْ»۔ [1]

"بددعا نہ کرو اپنے اوپر، نہ اپنی اولاد پر، نہ اپنے خادموں پر، اور نہ اپنے مالوں پر کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ گھڑی ایسی ہو جس میں دعا قبول ہوتی ہے"۔

3۔ یہاں پر کچھ اور بھی فضیلت والے اوقات ہیں جن میں آسمان کے دروازوں کے کھلنے کا احتمال ہے، ان کا تذکرہ تیسری فصل کی پہلی بحث میں مکمل ہوگا۔ جس طرح بارش کا نازل ہونا اس وقت بھی آسمان کے دروازے کھلے ہوتے ہیں اسی طرح عرفہ کا دن اور جمعۃ المبارک کا دن ہے۔

......*......

[1] صحیح مسلم: 3014۔ سنن أبي داود: 1532

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تیسری فصل:

ان اشیاء کے متعلق جن کے لیے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں

تمہیدی کلمات:

اچھے، عمدہ اور پاکیزہ کلام کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں تاکہ وہ رب ذوالجلال والاکرام کی طرف پہنچ جائیں۔

حضرت امام شوکانی رحمہ اللہ اپنی مایہ ناز تفسیر میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان عالی شان:

﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾.[1]

''اسی کی طرف پاکیزہ کلمات چڑھتے ہیں اور نیک عمل اس کو بلند کرتے ہیں''۔

کی تفسیر میں رقم طراز ہیں:

''طیب اور پاکیزہ کلمات اللہ کے علاوہ کسی غیر کی طرف نہیں جاتے اور اس کی طرف چڑھنے کا معنی یہ ہے کہ وہ رب تعالیٰ کے ہاں قبول ہوتے ہیں یا پھر وہ فرشتے جو صحیفوں میں لکھتے ہیں وہ لے کر آسمان کی طرف چڑھتے ہیں اور کلم الطیب کو ذکر کے ساتھ خاص کیا گیا ہے اس بات کو واضح کرنے کے لیے کہ ذکر الٰہی سے اجر اور ثواب ملتا ہے اور وہ ہر ایک کلام کو متناول ہے یعنی جس بھی کلام کو طیب کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے وہ سارے کے سارے اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ وہ ذکر الٰہی بھی ہے، امر بالمعروف اور نہی عن

[1] سورة الفاطر:10

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

المنکر بھی، قرآنِ کریم کی تلاوت بھی ہے اور اس کے علاوہ بھی شامل ہیں، اس کو کلمہ توحید، تحمید اور تمجید کے ساتھ ہی خاص کرنے کی کوئی دلیل اور وجہ نہیں ہے''۔[1]

ہمارے لیے اس بات کو جاننا بہت ضروری ہے کہ بعض قولی اور فعلی ایسے نیک اور صالح اعمال ہیں جن کے کرنے کی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں، گویا کہ وہ نیک اعمال آسمان کے دروازوں کے لیے چابیوں کی حیثیت رکھتے ہیں اور جب آپ کے لیے آسمان کا دروازہ کھل جائے تو یہ اچھی قبولیت اور رحمت الٰہی کے اترنے کی بڑی واضح اور بین دلیل ہے، اس لیے ایسے اعمال کا اہتمام کرنا ضروری ہے اور یہ اعمال دو طرح کے ہوتے ہیں:

1۔ ایک قولی جن کا تعلق صرف زبان کے ساتھ ہوتا ہے جیسے ذکر الٰہی کرنا ہے۔

2۔ اور دوسری قسم فعلی ہے جن کا تعلق اعضاء کے ساتھ کرنے سے ہے جیسے نماز پڑھتے ہیں، جس طرح کچھ ارواح ایسی ہیں جن کے لیے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور کچھ روحیں ایسی ہیں جن کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھلتے۔

اس فصل میں ان اذکار کا تذکرہ ہے جن کے متعلق رحمت کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بندہ وہ ذکر زمین پر کرتا ہے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اس میں تین مباحث ہیں۔

[1] فتح القدیر للشوکانی: 341/4

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پہلی بحث:

ان اذکار کے متعلق ہے جن کے پڑھنے سے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں:

1۔آسمان کے دروازے کھولنے والا پہلا ذکر:

استفتاح الصلاۃ یعنی نماز شروع کرنے کی متعدد اور مختلف دعائیں ہیں جن کی تعداد تقریباً بارہ دعاؤں تک پہنچتی ہے اور ان میں سے بعض کی یہ فضیلت ہے کہ اس دعا کو پڑھنے سے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

پہلی حدیث:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:

بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنِ الْقَائِلُ كَذَا وَكَذَا؟» فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ» قَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ [1]

ایک دفعہ ہم اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، نمازیوں میں سے کسی نے یہ دعا پڑھی: اَللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا۔ ''اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا،

---

[1] صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ما یقال بین تکبیرۃ الإحرام والقراءۃ:1358

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ساری تعریفیں اللہ کے لیے ہیں بہت زیادہ اور صبح وشام اللہ کی تسبیح ہے"۔ تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا یہ دعا کس نے پڑھی ہے؟ اس نمازی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے پڑھی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس دعا پر تعجب ہوا، کیونکہ اس دعا کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے تھے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب سے میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے میں نے یہ دعا کبھی نہیں چھوڑی"۔

آج ہمارا حال یہ ہے کہ بچپن میں ایک دعا یاد کروا دی گئی: سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالىٰ جدك ولا اله غيرك ساری زندگی یہی پڑھتے رہے اور دعا یاد کرنے کی توفیق ہی نہیں مل سکی، اب بڑھاپہ آ گیا اس کے باوجود دنیاوی تمام معاملات کر رہے ہیں صرف یہ دعائیں یاد کرنے کے لیے ہی وقت میسر نہیں، افسوس کے علاوہ اور کیا کیا جا سکتا ہے کہ ٹی وی دیکھنے کے لیے، خبریں سننے کے لیے، شادی بیاہ کے لیے وقت ہوتا ہے مگر یہ دعائیں یاد کرنے کے لیے وقت میسر نہیں آتا، آئیے یہ کلمات یاد کیجیے ان شاء اللہ ان کلمات کو پڑھنے سے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعائیں عرش معلیٰ پر شرف قبولیت حاصل کر جاتی ہیں۔

دوسری حدیث:

اس حدیث نبوی کے الفاظ کچھ مختلف ہیں، انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ: «أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟» فَأَرَمَّ الْقَوْمُ، فَقَالَ: «أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا» فَقَالَ رَجُلٌ: جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا، فَقَالَ: «لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا، أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا»۔ ①

① صحیح مسلم:600

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"ایک آدمی آیا اور صف میں داخل ہوگیا اور اس کا سانس پھول رہا تھا اس نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ "تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، بہت زیادہ پاکیزہ تعریف جس میں برکت کی گئی ہے" جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ تم میں سے نماز میں یہ کلمات کہنے والا کون ہے لوگ خاموش رہے آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا کہ تم میں سے یہ کلمات کہنے والا کون ہے اس نے کوئی غلط بات نہیں کہی تو ایک آدمی نے عرض کیا کہ میں آیا تو میرا سانس پھول رہا تھا تب میں نے یہ کلمات کہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ جو ان کلمات کو اوپر لے جانے کے لیے جھپٹ رہے تھے"۔

اس حدیث مبارکہ میں یہ جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں: ایھم یرفعھا ان کا معنی اور مفہوم یہ بنتا ہے ان کلمات کے لیے ساتوں آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں، جب دروازے کھلتے ہیں تو فرشتے اترتے ہیں اور پھر ان کلمات کو لے کر آسمان کی طرف چڑھتے ہیں۔

استفتاح الصلاۃ کی دعاؤں سے ماخوذ فوائد واحکام:

1۔ پہلا فائدہ:

استفتاح الصلاۃ دعا نماز کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے، جس کے قائل کو ثواب اور اجر سے نوازا جاتا ہے اور چھوڑنے والا اجر سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

2۔ دوسرا فائدہ:

استفتاح الصلاۃ کی دعائیں متعدد ہیں نماز میں مختلف دعائیں پڑھنا ان پر عمل کرنا زیادہ فضیلت والی بات ہے اور انھیں پڑھنا آپ ﷺ کی سنت ہے اور نماز میں خشوع

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وخضوع اور غور وفکر کی طرف دعوت دینے والا عمل ہے۔

3۔ تیسرا فائدہ:

بعض اہل علم نمازِ جنازہ میں ان استفتاح الصلاۃ کی دعاؤں کو پڑھنے کے قائل نہیں ہیں، کیونکہ یہ نماز اختصار اور تخفیف پر مبنی ہے اس لیے اس میں یہ دعائیں نہیں پڑھنی چاہیے، اہل علم کا دوسرا گروہ کہتا ہے کہ ان دعاؤں کو نماز جنازہ میں پڑھنا مستحب عمل ہے۔[1]

4۔ چوتھا فائدہ:

استفتاح الصلاۃ کی دعاؤں میں اپنی طرف سے الفاظ شامل کرنا شرعی طور پر جائز نہیں ہے، اکثر وبیشتر لوگ اس دعا میں اضافہ کرتے ہیں جیسے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں اور وہ فرماتی ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَآ إِلَهَ غَيْرُكَ».[2]

”جب نبی کریم ﷺ نماز شروع کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَآ إِلَهَ غَيْرُكَ“

اے اللہ! تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ اور بابرکت ہے تیرا نام اور بہت بلند ہے تیری شان اور تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں“۔

بعض لوگ اس دعا کے آخر میں کچھ الفاظ زیادہ کرتے ہیں اور وہ یہ الفاظ ہیں:

وَلَا معبود سواك۔

اور پھر تعجب اور حیرت والی بات یہ ہے کہ جب وہ اس خود ساختہ عبارت پر پہنچتے

---

[1] المجموع شرح المهذب للنووي: 192/3

[2] سنن أبي داود أبواب تفريع استفتاح الصلاة باب من رأى الاستفتاح بسبحانك: 776۔ صحيح الجامع: 4668 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہیں تو اس وقت وہ اپنی آوازوں کو بلند کرتے ہیں، یہ شیطان نے ان لوگوں کے لیے مزین بنایا ہوا ہے، چونکہ اس کی صرف ایک ہی حرص، تڑپ اور تمنا ہے کہ وہ لوگوں کے درمیان بدعت اور بدعتی امور کو بہت زیادہ رائج کرے اور یہ بات خصوصی طور پر یاد رکھنی چاہیے کہ رسول کائنات جناب محمد ﷺ کے فرمان میں اپنی طرف سے کچھ الفاظ زائد کرنے کی اجازت نہیں، اگرچہ وہ عبادت کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو اور خاص طور پر نماز کے اندر تو بالکل ہی جائز نہیں ہے، اگر زیادہ کریں گے تو دین اسلام میں وہ بدعت ہی تصور ہوگی، نبی کریم ﷺ کی زبانِ نبوت سے نکلنے والے کلمات جب بدل ڈالیں گے تو ان کلمات کی برکت ختم ہو جائے گی اور اس کے بڑے بڑے خوبصورت راز اور حکمتیں ضائع ہو جائیں گی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم ﷺ کے الفاظ سے ایک ایسا کلمہ بدل دیا جو اس سے مشابہت رکھتا تھا اور وہ دونوں کا معنی بھی ایک ہی تھا اور ظاہری طور پر معنی میں کوئی خلل بھی واقع نہیں ہوتا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے خود ہی اسے درست کیا، گویا کہ آپ نے ہمیں ادب سکھایا ہے کہ جو الفاظ اللہ کے پیغمبر کی زبان نبوت سے نکلے ہیں انھیں ہی پڑھنا چاہیے۔

اور جو دعائیں نبی کریم ﷺ سے ثابت ہیں ان میں اپنی طرف سے ایک بھی کلمہ زیادہ یا کم کرنے کی اجازت نہیں اور نہ ہی یہ شرعی طور پر جائز ہے، کیونکہ ایسا کرنے سے اس کی برکت اور اس کی گہری حکمتوں کے جو راز ہیں وہ ختم ہو جاتے ہیں۔

اور اس کی واضح مثال یہ روایت ہے جسے براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ، فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ، وَقُلْ: اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيَ إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِيَ إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيَ إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيَ إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيَ أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيَ أَرْسَلْتَ»۔ [1]

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب إذا بات طاهرا وفضله: 6311

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"جب تم اپنے بستر پر آؤ تو نماز کے وضو کی طرح وضو کرو، پھر اپنی دائیں جانب لیٹو، سونے لگو تو یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيَ اِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِيَ اِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيَ اِلَيْكَ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيَ اِلَيْكَ، رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيَ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيَ اَرْسَلْتَ۔

"اے اللہ! میں نے اپنے نفس کو تیرے تابع کر دیا اور اپنا معاملہ تجھے سونپ دیا اور میں نے اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنی پشت تیری طرف جھکائی، تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے، تیرے سوا نہ کوئی پناہ گاہ اور نہ جائے نجات، میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل کیا اور تیرے اس نبی پر جسے تو نے مبعوث فرمایا"۔

پھر سب سے آخر میں یہ دعا پڑھ لیا کرو، اگر تم فوت ہو گئے تو فطرت اسلام پر فوت ہو گے۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے یہ دعا دہرائی، تو میں نے:

وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيَ اَرْسَلْتَ کی بجائے:

وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِيَ اَرْسَلْتَ پڑھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نہیں:

وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيَ اَرْسَلْتَ ہی پڑھو"۔

* ......بعض نمازی حضرات نماز میں پہلے تشہد کے وقت اپنی طرف سے سیدنا کا کلمہ زیادہ کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں: اشھد ان سیدنا محمدا عبدہ ورسولہ اور اسی طرح دوسرے تشہد میں درود پڑھتے وقت وہ درود ابراہیمی بار بار پڑھتے ہیں، بعض لوگ آٹھ مرتبہ پڑھتے ہیں، صحیح اور درست بات یہ ہے کہ ایسے کرنا شرعی طور پر جائز نہیں، کیونکہ یہ زیادتی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہیں ہے۔

اور ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی پیروی کریں اور یہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے ادب اور احترام کا تقاضا ہے، نبی کریم ﷺ سے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تشہد کو یوں بیان فرماتے ہیں اور طریقہ کار کو اور الفاظ واضح فرماتے ہیں:

كُنَّا نَقُولُ: التَّحِيَّةُ فِي الصَّلَاةِ، وَنُسَمِّي، وَيُسَلِّمُ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ، فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «قُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَإِنَّكُمْ إِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ». [1]

''ہم لوگ نماز میں التحیات پڑھتے تھے اور نام لیتے تھے اور ہم میں سے بعض ایک دوسرے کو سلام کرتا رسول اللہ ﷺ نے اس کو سنا تو فرمایا کہ کہو:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

''تمام قولی، فعلی اور مالی عبادات اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

جب تم نے ایسا کیا تو تم نے آسمان و زمین میں اللہ تعالیٰ کے ہر صالح بندے پر سلام بھیجا''۔

[1] صحیح بخاری: 1202

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ائمہ مساجد کو نصیحت:

اسی لیے میں ائمہ مساجد کو نصیحت کروں گا کہ وہ لوگوں کے سامنے نمازیوں کی غلطیوں کا عنوان پورا کھول کر اور وضاحت سے بیان کریں اور یہ نمازیوں کی غلطیاں بہت زیادہ ہیں حتی کہ اس عنوان پر علماء نے مستقل کتابیں بھی تصنیف فرما دی ہیں، کیونکہ یہ عنوان انتہائی اہم ترین عنوان ہے اور عوام الناس کو اس کی بڑی اشد ضرورت ہے اس لیے کہ غلطیاں دور ہوں گی تو نمازیں درست ہوں گی۔

عام نمازیوں سے اپیل:

میں انتہائی معذرت کے ساتھ اپنے ان نمازی بھائیوں سے گزارش کرتا ہوں کہ جو دعائیں آپ نے بچپن میں یاد کر لیں مگر وہ غلط یاد کی ہوئی ہیں انھیں دوبارہ سے درست یاد کریں، کیونکہ اب تو اس عنوان پر وافر مقدار میں دعاؤں کی کتابیں موجود ہیں حتی کہ ان کی تخریج بھی ہو چکی ہے اس لیے انھیں درست یاد کریں اور یہ بھی دیکھیں کہ جو میں نے یاد کی ہوئی ہیں وہ روایات صحیح ہیں یا ضعیف، اس طرف بھی خاص توجہ فرمائیں اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

نبی اکرم ﷺ کی عبارات کی حیثیت:

نبی اکرم ﷺ کی زبانِ نبوت سے نکلی ہوئی عبارات ان کے الفاظ میں بہت زیادہ حکمتیں ہیں، کیونکہ نبی اکرم ﷺ جوامع الکلم عطا کیے گئے ہیں، یعنی الفاظ کم اور معنی مفہوم بہت زیادہ ہے، کیونکہ اپنی خواہشات سے گفتگو نہیں کرتے تھے بلکہ آپ ﷺ تو ناطق وحی تھے، اسی لیے آپ ﷺ کے کلام میں زیادتی کرنا یا تغیر وتبدل کرنا درست نہیں ہے، اگر ایسے کریں گے تو ان کلمات کی برکت بھی جاتی رہے گی اور اس کی حکمتیں اور بڑے بڑے گہرے رموز بھی ہم سے مفقود ہو جائیں گے اور اس موقف کی دلیل ممکن ہے کہ ہم حضرت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انس رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے سمجھ سکیں:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَوْ يُمْسِي: اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ، وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَعْتَقَ اللهُ رُبُعَهُ مِنَ النَّارِ، فَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَعْتَقَ اللهُ نِصْفَهُ، وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا أَعْتَقَ اللهُ ثَلَاثَةَ أَرْبَاعِهِ، فَإِنْ قَالَهَا أَرْبَعًا أَعْتَقَهُ اللهُ مِنَ النَّارِ». [1]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے صبح اور شام کے وقت یہ کلمات کہے:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ، وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ».

"اے اللہ میں نے صبح کی میں گواہی دیتا ہوں اور آپ کے عرش کے حامل فرشتے اور آپ کے سارے فرشتے اور تمام مخلوقات گواہی دیتی ہیں کہ بے شک آپ ہی اللہ ہیں آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ آپ کے بندے اور رسول ہیں"۔

تو اللہ اس کے چوتھائی حصہ کو آگ سے آزاد کردیتے ہیں جس نے ان کلمات کو دو مرتبہ کہا اللہ اس کے نصف کو آگ سے آزاد کردیتے ہیں اور جس نے تین مرتبہ کہا اس کے تین حصوں کو اور جس نے چار مرتبہ کہا اس کو پورا آزاد کردیتے ہیں"۔

اس ذکر کو چار مرتبہ تکرار کے ساتھ پڑھنے کی حکمتوں میں سے ایک حکمت کو علامہ ابن العماد حنبلی نے اپنی مایہ ناز کتاب "کشف الاسرار عما خفی من الاذکار" میں ذکر کیا ہے،

---

[1] سنن ابی داود:5069امام نووی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو الاذکار میں عمدہ قرار دیا ہے،ص:151،رقم:181 اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نتائج الافکار میں حسن قرار دیا ہے:2/375

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں بعض مشائخ گرامی قدر کا ارشاد ہے ان الفاظ کو چار مرتبہ تکرار کے ساتھ پڑھنے کی حکمت یہ ہے کہ ان کلمات کو چار مرتبہ پڑھنے سے حروف کی تعداد تین سو ساٹھ تک پہنچ جاتی ہے اور ابن آدم بھی تین سو ساٹھ اعضاء سے مرکب ہے، تو اللہ تعالیٰ ہر حرف کے بدلے میں ایک ایک اعضاء کو جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں، جب بندہ ایک مرتبہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم کے چوتھائی حصے کو جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں۔ ①

ایک اہم ترین سوال:

بعض دعاؤں میں عبدك کا کلمہ استعمال ہوا ہے تو کیا عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ اس کی جگہ پر امتك کلمہ استعمال کرے؟

تو اس سوال کے جواب میں حضرت علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں سید الاستغفار یا اس کے ہم معنی جو دعائیں ہیں وہاں پر عورت کے لیے انا امتك بنت امتك کا کلمہ استعمال کرنا درست ہے اور اگر عورت عبدك کا کلمہ بھی استعمال کرتی ہے تو پھر اس کی شخص کے الفاظ سے تاویل ہوگی۔ ②

اور ابن علان رحمہ اللہ فرماتے ہیں ائمہ محدثین کے کلام سے جو بات ظاہر ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ عورت کہے: وما انا من المشركين، وانا من المسلمين کیونکہ یہ بات لغت میں زیادہ عمدہ ہے اور استعمال میں رائج اور مشہور ہو چکی ہے اور قرآن کریم میں ہے:

﴿وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ﴾۔ ③

اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ من باب التغلیب ہے یا پھر شخص کی تاویل مراد لی جائے گی۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تلقین کی جب قربانی کا جانور ذبح کرنے لگو تو یہ پڑھا کرو:

---

① الفتوحات الربانية على الاذكار النووية لابن علان صديقي، 106/3.

② الفتاوىٰ الكبرى لابن تيمية، 428/4.

③ سورة التحريم: 12

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

«إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ»۔

تو اس پر قیاس کرتے ہوئے عورت حنیفاً مسلماً مذکر کے صیغے ہی استعمال کرے گی، مراد اس سے شخص ہوگا، جو قرآنِ کریم میں وارد ہوا ہے اس کی محافظت کرے جس قدر ممکن ہو، وہی الفاظ استعمال کرنے چاہیے جو شارع نے استعمال کیے ہیں۔[1]

5۔ پانچواں فائدہ:

استفتاح کی دعا سنت ہے جو جان بوجھ کر یا بھول کر چھوڑ دیتا ہے اس کی نماز میں ایسا خلال اور رخنہ پڑتا ہے کہ جو سجدہ سہو سے بھی پورا نہیں ہوتا، اسی لیے ضروری ہے کہ بندے کو نماز کے ارکان واجبات اور سنتوں کا علم ہونا چاہیے اور امامت کے فرائض وہ شخص سر انجام دے جو ان تمام چیزوں کو جاننے والا ہو۔

6۔ چھٹا فائدہ:

اگر کوئی شخص استفتاح الصلاۃ کی دعا پڑھنا بھول گیا یا اس نے جان بوجھ کر چھوڑ دی اور اعوذ باللہ سے نماز پڑھنا شروع ہو گیا تو وہ اس دعا کو نہیں لوٹائے گا، کیونکہ وہ سنت ہے اور اس کا جو محل اور موقع تھا وہ گزر گیا تھا اس لیے اب وہ نہیں پڑھے گا۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے سوال:

شیخ محترم سے سوال کیا گیا کہ جب نمازی امام کے ساتھ اس وقت جا کر ملے جب امام سورۂ فاتحہ پڑھ رہا ہو تو ایسی صورتِ حال میں استفتاح الصلاۃ کی دعا پڑھی جائے گی؟

تو شیخ محترم رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ جب آدمی امام کے ساتھ نماز میں شامل ہو اور امام سورۂ فاتحہ پڑھ رہا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ تکبیر کہے اور خاموش ہو جائے اور امام جب

[1] الفتوحات الربانية على الاذكار النووية لابن علان صديقي، 167/2.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۂ فاتحہ سے فارغ ہو جائے تو پھر اسے چاہیے کہ استفتاح کی دعا پڑھے، پھر سورۃ الفاتحہ پڑھے اور اگر نمازی امام کے ساتھ اس وقت ملا جب امام سورۂ فاتحہ مکمل کرنے کے بعد دوسری سورت کی تلاوت کر رہا ہو تو ایسی صورتِ حال میں مقتدی استفتاح کی دعا نہیں پڑھے گا اور سورۂ فاتحہ پڑھے، کیونکہ یہ اب استفتاح کی دعا پڑھنے کا موقع نہیں ہے، جب امام قرآن کی تلاوت کر رہا ہو تو مقتدی کو سورۂ فاتحہ کے علاوہ اور کچھ بھی پڑھنے کی اجازت نہیں ہے، اس کی تفصیل اسی طرح ہوگی۔ [1]

7۔ساتواں فائدہ:

سورۂ فاتحہ سے زیادہ استفتاح الصلاۃ کی دعاؤں کا اہتمام کرنا شرعی طور پر درست نہیں ہے، کیونکہ بعض لوگ ان دعاؤں کا اہتمام سورۂ فاتحہ سے زیادہ کرتے ہیں انھیں اس بات کا شعور نہیں کہ استفتاح کی دعائیں سنت ہیں، جب کہ سورۂ فاتحہ نماز کا رکن ہے اس کے بغیر تو نماز ہی نہیں ہوتی۔

اور یہ کیفیت کئی ایک صورتوں میں پیدا ہوتی ہے جن میں سے دو درج ذیل ہیں:

پہلی صورت:

1۔ پہلی صورت یہ ہے کہ وہ شخص جو فجر کی نماز میں لیٹ ہو گیا ہے اب وہ سورج طلوع ہونے سے پہلے نماز پڑھتا ہے اور اسے معلوم ہے کہ چند منٹوں کے بعد سورج طلوع ہو جائے گا وہ استفتاح کی دعائیں پڑھتا ہے اس کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے ابھی اس نے رکوع نہیں کیا کہ سورج طلوع ہو گیا ہے حالانکہ اس نمازی پر واجب تھا کہ وہ تکبیر تحریمہ کے فوراً بعد سورۂ فاتحہ پڑھتا، کیونکہ یہ نماز کا رکن ہے باقی سنن تھی، اب انھیں چھوڑ دیتا اور سورج کے طلوع ہونے سے پہلے پہلے رکوع پا لیتا تاکہ نماز وقت سے خارج نہ ہوتی، وقت کے اندر ہی نماز پڑھ لیتا، اب وقت نکل جانے کی صورت میں بندہ بہت بڑے گناہ میں واقع ہو گیا ہے، اگر وقت کے اندر رکوع پا لیتا تو پھر

[1] لقاءات الباب المفتوح سوال نمبر:262

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نماز پالیتا، مگر دعائیں پڑھنے کی وجہ سے رکوع سے محروم ہوگیا۔

اسی بات کو رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں بیان فرمایا ہے:

«مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ، وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ»۔ ①

''جس نے فجر کی ایک رکعت سورج نکلنے سے پہلے پالی اس نے فجر کی نماز کو پا لیا اور جس نے عصر کی ایک رکعت سورج ڈوبنے سے پہلے پالی اس نے عصر کی نماز کو پالیا''۔

دوسری صورت:

2۔ دوسری صورت جس میں آدمی سورۂ فاتحہ سے زیادہ استفتاح کا اہتمام کرتا ہے وہ یہ ہے کہ ایک آدمی تاخیر سے جماعت کے ساتھ ملا ہے، امام قراءت کر رہا ہے تو اس کو معلوم ہے کہ تھوڑی ہی دیر کے بعد امام رکوع چلا جائے گا تو یہ پیچھے سے ملنے والا شخص اسے چاہیے تھا کہ وہ وقت کی قلت کے پیش نظر سورۂ فاتحہ ہی پڑھ لیتا استفتاح کی دعا نہ پڑھتا، مگر اس نے پہلے استفتاح کی دعا پڑھنا شروع کی امام سجدے میں چلا گیا، اس کی سورۂ فاتحہ رہ گئی، پڑھ نہ سکا، جب کہ وہ نماز کا رکن تھا اس کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں، تو ایسی صورت میں استفتاح کی دعا پڑھتے پڑھتے اپنی رکعت ہی گنوا بیٹھا ہے، اس لیے نمازی کو چاہیے کہ ایسی صورت میں فوراً سورۂ فاتحہ تلاوت کرے، یہ دعائیں وغیرہ نہ پڑھے۔ ②

استفتاح الصلاۃ کی مختلف دعائیں:

نماز شروع کرنے کی مختلف دعائیں جن کی تعداد تقریباً بارہ کے قریب پہنچتی ہے اور

① صحیح بخاری:579۔ صحیح مسلم:608

② اسنی المطالب:149/1۔ موسوعۃ فقھیۃ الجزء الرابع

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان میں سے بعض دعائیں ایسی ہیں جنھیں نبی اکرم ﷺ اس وقت پڑھتے تھے جب آپ قیام اللیل یعنی رات کا قیام کرتے تھے اور ان میں سے مشہور دعائیں درج ذیل ہیں:

پہلی دعا:

نماز شروع کرنے کی پہلی دعا جسے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ».[1]

"جب نبی کریم ﷺ نماز شروع کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ

"اے اللہ! تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ اور بابرکت ہے تیرا نام اور بہت بلند ہے تیری شان اور تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں"۔

اور اس دعا کو رب کائنات کا محبوب ترین اور پسندیدہ کلام اعتبار کیا جاتا ہے اور یہ بات اس حدیث نبوی سے ثابت ہوتی ہے جسے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ بیان فرماتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ وَإِنَّ أَبْغَضَ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ اتَّقِ اللهَ فَيَقُولُ عَلَيْكَ نَفْسَكَ».[2]

"بے شک اللہ کی محبوب ترین کلام یہ ہے کہ بندہ یہ کہے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ "اے اللہ! تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ اور بابرکت ہے تیرا نام اور بہت بلند ہے

---

[1] سنن أبي داود، أبواب تفريع استفتاح الصلاة، باب من رأى الاستفتاح بسبحانك: 776

[2] سنن الكبرى للنسائي: 10685

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تیری شان اور تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں'' اور بے شک اللہ کو مبغوض ترین کلام یہ ہے کہ کوئی بندہ کسی کو کہے کہ اللہ سے ڈر جا اور وہ آگے سے کہے کہ تو اپنا خیال کر''۔

اور اللہ کے نبی ﷺ یہ دعا قیام اللیل میں پڑھا کرتے تھے اور تین مرتبہ لا الہ الا اللہ اور تین مرتبہ اللہ اکبر کبیرا کے الفاظ زیادہ کرتے تھے، جیسا کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ، ثُمَّ يَقُولُ: «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ»، ثُمَّ يَقُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ» ثَلَاثًا، ثُمَّ يَقُولُ: «اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا» ثَلَاثًا، «أَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ»، ثُمَّ يَقْرَأُ۔ [1]

''رسول اللہ ﷺ جب رات میں نماز تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو اولاً تکبیر کہتے اس کے بعد سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ''اے اللہ! تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ اور بابرکت ہے تیرا نام اور بہت بلند ہے تیری شان اور تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں'' پڑھتے پھر تین مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ کہتے۔ پھر تین مرتبہ اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا کہتے (اس کے بعد) أَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ پڑھتے اور پھر قرأت فرماتے''۔

استفتاح الصلاۃ کی دوسری دعا:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کل کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ جب نماز

[1] سنن أبي داود: 775 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شروع کرتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

«وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ، لَا شَرِيكَ لَهُ وَ بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْلِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ»۔[1]

”میں نے اپنا چہرہ یکسو ہو کر اس ذات کی طرف متوجہ کر لیا جس نے آسمانوں وزمین کو پیدا کیا اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز، میری قربانی ، میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا اللہ رب العالمین کے لیے ہے، جس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مطیع وفرمانبرداروں میں سے ہوں، اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، پس میرے تمام گناہ بخش دے، کیونکہ تیرے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو نہیں بخش سکتا، بہترین اخلاق کی طرف میری رہنمائی فرما، تیرے علاوہ بہترین اخلاق کی طرف کوئی رہنمائی نہیں کر سکتا، مجھ سے بُرے اخلاق دور کر دے، تیرے علاوہ مجھ سے بُرے اخلاق کوئی دور نہیں کر سکتا، میں حاضر ہوں اور یہ میرے لیے سعادت ہے

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ: 1812

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اور بھلائی تمام کی تمام تیرے ہاتھ میں ہے، جب کہ بُرائی تیری طرف (منسوب) نہیں کی جا سکتی، میں تیری مدد سے (کھڑا) ہوں اور تیری طرف لوٹ کر آنا ہے، تو بابرکت اور بلند ہے، میں تجھ سے بخشش طلب کرتا اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں''۔

استفتاح الصلاۃ کی تیسری دعا:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے تو ایک آدمی نے کہا:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنِ الْقَائِلُ كَذَا وَكَذَا؟» فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: «عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ» قَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ [1]

''اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا۔ ''اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا، ساری تعریفیں اللہ کے لیے ہیں بہت زیادہ اور صبح وشام اللہ کی تسبیح ہے''۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ دعا کس نے پڑھی ہے؟ اس نمازی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے پڑھی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس دعا پر تعجب ہوا، کیونکہ اس دعا کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے تھے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب سے میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے میں نے یہ دعا کبھی نہیں چھوڑی''۔

[1] صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ما یقال بین تکبیرۃ الإحرام والقراءۃ:1358

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

استفتاح الصلاۃ کی چوتھی دعا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر اور قراءت کے درمیان تھوڑی دیر خاموش رہتے تھے، میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں، تکبیر اور قرأت کے درمیان خاموشی میں آپ کیا پڑھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں یہ دعا پڑھتا ہوں:

«اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ»۔ [1]

''اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری ڈال دے، جیسے تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے، اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، اے اللہ! پانی، برف اور اولوں کے ساتھ میرے گناہوں کو دھو دے''۔

استفتاح الصلاۃ کی پانچویں دعا:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک دفعہ ایک آدمی آیا صف میں داخل ہوا، اس کی سانس پھولی ہوئی تھی تو اس نے یہ کلمات کہے:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ»۔

''تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، بہت زیادہ پاکیزہ تعریف جس میں برکت کی گئی ہے''۔

فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ: «أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟» فَأَرَمَّ الْقَوْمُ، فَقَالَ: «أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا؟

[1] صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب ما یقول بعد التکبیر: 744

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا» فَقَالَ رَجُلٌ: جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا، فَقَالَ: «لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا، أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا»۔ ①

''جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ تم میں سے نماز میں یہ کلمات کہنے والا کون ہے لوگ خاموش رہے آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا کہ تم میں سے یہ کلمات کہنے والا کون ہے اس نے کوئی غلط بات نہیں کہی تو ایک آدمی نے عرض کیا کہ میں آیا تو میرا سانس پھول رہا تھا تب میں نے یہ کلمات کہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ جو ان کلمات کو اوپر لے جانے کے لیے جھپٹ رہے تھے''۔

استفتاح الصلاۃ کی چھٹی دعا:

حضرت عاصم بن حمید رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ کس دعا کے ساتھ قیام اللیل شروع کرتے تھے تو ام المومنین فرمانے لگیں کہ آج آپ نے مجھ سے ایسا سوال کیا ہے جو آپ سے پہلے کبھی کسی نے نہ کیا تھا:

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ عَشْرًا، وَيَحْمَدُ عَشْرًا، وَيُسَبِّحُ عَشْرًا، وَيُهَلِّلُ عَشْرًا، وَيَسْتَغْفِرُ عَشْرًا، وَيَقُولُ: «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي، أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»۔ ②

''رسول اللہ ﷺ رات کو نیند سے بیدار ہو کر تہجد شروع کرنے سے پہلے دس دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے، دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتے، دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ

---

① صحیح مسلم:600

② سنن نسائی، کتاب قیام اللیل وتطوع النہار، باب ذکر ما یستفتح بہ القیام: 1617 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہتے، دس مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے، دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہتے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ، أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ ''اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق عطا فرما، مجھے عافیت عطا فرما، میں اللہ سے قیامت کے دن کھڑے ہونے کی تنگی سے پناہ طلب کرتا ہوں''۔

استفتاح الصلاۃ کی ساتویں دعا:

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی رحمت جناب محمد ﷺ جب رات کو تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاءُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ»۔[1]

''اے اللہ! تیرے لیے ہی تمام تعریفات ہیں، تو آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کو قائم رکھے ہوئے ہے، تیرے لیے تمام تعریفات ہیں، تیرے لیے آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی بادشاہت ہے اور

[1] صحیح بخاری، کتاب التھجد باب التھجد باللیل:1120

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تیرے لیے تمام تعریفات ہیں تو آسمانوں زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کو روشن رکھے ہوئے ہے، اور تیرے لیے تمام تعریفات ہیں تو آسمانوں وزمین کا بادشاہ ہے اور تیرے لیے تمام تعریفات ہیں، تو حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات حق ہے، اور تیری بات حق ہے اور جنت حق ہے اور آگ حق ہے، اور انبیاء حق ہیں، اور محمد ﷺ حق ہیں، اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرے لیے مطیع ہوا اور تیرے ساتھ ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف میں نے رجوع کیا اور تیری توفیق کے ساتھ میں نے جھگڑا کیا اور تیری طرف میں فیصلہ لے کر آیا، لہٰذا تو مجھے معاف فرما دے جو کچھ میں نے پہلے کیا ہے اور جو کچھ بعد میں کیا، جو میں نے پوشیدہ کیا اور جو کچھ سرِ عام کیا، تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں''۔

استفتاح الصلاۃ کی آٹھویں دعا:

سیدنا حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے نبی محترم جناب محمد کریم ﷺ کو رات کی نماز پڑھتے دیکھا جب آپ نے نماز شروع کی تو آپ ﷺ فرما رہے تھے:

«اَللّٰهُ أَكْبَرُ - ثَلَاثًا - ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ»۔ ①

''آپ ﷺ نے تین مرتبہ اَللّٰهُ أَكْبَرُ (اللہ سب سے بڑھا ہے) کہا اور: ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ۔'' انتہائی طاقت وقوت والا اور بہت بڑی بادشاہت والا اور بڑائی والا اور عظمت والا''۔ پڑھا پھر ثناء پڑھی اور (پہلی رکعت میں) سورت البقرۃ پڑھی پھر رکوع کیا اور

① سنن أبي داود:874 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کا رکوع بھی قیام کے مطابق تھا“۔

استفتاح الصلاۃ کی نویں دعا:

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی ﷺ جب رات کا قیام کرتے تو نماز کن الفاظ اور کس دعا سے شروع کیا کرتے تھے تو اماں جان فرمانے لگیں جب آپ نماز شروع کرتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَآئِيلَ وَمِيكَآئِيلَ وَإِسْرَافِيلَ، فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، اِهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ»۔ ①

”اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب، آسمانوں اور زمینوں کو نئے سرے سے پیدا کرنے والے، غیب اور حاضر کا علم رکھنے والے تو اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا جس معاملے میں یہ اختلاف کرتے ہیں، تو مجھے اختلافی باتوں میں اپنے حکم سے حق کی ہدایت دے، یقیناً تو جسے چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دے دیتا ہے“۔

2۔ آسمان کے دروازے کھولنے والا دوسرا ذکر:

وہ اذکار جن کی وجہ سے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں ان میں سے دوسرا ذکر مظلوم کی دعا ہے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: «اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ»۔ ②

① صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ: 1811

② صحیح بخاری: 2448۔ صحیح مسلم: 19

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

”بے شک نبی ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا کہ مظلوم کی بد دعا سے ڈرو اس لیے کہ اس کی بد دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہے“۔

مظلوم کی دعا کے متعلق نبی رحمت ﷺ کا یہ فرمانِ گرامی کہ اس کے سامنے اور رب کائنات کے درمیان کوئی آڑ حجاب اور پردہ نہیں ہوتا اس اعتبار سے یہ حدیث نبوی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جب مظلوم کی زبان سے دعا نکلتی ہے تو اس کے لیے ساتوں آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں حتی کہ مظلوم اگر کافر اور فاسق بھی ہو تب بھی اس کے لیے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور عرش معلیٰ تک یہ دعا پہنچ جاتی ہے اور رب کائنات اسے قبول فرما لیتے ہیں، جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی کل کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اِيَّاكُمْ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ وَاِنْ كَانَتْ مِنْ كَافِرٍ فَاِنَّهٗ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ»۔①

”مظلوم کی بد دعا سے خاص طور پر بچو، اگرچہ مظلوم کافر ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ اس کی دعا اور رب کائنات کے درمیان کوئی پردہ اور حجاب حائل نہیں ہوتا“۔

ادھر سے مظلوم کی زبان سے الفاظ جدا ہوتے ہیں ادھر آسمانوں پر رب ذوالجلال انھیں قبول فرما لیتے ہیں۔

اور اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے اس کے الفاظ اس طرح ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«اِتَّقُوْا دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ وَاِنْ كَانَ كَافِراً فَاِنَّهٗ لَيْسَ دُوْنَهَا حِجَابٌ»۔②

”مظلوم کی بد دعا سے بچو اگرچہ مظلوم کافر ہی کیوں نہ ہو اس لیے کہ مظلوم کی

① مسند الشهاب: 960۔ صحيح الجامع: 2682 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔
② مسند احمد: 19140۔ صحيح الجامع: 119 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

دعا کے درمیان ساتوں آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اس کے اور رب تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب اور پردہ نہیں ہوتا"۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جس روایت کو بیان فرماتے ہیں اس کے الفاظ اس طرح ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا فَفُجُورُهُ عَلَى نَفْسِهِ»۔ ①

"بے شک نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے اگرچہ وہ فاجر اور گناہ گار ہی کیوں نہ ہو، اس کا فجور اس کی ذات پر ہے مگر اس کی دعا رد نہیں ہوتی"۔

اس وجہ سے آپ ﷺ نے مظلوم کی بددعا سے ڈرایا ہے اور بہت مرتبہ مختلف مواقع پر آپ نے اس سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے اور اپنی امت کی راہنمائی فرمائی ہے۔

اور خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اِتَّقُوا دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا تُحْمَلُ عَلَى الْغَمَامِ يَقُولُ اللّٰهُ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ»۔ ②

"بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: مظلوم کی دعا سے بچو کیونکہ وہ بادلوں پر اٹھائی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھے میری عزت اور جلالت کی قسم ہے میں ضرور اس کی مدد کروں گا اگرچہ کچھ وقت کے بعد"۔

اور اسی طرح سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اِتَّقُوا دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا تَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ كَأَنَّهَا شَرَارَةٌ»۔ ③

---

① مسند احمد: 11/236، امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

② مسند الشہاب: 733۔ الترغیب والترہیب: 2230، امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو حسن لغیرہ قرار دیا ہے۔

③ مستدرک حاکم: 81

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مظلوم کی بد دعا سے بچو، کیونکہ وہ آسمان کی طرف برق رفتاری کے ساتھ چڑھتی ہے“۔

اس حدیث نبوی میں آپ ﷺ نے مظلوم کی دعا کے متعلق فرمایا ہے کہ جیسے بجلی تیزی کے ساتھ چڑھتی ہے مظلوم کی دعا بھی اسی طرح ہی چڑھتی ہے یعنی فوراً آسمان پر رب کریم کے ہاں قبولیت حاصل کر لیتی ہے۔

اور سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں بے شک نبی ﷺ نے فرمایا:

«أُعْبُدِ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ وَعُدَّ نَفْسَكَ فِي الْمَوْتٰى وَإِيَّاكَ وَدَعَوَاتِ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهُنَّ مُجَابَاتٌ وَعَلَيْكَ بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ وَصَلَاةِ الْعِشَآءِ فَاشْهَدْهُمَا فَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَيْتُمُوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا». ①

”اپنے رب کی عبادت ایسے کر جیسے تو اس کو دیکھ رہا ہے اور اپنے آپ کو مُردوں اور فوت شدگان میں شمار کیا کر اور مظلوم کی بد دعاؤں سے خاص طور پر بچو کیونکہ وہ مقبول ہوتی ہیں اور فجر اور عشاء کی نماز کو لازم پکڑ اور ان میں حاضر ہو اگر تمھیں معلوم ہو جائے کہ ان میں اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے کیا بھلائیاں اور خیرات رکھی ہیں، البتہ تم ضرور ان کی طرف آؤ اگرچہ تمھیں گھسٹ کے آنا پڑے“۔

اور سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

«ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الصَّائِمُ حَتّٰى يُفْطِرَ، وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ: وَعِزَّتِيْ لَأَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ». ②

”تین آدمیوں کی دعائیں رد نہیں ہوتیں۔ روزہ دار کی افطار کے وقت، عادل

① صحیح الجامع الصغیر: 1038 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

② جامع ترمذی: 3598 حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

حاکم کی اور مظلوم کی دعا۔ اللہ تعالیٰ مظلوم کی بد دعا کو بادلوں سے بھی اوپر اٹھاتا ہے اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میری عزت کی قسم! میں ضرور تمہاری مدد کروں گا اگرچہ تھوڑے عرصہ کے بعد کروں''۔

اس لیے عزیز قارئین! ہر طرح کے ظلم اور زیادتی سے اپنے آپ کو محفوظ کیجیے، اگر آپ کے تحت کچھ مزدور کام کرتے ہیں اس طرح خادمین ہیں اور دیگر وہ لوگ جن کی آپ کفالت کر رہے ہیں کسی پر بھی ظلم مت کریں، کیونکہ ظلم کرنے والا جب تک اپنے رب سے سچی توبہ نہیں کرتا اور اپنے اس بھائی کی طرف اس کا حق نہیں لوٹاتا اس وقت تک وہ انتہا درجے کے خسارے اور نقصان میں ہے اور قیامت کے دن اسے ایسے خسارے کا سامنا کرنا پڑے گا کہ جس کے بعد اس کے لیے کوئی بھی بچاؤ کا راستہ نہ ہوگا اور ان مظلوم لوگوں کے درمیان آپ کی نیکیاں تقسیم کر دی جائیں گی، قیامت کے دن بدلہ چکانے کی صرف یہی ایک صورت ہوگی، جیسا کہ سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی محترم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے صحابہ! کیا تمھیں معلوم ہے کہ مفلس کون ہے؟ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

«أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ»۔ [1]

''کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم میں مفلس وہ آدمی ہے کہ جس کے پاس مال اسباب نہ ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے

[1] صحیح مسلم:2581

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دن میری امت کا مفلس وہ آدمی ہوگا کہ جو نماز روزے زکوۃ وغیرہ سب کچھ لے کر آئے گا لیکن اس آدمی نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہوگی اور کسی پر تہمت لگائی ہوگی اور کسی کا مال کھایا ہوگا اور کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا تو ان سب لوگوں کو اس آدمی کی نیکیاں دے دی جائیں گی اور اگر اس کی نیکیاں ان کے حقوق کی ادائیگی سے پہلے ہی ختم ہوگئیں تو ان لوگوں کے گناہ اس آدمی پر ڈال دیے جائیں گے پھر اس آدمی کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا"۔

اور اگر کوئی یہ بات کہے کہ حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مظلوم کی ضرور مدد کرتے ہیں، جب کہ دنیا میں بڑے سارے لوگ ایسے ہیں جو بہت بڑے ظالم اور ظلم وسرکشی پر تلے ہوئے ہیں اور ان کے خلاف بہت ساری دعائیں بھی ہوتی ہیں، مگر وہ قبول نہیں ہوتیں جس طرح فلسطین کے لوگ ہیں یہودیوں کی طرف سے ان پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں جب کہ ظلم وزیادتی کی اس روش کو بیسیوں برس گزر چکے ہیں اور پوری دنیا دیکھ بھی رہی ہے اور سارا عالم اس ظلم کو سن بھی رہا ہے پریشانی اور غم کے اس عالم میں ان مظلوموں کے لیے نصرت الٰہی اور رب تعالیٰ کی مدد کیوں نہیں اتر رہی۔

تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ رب کائنات کا طریقہ یہ سب کو معلوم ہے کہ جب رب تعالیٰ کسی بندے سے بغض رکھتے ہیں تو پھر اسے مہلت دیتے جاتے ہیں اس کے انجام کو مؤخر کرتے چلے جاتے ہیں اور اس ظالم کو عمر زیادہ دے دیتے ہیں تا کہ وہ ظلم وزیادتی اور گناہوں میں اور آگے نکل جائے اور قیامت کے دن پھر اتنا ہی اس کا انجام کار بھی سخت ہوگا جیسے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ؕ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۟ۙ﴾ [1]

"اور (مومنو) مت خیال کرنا کہ یہ ظالم جو عمل کر رہے ہیں اللہ ان سے بے خبر ہے۔ وہ ان کو اس دن تک مہلت دے رہا ہے جب کہ (دہشت کے سبب)

[1] سورة ابراهيم:42

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی"۔

اور سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی مکرم جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ» قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ﴾ [هود: 102]۔ [1]

"اللہ تعالیٰ ظالموں کو مہلت دیتا ہے مگر جب ان کی گرفت فرماتا ہے تو پھر نہیں چھوڑتا ہے اس کے بعد آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی ﴿وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ﴾ یعنی اس طرح تیرا رب ظالموں کی بستیوں کو پکڑتا ہے اس کی پکڑ بڑی سخت ہے"۔

اور وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ دنیا میں سزا دے دیں اس کی آخرت کی سزا اور عذاب ہلکا ہو جائے گا، کیونکہ جو آخرت کے عذاب ہیں وہ دنیا کے عذابوں کی بنسبت بہت زیادہ سخت ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَىٰ﴾۔ [2]

"اور آخرت کا عذاب بہت سخت اور بہت دیر رہنے والا ہے"۔

اور اسی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»۔ [3]

"اللہ جب اپنے کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے عذاب میں جلدی کرتا ہے اور دنیا ہی میں اس کا بدلہ دے دیتا ہے اور اگر کسی کے ساتھ شر کا

[1] صحیح بخاری: 4686۔ صحیح مسلم: 2583
[2] سورۃ طٰہٰ: 127
[3] جامع ترمذی: 2396۔ صحیح الجامع: 2810 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہوں کی سزا قیامت تک مؤخر کر دیتا ہے"۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ بھی طریقہ کار ہے رب تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتے جاتے ہیں اور یہ اس خالق و مالک کا اپنے بندوں پر حلم اور نرمی برتتا ہے اس وجہ سے کہ شاید یہ توبہ کر لیں اور ظلم و زیادتی سے باز آ جائیں۔

اور اس طرح بھی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ مظلوم کی دعا کو قبول کرنے میں تاخیر کرتے ہیں تا کہ وہ زیادہ دعائیں کر لے، کیونکہ دعا بھی بڑی جلیل القدر عبادت ہے اور ایسے ہی لوگوں سے اللہ تعالیٰ بہت محبت کرتے ہیں کہ یہ جتنا دعا کرتے، گڑگڑاتے ہیں اتنا ہی اللہ ان سے پیار زیادہ کرتے ہیں، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَخَذْنَاهُم بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ﴾۔[1]

"اور ہم نے تم سے پہلے بہت سی امتوں کی طرف پیغمبر بھیجے۔ پھر (ان کی نافرمانیوں کے سبب) ہم انہیں سختیوں اور تکلیفوں میں پکڑتے رہے تا کہ عاجزی کریں"۔

اور ظالم آدمی کی پکڑ میں جتنی بھی تاخیر ہو جائے مگر وہ آخرت سے پہلے دنیا میں آ کر ہی رہے گی، رب تعالیٰ اسے اس ظلم کا مزا ضرور چکھائیں گے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے وعدہ فرمایا ہے، حدیث نبوی ﷺ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

«بَابَانِ مُعَجَّلَانِ عُقُوبَتُهُمَا فِي الدُّنْيَا الْبَغْيُ وَالْعُقُوقُ»۔[2]

"دو گناہوں کی سزا دنیا میں ہی جلدی دے دی جاتی ہے یعنی بغاوت اور نافرمانی"۔

اور بعض لوگ اس آدمی کے خلاف دعا کرنے میں غلطی کرتے ہیں جو ان پر ظلم کرتا ہے وہ اس کے لیے بددعا کرتے ہیں، اللہ اس پر ظلم کرے جس طرح اس نے ہم پر ظلم کیا

---

[1] سورۃ الانعام:42

[2] مستدرک حاکم:7350۔ صحیح الجامع:2810 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے، یہ دعا درست نہیں ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتے، بلکہ رب کائنات کی ذاتِ گرامی نے اپنی ذات پر ظلم کو حرام قرار دیا ہوا ہے، رب اپنے بندوں پر کچھ بھی ظلم وزیادتی نہیں فرماتا۔

اور اسی طرح کچھ لوگ ایسے ہیں جو دعا کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یا اللہ! ہم مظلوم ہوں ظالم نہ ہوں، اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ بھی خلاف سنت ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ اس سے بھی اپنے اللہ کی پناہ چاہتے تھے، جیسا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

مَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ:

”نبی کریم ﷺ جب بھی میرے گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو نگاہ مبارک آسمان کی طرف اٹھا کر یہ دعا پڑھتے: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ»۔ [1]

”اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں گمراہ ہوں، گمراہ کیا جاؤں، میں پھسل جاؤں یا پھسلایا جاؤں، میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، میں جہالت کا ارتکاب کروں یا مجھ پر جہالت کی جائے“۔

3۔ آسمان کے دروازے کھولنے والا تیسرا ذکر:

میدان کارزار میں جہاد کرتے ہوئے جب مجاہد دعا کرتا ہے تو آسمان کے سارے دروازے کھل جاتے ہیں۔

جب ایک مجاہد دین اسلام کی بالادستی کے لیے اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خوشنودی کو حاصل کرنے کے لیے دشمن کے خلاف برسرپیکار ہوتا ہے، سینہ تان کے دشمن کے سامنے ہوتا ہے اس وقت وہ اپنے خالق ومالک سے جو دعا کرتا ہے اس کے لیے ساتوں آسمانوں

[1] سنن أبي داود، أبواب النوم، باب ما يقول اذا خرج من بيته: 5094 امام البانی رحمہ اللہ نے مشکوٰۃ المصابیح: 2442 میں اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کے دروازے کھل جاتے ہیں اور وہ دعا عرش معلیٰ پر شرف قبولیت حاصل کر لیتی ہے، جیسا کہ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«سَاعَتَانِ يُفْتَحُ لَهُمَا أَبْوَابُ السَّمَآءِ وَقَلَّ دَاعٍ تُرَدُّ عَلَيْهِ دَعْوَتُهُ حَضْرَةُ النِّدَآءِ لِلصَّلَاةِ وَالصَّفُّ فِي سَبِيلِ اللهِ». ①

''دو وقت کھل جاتے ہیں دراوزے آسمان کے اور کم ہوتا ہے ایسا دعا کرنیوالا کہ نہ قبول ہو دعا اس کی ایک جس وقت اذان ہو نماز کی دوسری جس وقت صف باندھی جائے جہاد کے لیے''۔

اور اسی طرح مجاہد رحمہ اللہ یزید بن شجرہ سے بیان فرماتے ہیں:

عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَجَرَةَ الرَّهَاوِيِّ، وَكَانَ مِنْ أُمَرَاءِ الشَّامِ، وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَعْمِلُهُ عَلَى الْجُيُوشِ، فَخَطَبَنَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ لَوْ تَرَوْنَ مَا أَرَي مِنْ أَسْوَدَ وَأَحْمَرَ وَأَخْضَرَ وَأَبْيَضَ، وَفِي الرِّحَالِ مَا فِيهَا إِنَّهَا إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَأَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَأَبْوَابُ النَّارِ، وَزُيِّنَ الْحُورُ وَيَطَّلِعْنَ، فَإِذَا أَقْبَلَ أَحَدُهُمْ بِوَجْهِهِ إِلَي الْقِتَالِ قُلْنَ: اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ، اللَّهُمَّ انْصُرْهُ، وَإِذَا وَلَّي احْتَجَبْنَ مِنْهُ، وَقُلْنَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ. ②

''یزید بن شجرہ رہاوی رحمہ اللہ سے مروی ہے اور وہ شام کے امیروں میں سے ہیں اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں لشکروں کا امیر مقرر کیا تھا، چنانچہ انھوں نے ایک دن ہمیں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو تم پر ہے اگر تم دیکھ لو جو میں دیکھتا ہوں یعنی کالے،

① مؤطا امام مالك:155۔ امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

② مستدرك حاكم:6087۔ الترغيب والترهيب:1377 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سرخ، سبز، سفید اور جو کچھ گھروں میں ہے، بے شک جب نماز کھڑی کر دی جاتی ہے تو آسمان، جنت اور جہنم کے دروازے کھل جاتے ہیں اور حور العین کو مزین کر دیا جاتا ہے اور وہ جھانکتی ہیں اور جب ان میں سے کوئی شخص اپنے چہرے کے ساتھ قتال کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو وہ کہتی ہیں: اے اللہ! اس کو ثابت قدم رکھ، اے اللہ! اس کی مدد فرما، اور جب وہ واپس پلٹتا ہے تو وہ اس سے پردہ کر لیتی ہیں اور کہتی ہیں اے اللہ! اس کو معاف کر دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما"۔

4۔ آسمان کے دروازے کھولنے والا چوتھا ذکر:

آسمان کے دروازے کھولنے والا چوتھا ذکر یہ ہے کہ بندہ اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے اس محبوب اور پسندیدہ کلام کے ساتھ تر رکھے، جس کو سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ مِمَّا تَذْكُرُونَ مِنْ جَلَالِ اللهِ التَّسْبِيحَ وَالتَّهْلِيلَ وَالتَّحْمِيدَ يَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ تُذَكِّرُ بِصَاحِبِهَا أَمَا يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَوْ لَا يَزَالَ لَهُ مَنْ يُذَكِّرُ بِهِ»۔ [1]

"جو تم اللہ کی بزرگی کا ذکر کرتے ہو مثلاً سُبْحَانَ اللهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ یہ کلمات اللہ کے عرش کے گرد چکر لگاتے ہیں اور شہد کی مکھیوں کی طرح بھنبھناتے ہیں۔ اپنے کہنے والے کا ذکر (اللہ کی بارگاہ میں) اس کا ذکر کرتے رہے (تو اسے چاہیے کہ ان کلمات پر دوام اختیار کرے)"۔

اور جب یہ کلمات اس تیزی کے ساتھ آسمان کی طرف چڑھتے ہیں تو آسمانوں کے دروازے کھلتے جاتے ہیں حتی کہ یہ کلمات اللہ کے عرش کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔

[1] سنن ابن ماجة: 3809۔ الترغيب والترهيب: 1568، امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان مذکورہ الفاظ کے دیگر فضائل وفوائد:

میرے بھائی! اپنی زبان کو ان اللہ کے محبوب کلمات سے تر رکھا کر اس کے عوض میں آپ کا خالق ومالک آپ کو بہت بڑا اجر اور ثواب عطا فرمائیں گے اور ان کلمات کے فضائل بہت زیادہ ہیں مگر چند فائدے ہم قلم وقرطاس کے سپرد کر رہے ہیں۔

پہلا فائدہ:

قرآنِ کریم کے بعد اللہ تعالیٰ کا سب سے پسندیدہ کلام یہ کلمات ہیں، جیسا کہ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ چار کلمات اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب ہیں، ان میں سے جو بھی پہلے کہہ لیا جائے کوئی حرج نہیں:[1] اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یہ کلمات کہوں تو مجھے یہ عمل ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے:[2]

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

”اللہ پاک ہے اور ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے“۔

دوسرا فائدہ:

ان کلمات کا ورد کرنے کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جو شخص ان کلمات کو پڑھتا ہے رب کائنات ان کلمات کی وجہ سے اس بندے کے نامہ اعمال سے گناہوں کو صاف کر دیتے ہیں، جیسا کہ سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الآداب، باب کراهة التسمية بالأسماء القبيحة: 5601

[2] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء: 6847

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ، فَقَالَ: «إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَتُسَاقِطُ مِنْ ذُنُوبِ الْعَبْدِ كَمَا تَسَاقَطَ وَرَقُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ»۔ ①

"نبی اکرم ﷺ ایک ایسے درخت کے پاس سے گزرے جس کے پتے سوکھ چکے تھے۔ آپ ﷺ نے اس پر لاٹھی ماری تو اس کے پتے جھڑنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ سے اسی طرح گناہ جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے جھڑے"۔

اور اسی طرح سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَى الْكَلَامَ مِنْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عِشْرِينَ حَسَنَةً، وَحَطَّ عَنْهُ عِشْرِينَ سَيِّئَةً، وَإِذَا قَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ، وَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ كُتِبَتْ لَهُ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً وَحُطَّ عَنْهُ ثَلَاثُونَ سَيِّئَةً»۔ ②

"بے شک اللہ تعالیٰ نے ان (چار) کلمات کو چن لیا ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، تو بندہ جب سبحان اللہ کہے تو اللہ اس کے لیے بیس نیکیاں لکھ لیتا ہے اور اس کی بیس برائیاں مٹا دیتا ہے اور جب وہ اللہ اکبر کہے تو اسی طرح ثواب ہے اور جب وہ لا الہ الا اللہ کہے تو اسی طرح ہے، اور جب بندہ الحمد للہ رب العالمین اپنے دل کی طرف سے کہے تو

① جامع ترمذی: 3533۔ صحیح الجامع: 2089 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

② المستدرك حاکم: 1866۔ صحیح الجامع: 1718 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کی تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کی تیس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں"۔

اور اسی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ان کلمات کو پڑھنے اور انھیں ورد بنانے کی ترغیب دلائی ہے، اس وقت جب ہم اپنے بستر کی طرف آئیں تو ان کلمات کو پڑھیں تاکہ رب تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف فرما دیں، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَي فِرَاشِهِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، غَفَرَ اللّٰهُ ذُنُوبَهُ أَوْ خَطَايَاهُ -شَكَّ مِسْعَرٌ- وَإِنْ كَانَ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ». ①

"بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے بستر پر لیٹے وقت یہ دعا پڑھی:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ۔

"اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، نہیں ہے برائی سے بچنے کی ہمت اور نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ ہی کی توفیق کے ساتھ، اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے"۔

تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو معاف کر دیں گے خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں"۔

اور اس دعا کے فضائل میں سے یہ فضیلت بھی ہے کہ جو شخص اس دعا کو رات کے

① صحیح ابن حبان: 5503 امام البانی رحمہ اللہ نے التعلیقات الحسان علی صحیح ابن حبان میں اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وقت نیند سے بیدار ہوتے وقت پڑھتا ہے تو اس شخص کی دعا کو شرف قبولیت سے نواز دیا جاتا ہے اور اس کی نماز کو قبول کر لیا جاتا ہے، سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کو بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَسُبْحَانَ اللهِ، وَلاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، أَوْ دَعَا، اسْتُجِيبَ لَهُ، فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلاَتُهُ». ①

''جو شخص رات کو اٹھے اور فوراً پڑھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ پاک ہے اور اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہیں ہے برائی سے بچنے کی ہمت اور نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ ہی کی توفیق کے ساتھ، پھر کہے: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ''اے اللہ! مجھے معاف کر دے'' یا دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اگر اس نے وضو کیا تو اس کی نماز مقبول ہوتی ہے''۔

تیسرا فائدہ:

ان قیمتی اور ثمین ترین کلمات کا تیسرا فائدہ قارئین کے پیش خدمت کر رہے ہیں، اللہ

① سنن ابن ماجه، كتاب الدعاء، باب ما يدعو به إذا انتبه من الليل:3878

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عمل کی توفیق نصیب فرمائے اور وہ یہ ہے کہ ان کلمات کو پڑھنے سے قیامت کے دن آپ کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا، جیسا کہ ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«بَخٍ بَخٍ بِخَمْسٍ مَا أَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيزَانِ: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَفَّى لِلْمُسْلِمِ فَيَحْتَسِبُهُ»۔[1]

"واہ کیا بات ہے یہ پانچ کلمات کس قدر ترازو میں بھاری ہوں گے: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ "اللہ پاک ہے اور ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے" ہیں"۔ اور نیک بچہ جو کسی مسلمان کا فوت ہو جائے اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے"۔

چوتھا فائدہ:

ان کلمات کا چوتھا فائدہ یہ ہے کہ آپ اگر جنت میں زیادہ سے زیادہ درخت لگانا چاہتے ہیں تو ان کلمات کو زیادہ سے زیادہ پڑھیں، جتنا زیادہ پڑھیں گے اتنے ہی جنت میں درخت بھی زیادہ کاشت ہوں گے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَأَنَّهَا قِيعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ»۔[2]

---

[1] المستدرك حاكم: 1885۔ الترغيب والترهيب: 1557 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

[2] جامع ترمذی: 3462 امام البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع میں اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”شب معراج میں میری ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ اپنی امت کو میرا سلام پہنچا دیجئے اور ان سے کہہ دیجئے کہ جنت کی مٹی بہت اچھی ہے۔ اس کا پانی میٹھا ہے اور وہ ہموار میدان ہے۔ اس کے درخت سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ ”اللہ پاک ہے اور ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے“ ہیں“۔

اور اسی طرح سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْرِسُ غَرْسًا فَقَالَ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا الَّذِي تَغْرِسُ» قُلْتُ غِرَاسًا لِي قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى غِرَاسٍ خَيْرٍ لَكَ مِنْ هَذَا» قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: «قُلْ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ يُغْرَسْ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ»۔ ①

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ درخت لگا رہے تھے۔ قریب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا تو فرمایا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! کیا بو رہے ہو؟ میں نے عرض کیا درخت لگا رہا ہوں۔ فرمایا اس سے بہتر درخت تمہیں نہ بتاؤں؟ عرض کیا ضرور! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایا کہو: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ ”اللہ پاک ہے اور ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے (ان میں سے) ہر کلمہ کے بدلہ جنت میں تمہارے لئے ایک درخت لگے گا“۔

پانچواں فائدہ:

یہ مقدس ومطہر کلمات کا پانچواں فائدہ یہ ہے کہ یہ اپنے پڑھنے والے کے لیے جہنم

① سنن ابن ماجۃ: 3807 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ترغیب وترھیب میں حسن لغیرہ قرار دیا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سے بچاؤ کا بہت بڑا ذریعہ اور سبب ہیں، جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«خُذُوا جُنَّتَكُمْ». قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ: مِنْ عَدُوٍّ قَدْ حَضَرَ؟ قَالَ: «لَا جُنَّتَكُمْ مِنَ النَّارِ، قُولُوا: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، فَإِنَّهَا يَأْتِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُنْجِيَاتٍ وَمُقَدَّمَاتٍ وَهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ». ①

”اپنی ڈھال کو پکڑو، ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس دشمن سے جو مدمقابل ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، اپنے آپ کو آگ سے بچانے کے لیے ڈھال کو پکڑ لو، کہو، سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر، یہ کلمات قیامت کے دن پڑھنے والے کو نجات دلانے میں پیش پیش ہوں گے اور یہی وہ صالح اعمال ہیں جو باقی رہنے والے ہیں“۔

چھٹا فائدہ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم صادر فرمایا ہے کہ ہم ان کلمات کو ہر فرض نماز کے بعد پچیس مرتبہ پڑھیں، اللہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی گناہ ہوں گے تو ضرور معاف فرما دیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بھی ترغیب دلائی ہے کہ ہم ہر فرض نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمد للہ اور 33 مرتبہ اللہ اکبر کہیں، جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ سَبَّحَ اللهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَحَمِدَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبَّرَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، وَقَالَ: تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ

① المستدرك حاكم: 1985۔ صحيح الجامع: 3214 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

زَبَدِ الْبَحْرِ»۔ ①

''جو شخص ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ''اللہ پاک ہے'' 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ''تمام تعریف اللہ کے لیے ہے'' اور 33 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ''اللہ سب سے بڑا ہے''۔ یہ ننانوے مرتبہ ہوا اور سو پورا کرنے کے لیے ایک مرتبہ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ ''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے''۔

پڑھے گا، اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں''۔

اور اسی طرح پھر آپ ﷺ نے ہمیں ترغیب دلائی ہے کہ ہم سبحان اللہ، الحمد للہ 33 مرتبہ پڑھیں اور اللہ اکبر 34 مرتبہ پڑھیں، جیسا کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ - أَوْ فَاعِلُهُنَّ - دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ، ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً، وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً، وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً»۔ ②

''ہر فرض نماز کے بعد ان کلمات کو کہنے والا ناکام و نامراد نہیں ہوگا: 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور 34 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ''۔

پھر ایک اور حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ترغیب دلائی ہے کہ ہم ان تمام تسبیحات کو پچیس مرتبہ پڑھیں اور اس میں لا الہ الا اللہ کے کلمات بھی شامل کرلیں، جیسا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے، وہ فرماتے ہیں:

① صحیح مسلم، کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ وبیانہ صفتہ: 1352

② صحیح مسلم، کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ وبیانہ صفتہ: 1349

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

«أُمِرُوا أَنْ يُسَبِّحُوا دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَيَحْمَدُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَيُكَبِّرُوا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، فَأُتِيَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي مَنَامِهِ، فَقِيلَ لَهُ: أَمَرَكُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُسَبِّحُوا دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُكَبِّرُوا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاجْعَلُوهَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ، وَاجْعَلُوا فِيهَا التَّهْلِيلَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «اجْعَلُوهَا كَذَلِكَ»۔ ①

”رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ نماز کے بعد 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور 34 مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھیں، چنانچہ ایک صحابی کو رات نیند میں کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمھیں 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور 34 مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنے کا حکم دیا ہے؟ اس صحابی نے کہا: ہاں حکم دیا ہے، اس نے کہا: اس کو اس طرح پڑھا کرو: 25 مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ، 25 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، 25 مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور 25 مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ چنانچہ صبح کے وقت اس نے رسول اللہ ﷺ کو آ کر بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے ہی کر لو“۔

حضرت امام سندھی رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ ﷺ کا فرمان «اجعلوها كذلك» یہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ یہ ذکر زیادہ اولیٰ ہے، لیکن پہلے ذکر پر عمل زیادہ ہو رہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ احادیث زیادہ مشہور ہو چکی ہیں۔

اور لولوی امام سندھی رحمہ اللہ کے اس قول پر تعلیق لگاتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر عمل سے مراد ان کی یہ ہے کہ اس پر بہت زیادہ لوگ عمل کرتے ہیں تو یہ بات مسلّم ہے، اگر عمل سے ان کی مراد سنت پر عمل ہے تو پھر اس کی کوئی قیمت نہیں ہے، اس میں نظر ہے کیونکہ یہ

---

① سنن نسائی، کتاب السهو، نوع آخر من عدد التسبيح: 1350 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو سلسلہ صحیحہ: 101 میں صحیح قرار دیا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

حدیث بھی صحیح ہے، صرف دوسری احادیث پر اقتصار کرنا ضروری نہیں، کبھی اس حدیث پر عمل کیا جائے اور تمام کو پچیس پچیس مرتبہ پڑھا جائے اور لا الہ الا اللہ کے الفاظ کو بھی زیادہ کیا جائے، واللہ اعلم۔ ①

اور میں کہتا ہوں آخری ذکر ہی زیادہ اولیٰ ہے، جیسا کہ امام سندھی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے اور اس وجہ سے بھی کہ اس میں لا الہ الا اللہ کے کلمات تکرار کے ساتھ پچیس مرتبہ آئے ہیں اور یہ افضل ترین نیکی ہے، جیسا کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے فرماتے ہیں:

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَمِنَ الْحَسَنَاتِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ؟ قَالَ: «هِيَ اَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ»۔ ②

"میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا لا الہ الا اللہ نیکیوں میں سے ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ افضل ترین نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے"۔

www.kitabosunnat.com

ساتواں فائدہ:

ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ ہم کثرت کے ساتھ عشرہ ذوالحجہ میں ان کلمات کو پڑھیں، نبی کل کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشرہ ذوالحجہ میں کیے جانے والے نیک اور صالح اعمال کا ذکر کیا کہ ان میں سے افضل ترین عمل کون سا ہے؟ جن کا ثواب جہاد فی سبیل اللہ سے بھی زیادہ ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف پسندیدہ ترین عمل یہ ہے کہ بندہ کثرت سے سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ کا ورد کرے جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا مِنْ أَيَّامٍ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ وَلَا أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعَمَلُ فِيهِنَّ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ فَأَكْثِرُوا فِيهِنَّ مِنَ التَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ

① شرح سنن نسائی المسمی ذخیرۃ العقبی فی شرح المجتبیٰ للاتیوبی الولوی: 405/15

② مسند احمد: 209/14۔ الترغیب والترہیب: 3162 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَالتَّحْمِيدِ»۔ ①

''کوئی دن بارگاہ الٰہی میں ان دس دنوں سے زیادہ عظمت والا نہیں، اور نہ ہی کسی دن کا (اچھا) عمل اللہ کو ان دس دنوں کے عمل سے زیادہ محبوب ہے پس تم ان دس دنوں میں کثرت سے لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ کہو''۔

اور طبرانی کی ایک روایت میں ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک عشرۂ ذی الحجہ سے زیادہ فضیلت والے کوئی دن نہیں اور نہ ان دنوں کے عمل سے اور کسی دن کا عمل زیادہ محبوب ہے۔ لہٰذا تم ان دنوں میں تسبیح (سبحان اللہ) وتہلیل (لا الٰہ الا اللہ) وتکبیر (اللہ اکبر)، تحمید (الحمد للہ) کثرت سے کہا کرو''۔

آٹھواں فائدہ:

استفتاح الصلاۃ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی ہے جس میں یہ الفاظ اور تسبیحات موجود ہیں جیسا کہ عاصم بن حمید سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ کس دعا کے ساتھ قیام اللیل شروع کرتے تھے تو ام المومنین فرمانے لگیں کہ آج آپ نے مجھ سے ایسا سوال کیا ہے جو آپ سے پہلے کبھی کسی نے نہ کیا تھا:

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ عَشْرًا، وَيَحْمَدُ عَشْرًا، وَيُسَبِّحُ عَشْرًا، وَيُهَلِّلُ عَشْرًا، وَيَسْتَغْفِرُ عَشْرًا، وَيَقُولُ: «اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي، أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»۔ ②

---

① مسند احمد: 6/166 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ترغیب وترھیب میں صحیح قرار دیا ہے۔

② سنن نسائی، کتاب قیام اللیل وتطوع النہار، باب ذکر ما یستفتح به القیام: 1617 امام البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی میں اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ رات کو نیند سے بیدار ہو کر تہجد شروع کرنے سے پہلے دس دفعہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے، دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہتے، دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہتے، دس مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے، دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہتے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ، أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

"اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق عطا فرما، مجھے عافیت عطا فرما، میں اللہ سے قیامت کے دن کھڑے ہونے کی تنگی سے پناہ طلب کرتا ہوں"۔

ناواں فائدہ:

ان کلمات کا ناواں فائدہ یہ ہے کہ صلاۃ التسبیح بھی ان ہی کلمات پر مشتمل ہے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

«أَلَا أُعْطِيكَ، أَلَا أَمْنَحُكَ، أَلَا أَحْبُوكَ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ، إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ، خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ، عَشْرَ خِصَالٍ: أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً، فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ، قُلْتَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ تَرْكَعُ، فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ، فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا، فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَسْجُدُ، فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ، فَتَقُولُهَا عَشْرًا، فَذَلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ، فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذَلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ، إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ، فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً"۔ ①

"کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں، کیا میں آپ کو ہدیہ نہ دوں، کیا میں آپ کو ایسی دس باتیں نہ بتاؤں کہ اگر آپ ان پر عمل کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے، نئے اور پرانے، جان بوجھ کر کیے ہوئے اور غلطی سے کیے ہوئے، چھوٹے اور بڑے، کھلے اور چھپے سب گناہ بخش دے؟ وہ دس باتیں یہ ہیں کہ آپ چار رکعتیں نماز اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھنے کے بعد جب آپ پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائیں تو کھڑے کھڑے پندرہ (15) مرتبہ پڑھیں:

سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ۔

"اللہ پاک ہے، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے"۔

پھر رکوع کریں اور دس (10) مرتبہ یہ کلمات پڑھیں، پھر رکوع سے اٹھ کر دس (10) مرتبہ پڑھیں، پھر سجدہ میں جائیں اور دس (10) مرتبہ پڑھیں، پھر سجدہ سے اٹھ کر دس (10) مرتبہ پڑھیں، پھر دوسرے سجدہ میں دس (10) مرتبہ پڑھیں، پھر دوسرے سجدہ سے اٹھ کر دس (10) مرتبہ پڑھیں، یہ اسی طرح ہر رکعت میں آپ پچھتر (75) مرتبہ پڑھیں، اگر آپ میں ہر روز پڑھنے کی ہمت ہے تو پڑھ لیجیے، اگر ایسا نہ کر سکیں تو پھر ہر جمعہ کو ایک مرتبہ

① سنن أبي داود، باب تفريع أبواب التطوع، باب صلاة التسبيح: 1297۔ صحيح الجامع: 7937 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پڑھ لیں، اگر ایسا نہ کر سکیں تو پھر ہر مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیں، اگر ایسا نہ کر سکیں تو پھر ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیں اور اگر ایسا بھی نہ کر سکیں تو پھر زندگی میں ایک مرتبہ پڑھ لیں"۔

دسواں فائدہ:

ان کلمات کو پڑھنے کا دسواں فائدہ یہ ہے کہ جس شخص کو سورۂ فاتحہ اور قرآنِ کریم نہیں آتا تو وہ اس جگہ نماز میں ان کلمات کو پڑھ لے تو اس سے کفایت کر جائیں گے، حالانکہ سورۂ فاتحہ پڑھنا نماز کے ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے، جیسا کہ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِي مَا يُجْزِئُنِي مِنْهُ، قَالَ: «قُلْ: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَذَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَا لِي، قَالَ: «قُلْ: اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي». فَلَمَّا قَامَ قَالَ: هَكَذَا بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَّا هَذَا فَقَدْ مَلَأَ يَدَهُ مِنَ الْخَيْرِ»۔ ①

"ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ ﷺ! میں کچھ بھی قرآن یاد نہیں کر سکتا اس لئے مجھ کو کوئی ایسی چیز بتا دیجئے جو اس کے بدلہ میں میرے لیے کافی ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ پڑھا کر:

سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

"اللہ پاک ہے ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے علاوہ کوئی عبادت

① سنن أبي داود: 832۔ امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح سنن نسائی میں صحیح قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے لائق نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے اور برائی سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت، مگر اس اللہ ہی کی توفیق کے ساتھ جو بہت بلند اور بہت عظمت والا ہے“۔

اس شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ کلمات تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کے لئے خاص ہیں میرے فائدہ کے لیے اس میں کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ پڑھا کر:

«اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي»۔

”اے اللہ! مجھ پر رحم فرما اور مجھے رزق عطا فرما اور مجھے عافیت عطا فرما اور مجھے ہدایت دے“۔

پس جب وہ جانے لگا تو اس نے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا (کہ میں نے اتنی دولت پائی) (یہ دیکھ کر) آپ ﷺ نے فرمایا۔ اس نے خیر سے اپنا ہاتھ بھر لیا“۔

گیارہواں فائدہ:

نبی مکرم رسول معظم جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے عمومی طور پر تمام لوگوں کو اور خصوصی طور پر بوڑھے لوگوں کو ترغیب دی ہے کہ وہ اپنی زندگی کے ان قیمتی لمحات کو مزید بہتر بنانے کے لیے اپنے فارغ اوقات میں ان کلمات کو اپنی زبان پر جاری رکھا کریں، جیسا کہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

أَتَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ فَإِنِّي قَدْ كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ وَبَدُنْتُ، فَقَالَ: «كَبِّرِي اللهَ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَاحْمَدِي اللهَ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَسَبِّحِي اللهَ مِائَةَ مَرَّةٍ خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ فَرَسٍ مُلْجَمٍ مُسْرَجٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَخَيْرٌ مِنْ مِائَةِ بَدَنَةٍ،

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَخَيْرٌ مِنْ مِائَةِ رَقَبَةٍ»۔ ①

''میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی عمل بتائیے کیونکہ میں عمر رسیدہ، ناتواں اور بھاری بدن والی ہوگئی ہوں (مشقت والی عبادت دشوار ہوگئی ہے) فرمایا: سو بار اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہا کرو اور سو بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا کرو اور سو بار سُبْحَانَ اللّٰهِ کہا کرو۔ یہ تمہارے لیے راہ الٰہی میں سو گھوڑے زین اور لگام کے ساتھ دینے سے بہتر ہیں اور سو اونٹوں سے بہتر ہیں اور سو غلام آزاد کرنے سے بہتر ہیں''۔

اور اسی طرح عبداللہ بن شداد رحمہ اللہ طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے بیان فرماتے ہیں:

جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمُوا. قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَكْفِينِي هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: فَقَالَ طَلْحَةُ: أَنَا. قَالَ: فَكَانُوا عِنْدِي. قَالَ: فَضُرِبَ عَلَى النَّاسِ بَعْثٌ. قَالَ: فَخَرَجَ أَحَدُهُمْ فَاسْتُشْهِدَ. ثُمَّ ضُرِبَ بَعْثٌ فَخَرَجَ الثَّانِي فِيهِ فَاسْتُشْهِدَ قَالَ: وَبَقِيَ الثَّالِثُ حَتَّى مَاتَ مَرِيضًا عَلَى فِرَاشِهِ. قَالَ طَلْحَةُ: فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُهُمْ أَعْرِفُهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَسِيمَاهُمْ. قَالَ: فَإِذَا الَّذِي مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ دَخَلَ أَوَّلَهُمْ، وَإِذَا الثَّانِي مِنَ الْمُسْتَشْهِدِينَ عَلَى أَثَرِهِ، وَإِذَا أَوَّلُهُمْ آخِرُهُمْ. قَالَ فَدَخَلَنِي مِنْ ذَلِكَ. قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ أَحَدٌ عِنْدَ اللّٰهِ أَفْضَلَ مِنْ مُعَمَّرٍ يُعَمَّرُ فِي

① سنن ابن ماجه، كتاب الأدب، باب فضل التسبيح: 3810۔ الترغيب والترهيب: 1553 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الْإِسْلَامِ لِتَهْلِيلِهِ وَتَكْبِيرِهِ وَتَسْبِيحِهِ وَتَحْمِيدِهِ۔ [1]

"بنی عذرہ کے قبیلہ کے کچھ لوگ کہ جن کی تعداد تین تھی، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا (اور پھر وہ لوگ حصول دین کی خاطر اور اللہ کی راہ میں ریاضت ومجاہدہ کی نیت سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ٹھہر گئے، ان کی مالی حالت چونکہ بہت خستہ تھی اور وہ ضروریات زندگی کی کفالت خود کرنے پر قادر نہیں تھے لہذا) رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے جو ان لوگوں کی خبر گیری کے سلسلے میں مجھے بے فکر کر دے؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں اس ذمہ داری کو قبول کرتا ہوں چنانچہ وہ تینوں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس رہنے لگے (کچھ دنوں کے بعد) نبی کریم ﷺ نے کسی طرح ایک لشکر بھیجا تو اس لشکر کے ساتھ ان تینوں میں سے بھی ایک شخص گیا اور میدان جنگ میں دشمنوں سے لڑتا ہوا شہید ہو گیا، اس کے بعد حضور ﷺ نے ایک اور لشکر بھیجا اس کے ساتھ دوسرا شخص گیا اور وہ بھی دشمنوں سے لڑتے ہوئے شہید ہو گیا، اور پھر تیسرا شخص اپنے بستر پر اللہ کو پیارا ہو گیا اور یہ شخص اگرچہ میدان جنگ میں شہید ہونے کا موقع نہیں پا سکا لیکن مرابط ضرور تھا، اور میدان جنگ میں دشمنوں کے ساتھ جہاد کرنے کی نیت بھی رکھتا تھا، راوی کہتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان تینوں میں سے دو کی شہادت اور ایک کی قدرتی موت کے بعد ایک دن خواب میں میں نے دیکھا کہ تینوں جنت میں ہیں نیز میں نے دیکھا کہ جو شخص اپنے بستر پر اللہ کو پیارا ہوا تھا وہ تو سب سے آگے ہے اور جو شخص دوسرے لشکر کے ساتھ جا کر شہید ہوا تھا، سب سے آخر میں ہے، چنانچہ ان تینوں کو اس طرح ایک دوسرے کے آگے پیچھے دیکھ کر میرے دل میں خلجان پیدا ہو گیا کہ قاعدہ

[1] مصنف ابن ابی شیبة: 34423۔ الترغيب والترهيب: 3367 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق تو سب سے آگے اور نمایاں اس شخص کو ہونا چاہئے تھا جو پہلے اللہ کی راہ میں شہید ہوا تھا یا یہ کہ دونوں شہید ایک ساتھ برابر ہوتے کیونکہ دونوں شہید ہونے کی حیثیت سے یکساں مرتبہ کے مستحق تھے اور جو شخص اپنے بستر پر فوت ہوا تھا اس کو سب سے آخر میں ہونا چاہئے تھا، لیکن میں نے ان تینوں کو جس ترتیب کے ساتھ دیکھا وہ میرے لئے بڑی تعجب انگیز اور شک وشبہ میں مبتلا کرنے والی تھی چنانچہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اپنے اس خواب کا ذکر کیا حضور ﷺ نے وہ خواب اور اس پر میرا ردعمل سن کر فرمایا تو پھر اس میں تمہارے شک وشبہ اور انکار کی باعث کون سی چیز ہے؟ تم نے اپنے خواب میں ان تینوں کو جس ترتیب کے ساتھ دیکھا ہے وہ بالکل موزوں ہے کیونکہ اللہ کے نزدیک اس مسلمان سے زیادہ افضل کوئی نہیں ہے جس نے اسلام کی حالت میں زیادہ عمر پائی اور اس کی وجہ سے اس کو اللہ کی تسبیح وتکبیر اور تہلیل اور دیگر تمام مالی وبدنی عبادتوں کا زیادہ موقع ملا''۔

اے میرے عزیز اور پیارے بھائی اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے اپنی زندگی کو قیمتی بنائیں اور فرصت کے لمحات میں اپنی زبان کو ان کلمات طیبہ سے تر رکھا کریں، کیونکہ اس مومن سے بڑھ کر کسی کا اجروثواب زیادہ نہیں ہوتا جو اپنی زبان کو ان کلمات سے تر رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین یارب العالمین۔

بارھواں فائدہ:

ان پاکیزہ اور عمدہ ترین کلمات کو پڑھنے کا بارھواں فائدہ یہ ہے کہ جو شخص قیام اللیل نہیں کرسکتا، صدقہ اور خیرات نہیں کرسکتا، جہاد کے لیے نہیں نکل سکتا، وہ ان کلمات کو پڑھتا رہے اللہ اس کو ان تمام چیزوں کا اجروثواب عطا فرمائے گا، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَخْلَاقَكُمْ، كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ، وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعْطِي الْمَالَ مَنْ أَحَبَّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ، وَلَا يُعْطِي الْإِيمَانَ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ، فَمَنْ ضَنَّ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ، وَخَافَ الْعَدُوَّ أَنْ يُجَاهِدَهُ، وَهَابَ اللَّيْلَ أَنْ يُكَابِدَهُ، فَلْيُكْثِرْ مِنْ قَوْلِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ۔ ①

"اللہ تعالیٰ نے تمھارے درمیان تمھارے اخلاق کو ایسے تقسیم کیا ہے جس طرح تمھارے رزق کو تقسیم کیا ہے اور اللہ مال اپنے پسندیدہ اور غیر پسندیدہ دونوں طرح کے لوگوں کو عطا فرماتے ہیں، مگر ایمان صرف اپنے محبوب لوگوں کو ہی عطا فرماتے ہیں اور جس نے مال کو خرچ کرنے سے بخل کیا اور دشمن کے خلاف جہاد کرنے سے ڈر گیا اور رات کو سفر کرنے سے ڈر گیا اور مشقت محسوس کی اس کو چاہیے کہ وہ کثرت کے ساتھ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ پڑھا کرے"۔

اور اسی طرح سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ هَالَهُ اللَّيْلُ أَنْ يُكَابِدَهُ وَبَخِلَ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ، وَجَبُنَ عَنِ الْعَدُوِّ أَنْ يُقَاتِلَهُ، فَلْيُكْثِرْ أَنْ يَقُولَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، فَإِنَّهَا أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ جَبَلِ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ يُنْفَقَانِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ»۔ ②

"جس شخص کو رات نے سفر کرنے سے ڈرا دیا اور جس نے مال کو خرچ کرنے میں بخل کیا اور جو دشمن کے خلاف قتال کرنے سے بزدل ہو گیا اسے چاہیے کہ وہ کثرت کے ساتھ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ پڑھے، کیونکہ یہ کلمات اللہ

① الادب المفرد: 275 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

② الطبرانی فی الکبیر: 7795 ـ الترغیب والترھیب: 1541 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح لغیرہ قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کی طرف پہاڑ کے برابر سونا اور چاندی فی سبیل اللہ خرچ کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہیں''۔

جس شخص نے ان چاروں کلمات کی فضیلت میں غور وغوض کیا اور ان کلمات سے اپنی زبان کو تر رکھنے والے کو رب کائنات کس قدر اجر وثواب سے نوازتے ہیں اس چیز کی طرف توجہ دی تو اس کے نزدیک یہ بات عجیب نہیں ہے کہ یہ کلمات رب ذوالجلال والاکرام کو سب سے زیادہ محبوب اور پیارے لگتے ہیں اور یقیناً جو شخص ان کلمات کو پڑھتا ہے اس کے لیے آسمانوں کے دروازے بھی کھل جاتے ہیں اور نبی محترم جناب محمد رسول اللہ ﷺ بھی ان کلمات کو بہت زیادہ پسند فرمایا کرتے تھے اور آج ہم نے یہ سوچنا ہے کہ کیا ہم ان کلمات کے ساتھ اس طرح محبت کرتے ہیں جیسے اللہ کے رسول ﷺ ان کلمات سے محبت کرتے تھے، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ»۔ ①

''میں یہ کلمات کہوں:

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ۔

''اللہ پاک ہے اور ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے''۔

تو مجھے یہ عمل ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں جن پر سورج طلوع ہوتا ہے''۔

5۔ آسمان کے دروازے کھول دینے والا پانچواں ذکر:

آسمان کے دروازے کھول دینے والے اذکار میں سے پانچواں ذکر وضو کے بعد یہ مخصوص دعا پڑھنا ہے، جیسا کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے وضو کے بعد یہ دعا پڑھی تو اس دعا کو ایک کاغذ پر لکھ کر اس پر مہر لگا

① صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء: 6847

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دی جاتی ہے، پھر یہ مہر قیامت تک نہیں کھولی جائے گی:

«سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ [1]

''پاک ہے تو اے اللہ! اپنی تعریف کے ساتھ، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں''۔

جب یہ دعا اللہ کے عرش تک پہنچتی ہے تو یہ بات اس چیز پر دلالت کرتی ہے کہ اس کے لیے آسمانوں کے سارے دروازے کھل جاتے ہیں تو یہ دعا ان سارے دروازوں کو عبور کرتے ہوئے رب کائنات کے عرش تک پہنچتی ہے۔

اور اس دعا کے فضائل میں سے ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ جو شخص مجلس کے اختتام پر اس دعا کو پڑھ لیتا ہے تو اس کی اس مجلس کی لغو اور فضول باتوں کا یہ دعا کفارہ بن جاتی ہے، جیسا کہ سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب آخر میں مجلس سے اٹھنے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور وہاں بے فائدہ باتیں بہت ہوں، پھر وہ اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے تو اس کے اس مجلس میں کیے ہوئے گناہ معاف کر دیے جائیں گے:

«سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ»۔ [2]

''اے اللہ! تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں تجھ سے بخشش طلب کرتا اور تیری طرف

---

[1] السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ باب ما یقول إذا فرغ من وضوئہ: 9829 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح الجامع میں صحیح قرار دیا ہے۔

[2] سنن أبي داود: 4859 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رجوع کرتا ہوں"۔

فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ لَتَقُولُ قَوْلًا مَا كُنْتَ تَقُولُهُ فِيمَا مَضَى، فَقَالَ: كَفَّارَةٌ لِمَا يَكُونُ فِي الْمَجْلِسِ۔

"تو ایک شخص نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! آپ اب ایک ایسا کلمہ کہتے ہیں جو پہلے نہیں کہا کرتے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کفارہ ہے ان (لغزشوں) کا جو مجلس میں ہو جاتی ہیں"۔

یہاں پر ایک اور دعا ہے جسے وضو سے فارغ ہو کر پڑھنا مسنون ہے اور اس کے پڑھنے کی وجہ سے قیامت کے دن پڑھنے والے کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے ہی کھل جائیں گے اور یہ اس خوش بخت شخص کی تعظیم اور شرف ہے اور پھر وہ جس دروازے سے چاہے گا جنت میں داخل ہو جائے گا، جیسا کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر یہ دعا پڑھے تو اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیے جائیں گے، وہ جس میں سے چاہے داخل ہو جائے:

«أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ»۔ ①

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اے اللہ! مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں میں سے بنا دے اور مجھے بہت زیادہ پاکیزگی اختیار کرنے والوں میں سے بنا دے"۔

① جامع ترمذی، أبواب الطھارۃ، باب ما یقال بعد الوضوء:55۔ الترغیب والترھیب:6167
امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

6۔ آسمان کے دروازے کھول دینے والا چھٹا ذکر:

آسمان کے دروازے کھول دینے والا چھٹا ذکر اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ پڑھنا ہے، جس طرح کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا قَالَ عَبْدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ قَطُّ مُخْلِصًا، إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، حَتَّى تُفْضِيَ إِلَى الْعَرْشِ، مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ»۔[1]

"جو شخص اخلاص کے ساتھ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ کہتا ہے اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ (کلمہ) عرش تک پہنچ جاتا ہے اور یہ اسی صورت میں ہوتا ہے کہ کبائر سے بچتا رہے"۔

اس عظیم کلمے کو بغیر کسی دکھلاوے اور ریاکاری کے کثرت کے ساتھ پڑھنا رب کریم کے ہاں بندے کی افضل ترین نیکی ہے، جیسا کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اور عرض کی:

أَوْصِنِي يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: «إِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَأَتْبِعْهَا حَسَنَةً تَمْحُهَا»۔ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَمِنَ الْحَسَنَاتِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ؟ قَالَ: «هِيَ أَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ»۔[2]

"اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کچھ وصیت فرمائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو کوئی برائی کر بیٹھے تو اس کے فوراً بعد کوئی نیکی کر وہ نیکی اس برائی کو مٹا دے گی تو انھوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا لا الہ الا اللہ نیکیوں میں سے ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ افضل ترین نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے"۔

لیکن ہر لا الہ الا اللہ کی گواہی دینے والے کے لیے آسمان کے دروازے نہیں

[1] جامع ترمذی: 3590۔ صحیح الجامع: 5648 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

[2] مسند احمد: 209/14۔ صحیح الترغیب والترهیب: 3162

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کھلتے، واللہ اعلم بالصواب۔ www.kitabosunnat.com

اس حدیث کے آخر میں جو بڑی اہم ترین شرط لگائی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ پڑھنے والا گواہی دینے والا کبیرہ گناہوں سے بچنے والا ہوگا تو تب، اس کے لیے آسمان کے دروازے کھل جائیں گے اور کبیرہ گناہوں سے اجتناب انتہائی ضروری ہے تاکہ بندہ اتنے بڑے ثواب سے محروم نہ ہو جائے اور کیا آپ کو معلوم ہے کہ ان کبیرہ گناہوں کا مسلمان کی آخرت پر اس کے کتنے خطرناک اثرات پڑتے ہیں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ان لوگوں سے وعدہ ہے جو کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتے ہیں کہ رب تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف فرمادیں گے، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

﴿إِن تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم مُّدْخَلًا كَرِيمًا ﴿٣١﴾﴾.[1]

”اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے اجتناب رکھو گے تو ہم تمہارے (چھوٹے چھوٹے) گناہ معاف کردیں گے اور تمہیں عزت کے مکانوں میں داخل کریں گے“۔

اور جو شخص کبیرہ گناہوں سے بچتا نہیں اس کے لیے قیامت کے دن بھی بہت بڑا خطرہ ہوگا اس لیے کبیرہ گناہوں کو پہچاننا اور ان سے اجتناب کرنا بہت ضروری ہے۔

لیکن افسوس کہ بہت زیادہ لوگ روزانہ اخبار خریدتے ہیں نت نئے ناول اور ڈائجسٹ خریدتے، پڑھتے ہیں اور گھروں میں ڈیکوریشن کے طور پر رکھ دیتے ہیں، ہزاروں روپے ایسے صرف کر دیتے ہیں، لیکن افسوس اس بات پر ہے کہ وہ اپنے آپ کو اتنی تکلیف نہیں دیتے کہ وہ کوئی کتاب خرید لیں جو کتاب ان کے لیے کبیرہ گناہوں کی تفصیل اور اقسام پیش کر سکے، تاکہ یہ اس کو پڑھ کر ان کبیرہ گناہوں سے بچ جائیں اور اپنے آپ کو اپنے اہل اور بچوں کو بھی اللہ کی جہنم سے آزاد کرواسکیں، اللہ ہمیں سمجھ اور توفیق عطا فرمائے، آمین۔

[1] سورۃ النساء:31

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

7۔ آسمان کے دروازے کھولنے والا ساتواں ذکر:

جو شخص پڑھتا ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ۔

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اس کے لیے سب تعریف ہے، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے''۔

تو اس کے لیے رب ذوالجلال والاکرام ساتوں آسمانوں کے دروازے کھول دیتے ہیں، جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں دو آدمی بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، مُخْلِصًا بِهَا رُوحُهُ وَجَهَ اللّٰهِ، مُصَدِّقًا بِهَا لِسَانُهُ وَقَلْبُهُ إِلَّا فُتِقَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَتْقًا حَتَّى يَنْظُرَ الرَّبُّ إِلَى قَائِلِهَا مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، وَحَقٌّ لِعَبْدٍ إِذَا نَظَرَ اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنْ يُعْطِيَهُ سُؤْلَهُ»۔ ①

''جس شخص نے پڑھا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ان کو پڑھتے وقت اس کی روح اللہ کی رضامندی کے لیے مخلص ہو اور زبان اور دل اس کی تصدیق کر رہے ہوں تو اس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں حتی کہ رب تعالیٰ اس شخص کی طرف دیکھتے ہیں جو دنیا والوں میں سے ان

---

① کتاب التوحید لابن خزیمة: 2/905 امام البانی رحمہ اللہ نے کتاب العلم، ص: 61 میں اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کلمات کو پڑھنے والا ہے اور بندے کا اللہ پر یہ حق ہے کہ جب وہ رب کائنات اس بندے کی طرف دیکھ لے تو پھر اس کے سوال کا جواب دے یعنی اس کی دعا کو قبول فرمائے‘‘۔

یہ بات بڑی واضح ہے کہ دعا میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ثناء بیان کرنا آداب دعا میں سے ہے اور اس کے بعد اپنی حاجت وضرورت کا رب تعالیٰ سے سوال کرنا چاہیے، لیکن جو حدیث نبوی اوپر پیش کی گئی ہے اس میں یہ ہے کہ ان مذکورہ الفاظ کو پڑھنے والے کے لیے آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں، اس لیے ہمیں دعا کرتے وقت یہ حرص ہونی چاہیے کہ جب ہم دعا کے وقت اپنے اللہ کی ثناء بیان کرتے ہیں اس وقت ان الفاظ کو بھی پڑھ لیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے وعدہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان الفاظ کو پڑھنے والے کی طرف دیکھتے ہیں اور جو وہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ عطا کرتے ہیں، تو اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا ہم پر بڑا فضل وکرم اور کیا ہوگا۔

مذکورہ ذکر کے دیگر فضائل:

اس ذکر کی فضیلت ایک تو اوپر بیان ہوئی ہے کہ پڑھنے والے کے لیے آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے صبح وشام دس مرتبہ پڑھنے کی بھی ترغیب دلائی ہے اور نبی اکرم ﷺ جب صفا اور مروہ پر سعی کے لیے جاتے تو وہاں پر بھی تین مرتبہ یہ کلمات پڑھتے تھے اور اس کے علاوہ بھی آپ ﷺ نے اس پر ترغیب دلائی ہے کہ ہم ان کلمات کو اپنی زبان پر جاری وساری رکھیں اور اپنی زبان کو ان کلمات کے ورد سے تر رکھیں۔

اب ہم آپ کے سامنے کچھ احادیث پیش کرتے ہیں جو ان کلمات کو پڑھنے والے شخص کے اجر وثواب پر دلالت کرتی ہیں۔

1۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ قَالَهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَحَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا عَشْرَ سَيِّئَاتٍ، وَرَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ، وَكُنَّ لَهُ كَعَشْرِ رِقَابٍ، وَكُنَّ لَهُ مَسْلَحَةً مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ إِلَى آخِرِهِ، وَلَمْ يَعْمَلْ يَوْمَئِذٍ عَمَلًا يَقْهَرُهُنَّ، فَإِنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي، فَمِثْلُ ذٰلِكَ»۔ ①

''جس نے دس بار یہ کلمات ادا کیے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر بار ادائیگی کے عوض دس نیکیاں لکھے گا، اس کی دس برائیاں معاف کرے گا، اس کے دس درجے بلند کرے گا، دس گردنیں آزاد کرنے کے برابر اجر اور ثواب ملے گا اور یہ کلمات دن کے شروع سے لے کر آخر تک اس کی حفاظت کرنے کے لیے اسلحہ ثابت ہوں گے اور اس دن کسی شخص کا عمل اس کے اس عمل پر غالب نہیں آسکے گا، اگر وہ شام کو یہ عمل کرے گا تو اس کو یہی فضیلت حاصل ہوگی''۔

2۔ **ان کلمات کو پڑھنے کی دوسری فضیلت** جسے عمارہ بن شبیب السبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلَى إِثْرِ الْمَغْرِبِ بَعَثَ اللّٰهُ لَهُ مَسْلَحَةً يَحْفَظُونَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُصْبِحَ، وَكَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ مُوجِبَاتٍ، وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ مُوبِقَاتٍ، وَكَانَتْ لَهُ بِعَدْلِ عَشْرِ رِقَابٍ

① مسند احمد: 14/234۔ الترغیب والترہیب: 660 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مُؤْمِنَاتٍ﴾۔ [1]

''جس شخص نے مغرب کے فوراً بعد دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اس کے لیے سب تعریف ہے، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے''۔

تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لیے فرشتے مقرر کر دیں گے جو اس کی صبح تک شیطان سے حفاظت کریں گے۔ اس کے لیے دس رحمت تک کی نیکیاں لکھ دی جائیں گے۔ اس کے دس برباد کر دینے والے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اسے دس مسلمان غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا کیا جائے گا''۔

3۔ **ان کلمات کو پڑھنے کی تیسری فضیلت** سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو بیان فرماتے ہیں اور کہتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صفا پہاڑی کے قریب پہنچے تو یہ دعا پڑھی:

﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ، أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ﴾۔ [2]

''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، میں وہیں سے شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ نے شروع کیا''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا سے سعی کی ابتدا کی، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑی پر چڑھے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ دیکھا، پھر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے اللہ کی توحید و بڑائی بیان کی اور یہ دعا پڑھی:

---

[1] جامع ترمذی:3534۔ الترغیب والترهیب:473 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو حسن لغیرہ قرار دیا ہے۔

[2] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبي ﷺ:2950

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

«لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ».[1]

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے تمام گروہوں کو شکست دی''۔

پھر آپ ﷺ نے اس کے بعد دعا کی اور یہ دعا تین مرتبہ پڑھی، (یعنی یہ دعا پڑھتے پھر دعا کرتے پھر یہ دعا پڑھتے اور دعا کرتے) پھر آپ ﷺ مروہ پہاڑی پر گئے اور وہاں بھی اسی طرح کیا''۔

4۔ان کلمات کو پڑھنے کی چوتھی فضیلت:

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَانَتْ لَهُ عِدْلَ أَرْبَعِ رِقَابٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ».[2]

''جس نے دس مرتبہ:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اس کے لیے سب تعریف ہے، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے،

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبي ﷺ: 2950

[2] جامع ترمذی: 3553 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے"۔
پڑھا اسے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جائے گا"۔

8۔ آسمان کے دروازے کھولنے والا آٹھواں ذکر:

آسمانوں کے دروازے کھول دینے والا آٹھواں ذکر قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا ہے، بندہ جب اپنے خالق و مالک کی رضا مندی اور خوشنودی کے حصول کے لیے قرآنِ کریم کی تلاوت کرتا ہے تو آسمان سے رب کے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے اور فرشتے اس وقت ہی اترتے ہیں جب آسمانوں کے دروازے کھلتے ہیں اور قرآن کی تلاوت اور اس کتاب سے پیار اور اسے ترتیل اور خوش و خرم انداز اور اچھے لہجے میں تلاوت کریں تو آسمان کے فرشتے سننے کے لیے اترتے ہیں اور آسمانوں کے دروازے کھلتے ہیں، جیسا کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ بَيْنَمَا هُوَ لَيْلَةً يَقْرَأُ فِي مِرْبَدِهِ إِذْ جَالَتْ فَرَسُهُ، فَقَرَأَ، ثُمَّ جَالَتْ أُخْرَى، فَقَرَأَ، ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا، قَالَ أُسَيْدٌ: فَخَشِيتُ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى، فَقُمْتُ إِلَيْهَا، فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فَوْقَ رَأْسِي فِيهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ، عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتَّى مَا أَرَاهَا، قَالَ: فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ بَيْنَمَا أَنَا الْبَارِحَةَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ أَقْرَأُ فِي مِرْبَدِي، إِذْ جَالَتْ فَرَسِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ» قَالَ: فَقَرَأْتُ، ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ» قَالَ: فَقَرَأْتُ، ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ» قَالَ: فَانْصَرَفْتُ، وَكَانَ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا، خَشِيتُ أَنْ تَطَأَهُ فَرَأَيْتُ مِثْلَ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ، عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتَّى مَا أَرَاهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ كَانَتْ تَسْتَمِعُ لَكَ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ». [1]

''حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک رات اپنی کھجوروں کے کھلیان میں قرآن مجید پڑھ رہے تھے کہ انکا گھوڑا بدکنے لگا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر پڑھا وہ پھر بدکنے لگا آپ نے پڑھا وہ پھر بدکنے لگا، حضرت اسید کہتے ہیں کہ میں ڈرا کہ کہیں وہ یحیی کو کچل نہ ڈالے میں اس کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سائبان کی طرح میرے سر پر ہے وہ چراغوں سے روشن ہے وہ اوپر کی طرف چڑھنے لگا یہاں تک کہ میں اسے پھر نہ دیکھ سکا، صبح کے وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں رات کے وقت اپنے کھلیان میں قرآن مجید پڑھ رہا تھا کہ اچانک میرا گھوڑا بدکنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابن حضیر پڑھتے رہو انہوں نے عرض کیا کہ میں پڑھتا رہا وہ پھر اسی طرح بدکنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابن حضیر پڑھتے رہو انہوں نے عرض کیا کہ میں پڑھتا رہا وہ پھر اسی طرح بدکنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابن حضیر پڑھتے رہو ابن حضیر کہتے ہیں کہ میں پڑھ کر فارغ ہوا تو یحیی اس کے قریب تھا مجھے ڈر لگا کہ کہیں وہ اسے کچل نہ دے اور میں نے ایک سائبان کی طرح دیکھا کہ اس میں چراغ سے روشن تھے اور اوپر کی طرف چڑھا یہاں تک کہ اسے میں نہ دیکھ سکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ فرشتے تھے جو تمہارا قرآن سنتے تھے اور اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح لوگ ان کو دیکھتے اور وہ لوگوں سے پوشیدہ نہ ہوتے''۔

[1] صحیح مسلم:796

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

9۔ آسمان کے دروازے کھول دینے والا ناواں ذکر:

آسمان کے دروازے کھول دینے والے اذکار میں سے ناواں ذکر یہ ہے کہ رکوع سے اٹھتے وقت ان کلمات کو پڑھنا:

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ۔ ①

''اے ہمارے رب! تیرے لیے ہی ہر قسم کی بہت زیادہ پاکیزہ تعریف ہے جس میں برکت کی گئی ہے۔''

جو شخص ان الفاظ کو پڑھتا ہے یعنی یہ ذکر رکوع سے اٹھتے وقت کرتا ہے اس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں، جیسا کہ سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ»، قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: «مَنِ الْمُتَكَلِّمُ» قَالَ: أَنَا، قَالَ: «رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ»۔ ②

ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا اور سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا تو ایک مقتدی نے یہ دعا پڑھی:

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ۔

''اے ہمارے رب! تیرے لیے ہی ہر قسم کی بہت زیادہ پاکیزہ تعریف ہے جس میں برکت کی گئی ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے نماز کے بعد پوچھا یہ دعا کس نے پڑھی ہے؟ اس صحابی

---

① صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب فضل اللهم ربنا لك الحمد: 799

② صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب فضل اللهم ربنا لك الحمد: 799

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نے کہا میں نے، آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو دیکھا وہ جلدی کر رہے تھے کہ کون اسے پہلے لکھتا ہے''۔

عزیز قارئین! سوچیے ذرا کتنی تعداد میں فرشتے آسمان سے ان کلمات کو لکھنے کے لیے اترتے ہیں، جب کہ یہ فرشتے بھی کراماً کاتبین کے علاوہ ہیں اور پھر وہ ان کلمات کو لے کر آسمان کی طرف چڑھتے ہیں جو اس کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ ان کلمات کا اجر اور ثواب بہت زیادہ ہے۔

اس کے باوجود کئی لوگ اس ذکر کو مکمل نہیں کرتے، اسے مختصر کر کے پڑھتے ہیں، صرف یہی کلمات کہہ دیتے ہیں ربنا لك الحمد اس اختصار کی بنیاد پر وہ اس قدر عظیم اجر و ثواب سے محروم ہوتے ہیں جس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔

10۔ آسمانوں کے دروازے کھول دینے والا دسواں ذکر:

آسمان کے دروازوں کا کھلنا دو امروں کی طرف اشارہ کرتا ہے ایک تو یہ کہ جس عمل کے لیے آسمان کے دروازے کھلے ہیں وہ عمل رب کریم کے ہاں مقبولیت حاصل کر گیا ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ عمل رب کائنات کے دربار میں انتہائی شرف والا ہے۔

اور دوسرا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس وقت میں یہ دروازے کھلتے ہیں وہ وقت بھی بڑے شرف والا ہے اور کچھ متعدد قسم کی دعائیں ہیں جن کے متعلق نبی رحمت جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے گارنٹی دی ہے کہ ان لوگوں کی دعا کو رب تعالیٰ ضرور قبول فرماتے ہیں اور ان دعاؤں کی قبولیت میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو دعا قبول ہوتی ہے وہ ظاہر ہے کہ آسمان کی طرف چڑھتی ہے جب چڑھتی ہے تو اس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھلتے ہیں، یہی قابل غور بات ہے۔

اس لیے ہمارے لیے ان دعاؤں کو پہچاننا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے، اگر ہم اپنی دعاؤں کی قبولیت کا اپنے رب سے ارادہ اور یقین رکھتے ہیں، ان دعاؤں میں سے چند دعائیں ذیل میں قارئین کے لیے پیش خدمت ہیں۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

1۔ بارش کے وقت دعا قبول ہوتی ہے:

جب بارش برس رہی ہو تو اس وقت دعا کرنا مستحب عمل ہے اور اس وقت میں کی جانے والی دعا رب کائنات کے دربار میں مقبول ومنظور ہوتی ہے اور اس کی نبی کریم ﷺ نے گارنٹی دی ہے، جیسا کہ حضرت مکحول شامی رحمہ اللہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا:

«اُطْلُبُوْا اِسْتِجَابَةَ الدُّعَآءِ عِنْدَ الْتِقَآءِ الْجُيُوْشِ وَاِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَنُزُوْلِ الْغَيْثِ»۔[1]

''بے شک نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب دونوں لشکر میدان کارزار میں ایک دوسرے سے لڑ رہے ہوں اور جب نماز کے لیے اقامت ہوتی ہے اور بارش کے برستے وقت دعا کی قبولیت کی گھڑی تلاش کرو''۔

اس حدیث نبوی میں جن اوقات کا ذکر کیا گیا ہے ان کے متعلق صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ اس وقت آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں سوائے بارش کے نزول کے وقت اس کے بارہ میں کوئی حدیث مجھے نہیں مل سکی جس میں اس بات کی صراحت ہو کہ اس وقت آسمان کے دروازے کھلتے ہیں۔

بعض ضعیف احادیث سے اس کی صراحت ملتی ہے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں بے شک نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«تُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ الْخَمْسُ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، وَلِلِقَاءِ الزَّحْفَيْنِ، وَلِنُزُوْلِ الْقَطْرِ، وَلِدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ، وَلِلْأَذَانِ»۔[2]

''پانچ چیزوں کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، قرآن کی تلاوت، دو لشکروں کے مد مقابل آنے پر، بارش کے نزول، مظلوم کی دعا اور اذان کے لیے''۔

---

[1] کتاب الام للشافعی: 253/1۔ صحیح الجامع: 1026

[2] المعجم الاوسط للطبرانی: 3621، امام البانی رحمہ اللہ نے ضعیف الجامع: 2464 میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور نبی اکرم ﷺ نے اس بات پر نص قائم کر دی ہے کہ جو دعا بارش کے وقت ہوتی ہے اس دعا کی قبولیت قطعی ہے، جیسا کہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «ثِنْتَانِ مَا تُرَدَّانِ: اَلدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَتَحْتَ الْمَطَرِ».①

"بے شک نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں ایک وہ دعا جو اذان کے وقت کی جائے اور دوسری وہ دعا جو اس وقت کی جائے جب بارش برس رہی ہو"۔

اور اللہ جل شانہ کا یہ ارشادِ گرامی:

﴿فَفَتَحْنَآ أَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ﴾ (11).②

"پس ہم نے زور کے مینہ سے آسمان کے دہانے کھول دیئے"۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کریمہ کے حوالہ سے فرماتے ہیں آسمان نے اس دن سے پہلے اور نہ ہی اس دن کے بعد بارش برسائی ہے، کیونکہ بارش تو بادلوں سے آتی ہے اس دن جب عذاب الٰہی آیا تھا تو اس وقت آسمانوں کے دروازے کھلے اور بادلوں کے علاوہ بھی آسمانوں سے پانی برسا تو اس وقت اللہ کے فیصلے اور حکم کے مطابق دونوں پانی جمع ہو گئے تھے۔③

اس لیے ممکن ہے کہ کوئی اس بات کو نہ مانتے ہوئے کہہ دے کہ بارش آسمانوں سے نازل نہیں ہوتی، بلکہ بارش تو بادلوں سے نازل ہوتی ہے۔

① المستدرك حاكم: 2534. صحيح الجامع: 3078 امام البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

② سورة القمر: 11

③ تفسير القرآن العظيم لابن كثير: 41/6

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

2۔نماز میں تشہد کے بعد جن دعاؤں کا پڑھنا مستحب ہے وہ بھی قبول ہوتی ہیں:

سلام پھیرنے سے قبل اور تشہد کے بعد نماز میں دعا کرنا مستحب ہے، کیونکہ یہ بھی ایسا وقت یا موقع ہوتا ہے جب بندہ اپنے خالق و مالک کے سامنے اپنی حاجات وضروریات رکھ سکتا ہے اور اس جلیل القدر عمل کی طرف ترغیب دلانے والی احادیث بھی ہیں جن میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ دعائیں پڑھو، پھر جو کچھ مانگو گے اللہ عطا فرمائے گا، ان دعاؤں میں سے چند درج ذیل ہیں:

1۔پہلی دعا جس کو حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے اور باب باندھا ہے، باب الذکر بعد التشہد۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کرنے لگیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!

عَلِّمْنِي كَلِمَاتٍ أَدْعُو بِهِنَّ فِي صَلَاتِي؟ قَالَ: «سَبِّحِي اللهَ عَشْرًا، وَاحْمَدِيهِ عَشْرًا، وَكَبِّرِيهِ عَشْرًا، ثُمَّ سَلِيهِ حَاجَتَكِ يَقُلْ: نَعَمْ، نَعَمْ»۔ [1]

”مجھ کو چند کلمات سکھلا دیں کہ میں ان کلمات کے وسیلے سے دعا مانگ لیا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سُبْحَانَ اللهِ کہو دس مرتبہ پھر دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہو اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہو اس کے بعد دعا مانگو اور تم اپنے مقصد کو اللہ تعالیٰ سے مانگو وہ فرمائے گا ہاں ہاں (مطلب یہ ہے کہ دنیا اور آخرت میں وہ قبول کرے گا)“۔

اور نعم نعم کا معنی یہ ہے کہ اللہ فرماتے ہیں اے میرے بندے میں نے تیرے

[1] سنن نسائی: 1299امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح ترمذی: 284 میں حسن قرار دیا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مطالبے کو مان لیا ہے اور پورا کر دیا ہے اور یہ ایسی سنت ہے جس سے غفلت برتی جا رہی ہے، بہت زیادہ لوگ اس سے غافل ہیں اور حضرت امام سندھی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ذکر تشہد کے آخر میں ہونا چاہیے، کیونکہ یہ وقت بھی دعاؤں کی قبولیت اور حاجات کو پورا کرنے کا ہوتا ہے۔[1]

2۔ دوسری دعا جس کو محجن بن ادرع اسلمی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، إِذَا رَجُلٌ قَدْ قَضَى صَلَاتَهُ وَهُوَ يَتَشَهَّدُ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا أَللهُ بِأَنَّكَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ غُفِرَ لَهُ»، ثَلَاثًا۔[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو اچانک ایک شخص اپنی نماز پوری کرنے کے بعد یہ دعا پڑھ رہا تھا:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ يَا اَللهُ بِأَنَّكَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ، أَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ»۔

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تو اکیلا، تنہا اور ایسا بے نیاز ہے جس نے نہ جنا اور نہ وہ جنا گیا ہے اور نہ اس کے برابر کا کوئی ہے کہ تو میرے گناہ معاف کر دے، یقیناً تو بہت بخشنے والا بہت مہربان ہے''۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: اس کو معاف کر دیا گیا''۔

[1] شرح سنن نسائی: 15/215: 1299

[2] سنن نسائی، کتاب السہو، باب الدعاء بعد الذکر: 1301 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح سنن نسائی: 1234 میں ذکر کیا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

3۔فرض نماز کے بعد کی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے:

فرض نماز کے بعد جو دعا ہوتی ہے وہ بھی قبول ہوتی ہے، جب وہ آسمان کی طرف اٹھتی ہے تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں اور عرش معلیٰ پر رب کائنات اس کو شرفِ قبولیت سے نوازتے ہیں، جیسے کہ سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ: أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: «جَوْفَ اللَّيْلِ الآخِرِ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ». ①

''رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کون سے وقت کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کے آخری وقت اور فرضی نماز کے بعد کے وقت کی دعا (زیادہ قبول ہوتی ہے)''۔

دبر الصلوات المکتوبات کا معنی یہ ہے کہ فرض نماز ادا کرنے کے بعد دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ تشہد کے بعد لیکن حضرت امام نووی رحمہ اللہ نے پہلے معنی کو ہی راجح قرار دیا ہے، سابق حدیث اور دیگر احادیث نبویہ سے استدلال لیتے ہوئے اور فرماتے ہیں کہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ ان کے تلامذہ اور دیگر علمائے حدیث کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا مستحب عمل ہے اور امام، مقتدی، منفرد، مرد، عورت، مسافر اور دیگر لوگوں کے لیے مستحب ہے کہ وہ سلام پھیرنے کے بعد دعا کریں اور دوسری جگہ پر امام صاحب فرماتے ہیں تمام لوگوں کے لیے فرض نماز کو ادا کرنے کے بعد بالاتفاق دعا کرنی چاہیے اور یہ عمل رب تعالیٰ کے ہاں بڑا ہی پسندیدہ عمل ہے۔②

اور حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح بخاری کتاب الدعوات میں اس نام سے

---

① جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب: 3499۔ الترغیب والترهیب: 1648 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح لغیرہ قرار دیا ہے۔

② شرح المهذب للامام النووی: 322/3

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

باب قائم کیا ہے، باب الدعاء بعد الصلاۃ نماز کے بعد دعا کرنے کے متعلق باب۔

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں اور امام طبری رحمہ اللہ نے محمد بن جعفر الصادق کی روایت سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں:

الدعاء بعد المکتوبة افضل من الدعاء بعد النافلة کفضل المکتوبة علی النافلة۔[1]

''فرض نماز کے بعد دعا کرنا نفل نماز کے بعد دعا کرنے سے ایسے ہی افضل ہے جیسے فرض نماز کو نفل نماز پر فوقیت اور برتری حاصل ہے''۔

اور یہ ایک ایسی سنت ہے جس میں بہت زیادہ لوگ زیادتی کر رہے ہیں خصوصا وہ لوگ جو سلام پھیرنے کے فوراً بعد اٹھ جاتے ہیں اور وہ لوگ جو شرعی اذکار کو ہی کافی سمجھتے ہیں وہ اذکار جو نماز کے بعد آپ ﷺ کیا کرتے تھے ان کے علاوہ وہ دعا وغیرہ نہیں کرتے۔ متعدد احادیث نبویہ اس بات پر شاہد ہیں فرض نماز کے بعد دعا کرنا شرعی طور پر ثابت ہے اور مشروع عمل ہے، ان روایات میں سے چند ایک روایات درج ذیل ہیں:

1۔ پہلی روایت جسے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ:

''نبی ﷺ کا معمول تھا کہ جب آپ نماز سے سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ۔[2]

''اے اللہ! تو مجھے معاف کر دے جو کچھ میں نے پہلے کیا اور جو کچھ بعد میں کروں گا اور جو کچھ میں نے چھپ کر کیا اور جو کچھ میں نے علانیہ کیا اور جو میں نے زیادتی کی اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، تو ہی آگے کرنے والا ہے

---

[1] فتح الباری لابن حجر:11/138:6329

[2] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ:1812

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں''۔

اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے اس میں یہ الفاظ ہیں: رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

«وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّيْ وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا إِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ»۔ [1]

''میں نے اپنا چہرہ یکسو ہو کر اس ذات کی طرف متوجہ کر لیا جس نے آسمانوں وزمین کو پیدا کیا اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز، میری قربانی، میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا اللہ رب العالمین کے لیے ہے، جس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مطیع وفرمانبرداروں میں سے ہوں، اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، پس میرے تمام گناہ بخش دے، کیونکہ تیرے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو نہیں بخش سکتا، بہترین اخلاق کی طرف میری رہنمائی فرما، تیرے علاوہ بہترین اخلاق کی طرف کوئی رہنمائی

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ: 1812

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرسکتا، مجھ سے بُرے اخلاق دور کر دے، تیرے علاوہ مجھ سے بُرے اخلاق کوئی دور نہیں کرسکتا، میں حاضر ہوں اور یہ میرے لیے سعادت ہے اور بھلائی تمام کی تمام تیرے ہاتھ میں ہے، جب کہ بُرائی تیری طرف (منسوب) نہیں کی جا سکتی، میں تیری مدد سے (کھڑا) ہوں اور تیری طرف لوٹ کر آتا ہے، تو بابرکت اور بلند ہے، میں تجھ سے بخشش طلب کرتا اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں"۔

اور جب سجدہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

«اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ اٰمَنْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ، تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ»۔ ①

"اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا، تجھی پر ایمان لایا اور تیرا ہی فرماں بردار ہوا، میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، اس کی صورت بنائی، اس کے کانوں اور آنکھوں کے سوراخ بنائے، اللہ بڑا بابرکت ہے جو تمام پیدا کرنے والوں سے اچھا ہے"۔

پھر سب سے آخر میں تشہد اور سلام کے درمیان آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ، وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ، وَمَآ اَسْرَفْتُ، وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ . اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔ ②

"اے اللہ! تو مجھے معاف کر دے جو کچھ میں نے پہلے کیا اور جو کچھ بعد میں کروں گا اور جو کچھ میں نے چھپ کر کیا اور جو کچھ میں نے علانیہ کیا اور جو میں نے زیادتی کی اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، تو ہی آگے کرنے والا ہے

---

① صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ: 1812

② صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ: 1812

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں"۔

اور حضرت امام نووی رحمہ اللہ نے ان دونوں روایات پر یہ کہتے ہوئے تعلیق لگائی ہے کہ ان دونوں روایتوں کے درمیان کوئی منافاۃ اور اختلافی پہلو نہیں ہے، دونوں ہی صحیح ہیں، اللہ کے رسول ﷺ دونوں موقعوں پر ہی یہ دعا کیا کرتے تھے، واللہ اعلم۔ ①

2۔ دوسری روایت جسے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: نبی کریم ﷺ فجر کی نماز سے سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

«اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَیِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا»۔ ②

"اے اللہ! بے شک میں تجھ سے نفع دینے والے علم، پاکیزہ رزق اور قبول کیے ہوئے عمل کا سوال کرتا ہوں"۔

3۔ تیسری روایت جسے ابو عبدالرحمن الحبلی نے صنابحی سے روایت کیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: "اے معاذ! اللہ کی قسم! مجھے تم سے محبت ہے، اللہ کی قسم! مجھے تم سے محبت ہے"، پھر فرمایا: "اے معاذ! میں تمھیں وصیت کرتا ہوں کہ ہرگز کسی نماز کے بعد یہ دعا نہ چھوڑنا:

«اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ»۔ ③

"اے اللہ! تو اپنے ذکر، اپنے شکر اور اپنی اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما"۔

امام ابن عثیمین رحمہ اللہ کی رائے یہ ہے وہ دعائیں جو دبر الصلوات المکتوبۃ ہیں وہ ساری کی ساری دعائیں سلام پھیرنے سے پہلے ہیں، انھوں نے دبر الصلاۃ کے متعلق ذکر اور دعا کے درمیان فرق کیا ہے اور فرماتے ہیں دبر الصلاۃ کے ساتھ مقید جو دعا وارد ہوئی ہے وہ سلام پھیرنے سے پہلے ہے اور جو دبر الصلاۃ سے مقید ذکر وارد ہوا ہے وہ سلام

① المجموع شرح المهذب للنووی: 324/3

② سنن ابن ماجة، کتاب إقامة الصلاة، باب ما یقال بعد التسلیم: 925

③ سنن أبی داود، باب تفریع أبواب الوتر، باب فی الاستغفار: 1522

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پھیرنے کے بعد ہے۔[1]

جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا﴾۔[2]

''پھر جب تم نماز تمام کر چکو تو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (ہر حالت میں) اللہ کو یاد کرو پھر جب خوف جاتا رہے تو (اس طرح سے) نماز پڑھو (جس طرح امن کی حالت میں پڑھتے ہو) بے شک نماز کا مومنوں پر اوقات (مقررہ) میں ادا کرنا فرض ہے''۔

4۔ اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے ساتھ کی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے:

اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم سے اپنے خالق ومالک کے حضور التجا اور سوال کرنے سے بھی ضرور قبولیت ہوتی ہے اور قبول ہونے والی دعا کے لیے آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور عرش معلیٰ پر رب کائنات اس دعا کو قبولیت کا شرف عطا کر دیتے ہیں، جیسا کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا ـ يَعْنِي ـ وَرَجُلٌ قَائِمٌ يُصَلِّي، فَلَمَّا رَكَعَ وَسَجَدَ وَتَشَهَّدَ دَعَا، فَقَالَ فِي دُعَائِهِ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ، إِنِّي أَسْأَلُكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: «تَدْرُونَ بِمَا دَعَا؟» قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ

---

[1] سورۃ النساء:103

[2] کتاب الدعاء لمحمد بن ابراھیم الحمد، ص:54

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الْعَظِيمِ، الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ، وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى»۔ ①

”میں اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا یعنی اور ایک صحابی کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا تھا، تو جب اس نے رکوع اور سجدہ کر لیا اور تشہد میں بیٹھا تو دعا کرتے ہوئے اس نے یہ دعا پڑھی:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ، بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ، إِنِّيْ أَسْئَلُكَ»۔

”اے اللہ! یقیناً میں تجھ سے اس لیے سوال کرتا ہوں کہ یقیناً ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لیے ہے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، اے بہت زیادہ احسان کرنے والے! اے آسمانوں و زمین کے موجد، اے بزرگی اور عزت والے! اے زندہ اور قائم! بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں“۔

تو نبی ﷺ نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ اس شخص نے کن الفاظ کے ساتھ دعا کی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس شخص نے اللہ کے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے کہ جس کے ساتھ جب دعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے اور اس کے ساتھ اگر مانگا جائے تو وہ دے دیتا ہے“۔

اسی طرح ایک روایت میں ہے جسے بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، کہتے ہیں:

سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ»، قَالَ:

① سنن نسائی، کتاب السھو، باب الدعاء بعد الذکر: 1300 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح سنن نسائی: 1233 میں ذکر کیا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ، وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى» ①

”نبی ﷺ ایک شخص کو سنا وہ یہ دعا کر رہا تھا:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اللهُ بِأَنَّكَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ».

”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لیے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو اکیلا، تنہا اور ایسا بے نیاز ہے جس نے نہ جنا اور نہ وہ جنا گیا ہے اور نہ اس کے برابر کا کوئی ہے“۔ فرماتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس شخص نے اللہ کے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے کہ جس کے ساتھ جب دعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے اور اس کے ساتھ اگر مانگا جائے تو وہ عطا کر دیتا ہے“۔

5۔ اخلاص والے عمل کے وسیلہ سے دعا ضرور قبول ہوتی ہے:

دعا کی قبولیت کے لیے جو وسائل بروئے کار لائے جاتے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ بندہ اپنے نیک اور اچھے اور اخلاص سے کیے جانے والے اعمال کے وسیلہ سے دعا کرے، تو اللہ رب العزت اس دعا کو ضرور قبول فرماتے ہیں اور جب دعا قبول ہوتی ہے تو وہ ضروری طور پر آسمان کی طرف جاتی ہے، جب وہ آسمان کی طرف چڑھتی ہے تو پھر لازمی طور پر اس کے لیے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اس کی بہترین وضاحت اور دلیل وہ صحیح بخاری میں جو غار والوں کا واقعہ ہے وہی ہے، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی ﷺ نے فرمایا:

«خَرَجَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَمْشُونَ فَأَصَابَهُمُ الْمَطَرُ، فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي

① جامع ترمذی: 3475 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح ترغیب وترھیب: 1640 میں ذکر کیا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

جَبَلٍ، فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ، قَالَ: فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: ادْعُوا اللّٰهَ بِأَفْضَلِ عَمَلٍ عَمِلْتُمُوهُ فَقَالَ أَحَدُهُمْ: اللّٰهُمَّ إِنِّي كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَرْعَى، ثُمَّ أَجِيءُ فَأَحْلُبُ فَأَجِيءُ بِالْحِلَابِ، فَآتِي بِهِ أَبَوَيَّ فَيَشْرَبَانِ، ثُمَّ أَسْقِي الصِّبْيَةَ وَأَهْلِي وَامْرَأَتِي، فَاحْتَبَسْتُ لَيْلَةً، فَجِئْتُ فَإِذَا هُمَا نَائِمَانِ، قَالَ: فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا، وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِي وَدَأْبُهُمَا، حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ، اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ، قَالَ: فَفُرِجَ عَنْهُمْ، وَقَالَ الْآخَرُ: اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ أُحِبُّ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِ عَمِّي كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَاءَ، فَقَالَتْ: لَا تَنَالُ ذٰلِكَ مِنْهَا حَتَّى تُعْطِيَهَا مِائَةَ دِينَارٍ، فَسَعَيْتُ فِيهَا حَتَّى جَمَعْتُهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ وَتَرَكْتُهَا، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً، قَالَ: فَفَرَجَ عَنْهُمُ الثُّلُثَيْنِ، وَقَالَ الْآخَرُ: اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقٍ مِنْ ذُرَةٍ فَأَعْطَيْتُهُ، وَأَبَى ذَاكَ أَنْ يَأْخُذَ، فَعَمَدْتُ إِلَى ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ، حَتَّى اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَعْطِنِي حَقِّي، فَقُلْتُ: انْطَلِقْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَإِنَّهَا لَكَ، فَقَالَ: أَتَسْتَهْزِئُ بِي؟ قَالَ: فَقُلْتُ: مَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ وَلٰكِنَّهَا لَكَ، اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ عَنَّا فَكُشِفَ عَنْهُمْ»۔[1]

"تین آدمی جا رہے تھے تو بارش ہونے لگی وہ تینوں پہاڑ کی ایک غار میں داخل ہو گئے ایک چٹان اوپر سے گری اور غار کا منہ بند ہو گیا ایک نے دوسرے سے کہا کہ اللہ سے کسی ایسے عمل کا واسطہ دے کر دعا کرو جو تم نے کیا ہو ان میں سے ایک نے کہا اے میرے اللہ میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے چنانچہ میں باہر جاتا اور جانور چراتا تھا پھر واپس آکر دودھ دوھ کر اپنے ماں باپ کے پاس لاتا جب وہ پی لیتے تو میں بیوی بچوں اور گھر والوں کو پلاتا ایک رات مجھے دیر ہو گئی میں آیا تو دونوں سو گئے تھے مجھے ناگوار ہوا کہ میں انہیں جگاؤں اور بچے میرے پاؤں کے پاس بھوک کے مارے رو رہے تھے طلوع فجر تک میری حالت یہی رہی اے اللہ اگر تو یہ جانتا ہے کہ میں نے صرف تیری رضا مندی کے لئے کیا ہے تو پتھر مجھ سے کچھ ہٹا دے تاکہ ہم آسمان تو دیکھ سکیں پتھر کچھ ہٹ گیا پھر دوسرے آدمی نے کہا اے اللہ میں اپنی ایک چچا زاد بہن سے بے انتہا محبت کرتا تھا جس قدر ایک مرد عورتوں سے محبت کرتا ہے لیکن اس نے کہا تم اپنا مقصد مجھ سے حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ تم سو دینار نہ دے دو چنانچہ میں نے محنت کر کے سو دینار جمع کئے جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا اللہ سے ڈر مہر ناجائز طور پر نہ توڑ میں کھڑا ہو گیا اور اسے چھوڑ دیا اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے صرف تیری رضا کے لئے ایسا کیا تو اس پتھر کو کچھ ہٹا دے وہ پتھر دو تہائی ہٹ گیا پھر تیسرے آدمی نے کہا یا اللہ میں نے ایک مزدور ایک فرق جوار کے عوض کام پر لگایا جب میں اسے دینے لگا تو اس نے لینے سے انکار کر دیا میں نے اس جوار کو کھیت میں بو دیا یہاں تک کہ میں نے اس سے گائے بیل اور چرواہا خرید ا پھر وہ شخص آیا اور کہا اے اللہ کے بندے تو مجھے میرا حق دیدے

[1] صحیح بخاری:2215۔ صحیح مسلم:2743

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں نے کہا ان گایوں بیلوں اور چرواہے کے پاس جا اور انہیں لے لے یہ تیرے ہیں اس نے کہا کیا تم مذاق کرتے ہو میں نے اس سے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا وہ تیرے ہی ہیں اے میرے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے صرف تیری خوشنودی کے لئے ایسا کیا تو یہ پتھر ہم سے ہٹا دے چنانچہ وہ پتھر ان سے ہٹ گیا"۔

اس عظیم الشان واقعہ سے یہ بات عیاں ہو رہی ہے کہ اعمال میں اخلاص بندے کے لیے دنیا اور آخرت میں کامیابی اور نجات کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور یہ حدیث مبارکہ ہمیں اس بات کی طرف ابھار رہی ہے کہ ہم اپنے نیک اور صالح اعمال کو چھپا کر رکھیں، یہ ان کی قبولیت کے لیے بہت زیادہ لائق ہے اور ایسے اعمال کے ذریعہ سے رب کائنات سے دعا کرنا بھی ممکن ہے، یہی اعمال انسان کے لیے وسیلہ کا کام دیتے ہیں۔

اور سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ لَهُ خَبٌّ مِنْ عَمَلٍ صَالِحٍ فَلْيَفْعَلْ۔[1]

"جس شخص میں تم میں سے استطاعت اور طاقت ہے کہ وہ اپنے نیک اور صالح اعمال کو چھپا کر رکھے اسے چاہیے کہ وہ ایسے کرے"۔

اے میرے عزیز بھائی! تھوڑا سا اپنے من میں ڈوب کر سوچیے کہ اگر آپ کسی پریشانی اور شدت میں پھنس جائیں اور آپ کے ساتھ کوئی آپ کی معاونت کرنے والا بھی نہ ہو تو کیا آپ کے پاس ایسے صالحہ اور خالص اعمال ہیں جن کے ساتھ آپ اپنے اللہ کو پکار سکیں؟ کیا آپ کے پاس ایسے کافی ہو جانے والے اعمال ہیں اس لیے اپنے تمام تر اعمال کو خالصتاً اللہ رب العزت کی رضامندی اور خوشنودی کے لیے کیجیے اور ساتھ ساتھ ان کو چھپا کر بھی رکھیے، آپ میں ایک جذبہ اعمال کو مخفی رکھنے اور چھپانے کا بھی ہونا چاہیے، اسی لیے سلمہ بن دینار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

[1] صحیح الجامع للالبانی:6018

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اکتم حسناتك اشد مما تکتم سیئاتك۔ [1]

"اپنی حسنات اور نیکیوں کو اس سے بھی زیادہ چھپا کر رکھیں جتنا کہ آپ اپنے گناہوں کو چھپا کر رکھتے ہیں"۔

ہاں ہمارے رب جل وعلا نے ہمیں یہ بھی ترغیب دلائی ہے کہ ہم اپنے بعض اعمال کو ظاہر بھی کریں، تا کہ دوسرے لوگوں کے لیے اسوہ، قدوۃ اور نمونہ بن سکیں، لیکن اس کے مقابلہ میں جس نے اپنے عمل کو چھپایا اس کا اجر اور ثواب زیادہ ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِن تُبْدُوا الصَّدَقَٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۖ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّـَٔاتِكُمْ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٧١﴾﴾۔ [2]

"اگر تم خیرات ظاہر دو تو وہ بھی خوب ہے اور اگر پوشیدہ دو اور دو بھی اہل حاجت کو تو وہ خوب تر ہے اور (اس طرح کا دینا) تمہارے گناہوں کو بھی دور کر دے گا۔ اور اللہ کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے"۔

6۔ کسی کی عدم موجودگی میں کی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے:

ایک مسلمان بھائی جب اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے لیے دعا کرتا ہے تو رب کائنات اس کی دعا کو رد نہیں کرتے، بلکہ وہ دعا آسمان پر پہنچتی ہے اور رب تعالیٰ اسے شرف قبولیت سے نوازتے ہیں، جیسا کہ صفوان بن عبداللہ بن صفوان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَكَانَتْ تَحْتَهُ الدَّرْدَاءُ، قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ، فَأَتَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي مَنْزِلِهِ، فَلَمْ أَجِدْهُ وَوَجَدْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ، فَقَالَتْ: أَتُرِيدُ الْحَجَّ

---

[1] شعب الایمان: 6899

[2] سورۃ البقرۃ: 271

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الْعَامَ، فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: «دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ، عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ، قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ». ①

''ان کے نکاح میں درداء تھیں، انہوں نے کہا میں شام کو آیا تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے ہاں ان کے گھر گیا، وہ نہیں ملے، میں حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے ملا تو انھوں نے کہا کیا تم اس سال حج کا ارادہ رکھتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں، انھوں نے کہا: ہمارے لیے خیر کی دعا کرنا، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے مسلمان کی اپنے بھائی کے لیے اس کی پیٹھ پیچھے کی گئی دعا قبول ہوتی ہے اس کے سر کے قریب ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے وہ جب اپنے بھائی کے لیے دعائے خیر کرتا ہے تو مقرر کیا ہوا فرشتہ اس پر کہتا ہے آمین اور تمھیں بھی اس کے مانند عطا ہو''۔

حضرت امام طیبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے بعض سلف صالحین جب اپنے لیے دعا کا ارادہ کرتے تو وہ وہی دعا جن کی ان کو حاجت اور ضرورت ہوتی وہ اپنے کسی دوسرے مسلمان بھائی کے لیے کرتے، اس لیے کہ وہ دعا ضرور قبول ہوتی ہے اور کرنے والے کے لیے اسی کی مثل دعا بھی قبول ہو جاتی ہے۔ ②

7۔ مسافر کی دعا اور والد کی اولاد کے لیے دعا ضرور قبول ہوتی ہے:

مسافر جب اپنے دامن کو رب کریم کے حضور پھیلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو رد

① صحیح مسلم: 2733
② شرح الطیبی علی مشکاۃ المصابیح: 4/269: 2228

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرتے اور اسی طرح والد جب اپنی اولاد کے لیے رب کے سامنے التجا کرتا ہے تو اس کی دعا کو بھی شرف قبولیت مل جاتا ہے اور ان دعاؤں کے لیے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ»۔ [1]

"تین قسم کی دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں: (1) مظلوم کی دعا، (2) مسافر کی دعا اور (3) اولاد کے لیے والد کی بد دعا"۔

اور اسی طرح سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ لَا تُرَدُّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ وَدَعْوَةُ الصَّائِمِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ»۔ [2]

"بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین دعائیں رد نہیں کی جائیں گی، والد کی دعا اولاد کے لیے، روزے دار کی دعا اور مظلوم کی دعا"۔

اس حدیث شریف میں بچوں کو والدین کے حوالہ سے تنبیہ اور ڈرانا مقصود ہے، تاکہ وہ والدین کی رضامندی کی اہمیت کو سمجھیں اور ان کے ساتھ انتہا درجے کی نیکی اور اچھا سلوک کریں اور انھیں ناراض اور نالاں مت کریں، اس ڈر اور خوف کے اندیشے کو بھی سامنے رکھیں کہ کہیں ان کے والدین ان کے خلاف کوئی دعا نہ کر دیں، کیونکہ والدین اپنے رب سے جو کچھ دعا کر دیتے ہیں اللہ اسے قبول فرما لیتے ہیں اور ابن علان رحمہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے حوالہ سے فرماتے ہیں کہ اگر بیٹا اپنے والد کے ساتھ ظلم کرتا ہے اور اپنے والد گرامی کا نافرمان ہے اور انھیں ایذاء رسانیوں اور تکلیفوں سے دوچار کرتا

---

[1] سنن أبي داود، باب تفريع أبواب الوتر، باب الدعاء بظهر الغيب: 1536۔ صحيح الجامع: 3033 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

[2] سنن الكبرى للبيهقي: 6185۔ صحيح الجامع: 3032 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے تو وہ والدین جن سے یہ بدسلوکی ہو رہی ہے وہ بھی مظلوم ہی ہیں، لیکن حدیث میں ان کا علیحدہ ذکر کیا ہے ان کی عزت و احترام کا اہتمام کرتے ہوئے اور ان کی شان اور مقام کو مزید اجاگر کرنے کے لیے ان کا علیحدہ ذکر کیا گیا ہے۔①

اور حضرت علامہ مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس حدیث سے اور اس سے ملتی جلتی دیگر احادیث نبویہ سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ باپ اپنے بیٹے کی نمازِ جنازہ پڑھانے کا زیادہ حق دار ہے، کیونکہ جب باپ اپنے بیٹے کے لیے رب ذوالجلال والاکرام کے حضور دعا کرے گا تو آسمان پر وہ دعا جلد قبولیت کا درجہ حاصل کر جائے گی''۔②

8۔ کرب کی دعا کے ساتھ جب دعا ہو تو وہ ضرور قبول ہوتی ہے:

کتاب و سنت میں متعدد کرب کی دعائیں ہیں جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے اور ان کے ساتھ دعا کرنے کی ترغیب دلائی ہے اور ساتھ ساتھ یہ بھی درس دیا ہے کہ جب بھی کسی مسلمان کو کوئی مصیبت یا پریشانی پہنچے تو وہ درج ذیل دعاؤں میں سے کسی ایک دعا کو پڑھ کر دعا کرے تو رب کائنات اسے ضرور شرفِ قبولیت سے نوازتے ہیں اور بڑے بڑے کربناک حالات کو تبدیل کر دیتے ہیں، ان دعاؤں میں سے چند دعائیں درج ذیل ہیں:

1۔ پہلی دعا جس کو سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ

① الفتوحات الربانية على الاذكار النووية لمحمد بن علان الصديقي: 137/5

② فيض القدير شرح جامع الصغير: 3456:301/3

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللهُ لَهُ». ①

”یونس علیہ السلام کی دعا جسے وہ مچھلی کے پیٹ میں مانگ رہے تھے، جو مسلمان اپنے رب سے کبھی بھی کسی چیز کے متعلق ان کلمات کے ساتھ دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمائے گا:

لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ۔

”تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو پاک ہے، یقیناً میں ظالموں میں سے ہوں“۔

2۔ دوسری دعا جسے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت و پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

«لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ». ②

”اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں جو بہت عظمت والا اور بہت بردبار ہے، اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں جو عرشِ عظیم کا رب ہے، اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، جو آسمانوں کا رب، زمین کا رب اور عرشِ کریم کا رب ہے“۔

علامہ ابن علان رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے سلف اس دعا کے ساتھ ہی دعا کرتے تھے اور اس دعا کو دعاء الکرب کہتے تھے اور اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اس میں تو صرف اللہ تعالیٰ کی بڑائی، عظمت اور ثناء ہے، یہ دعا کیسے ہوگئی ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کو دعا دو وجوہات کی بنیاد پر کہا جاتا ہے:

---

① جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب: 3505۔ صحیح الجامع: 3383 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

② صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء عند الکرب: 6346

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

پہلی وجہ یہ ہے کہ اس سے دعا کی ابتدا ہوتی ہے جب ان کلمات سے ابتدا ہو گئی تو بعد میں جو چاہے اللہ تعالیٰ سے مانگے، سوال کرے اور اس موقف کی صراحت کئی احادیث سے ہوتی ہے۔

دوسری وجہ امام ابن عیینہ رحمہ اللہ کا قول ہے ان سے سوال کیا گیا کہ اسے دعا کیوں کہتے ہیں تو انھوں نے جواب میں فرمایا:

اما علمت ان الله تعالىٰ يقول من شغله ذكرى عن مسألتى اعطيته افضل مما اعطى السائلين۔ ①

"آپ کے علم میں نہیں ہے کہ رب تعالیٰ فرماتے ہیں جس کو میرے ذکر نے سوال کرنے سے مشغول کر دیا تو میں جو کچھ سوال کرنے والوں کو عطا کرتا ہوں اس کو ان سے بھی افضل عطا کرتا ہوں"۔

3۔ کرب کی تیسری دعا جسے سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے:

اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «دَعَوَاتُ الْمَكْرُوبِ اللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ، فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهُ. لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ»۔ ②

"بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: مصیبت و پریشانی میں مبتلا شخص کی یہ دعا ہے:

«اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ، فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهُ. لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

"اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں، سو تو مجھے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے سپرد نہ کر، اور میرے لیے میرے تمام کام درست کر دے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں"۔

---

① جامع ترمذی: 2926

② سنن أبي داود، أبواب النوم، باب ما يقول إذا أصبح: 5090۔ صحيح الجامع: 3388 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

4۔ کرب کی چوتھی دعا جسے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے:

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَرَبَهُ أَمْرٌ قَالَ: «يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ»۔ ①

"نبی ﷺ کا معمول تھا کہ آپ کو جب کسی معاملے میں پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا، تو دعا پڑھتے تھے:

«يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ»۔

"اے ہمیشہ زندہ اور ہر چیز کو قائم رکھنے والے! میں تیری رحمت کے ذریعے سے فریاد کرتا ہوں"۔

جیسا کہ ایک اور روایت میں ہے انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: تجھے کس چیز نے روکا ہے کہ تو اس بات کو سنے جس کی میں تجھے وصیت کر رہا ہوں، صبح وشام یہ دعا پڑھا کرو:

«يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ، بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ، أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيَ إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ»۔ ②

"اے زندہ! اے قائم! میں تیری رحمت ہی کے ساتھ مدد طلب کرتا ہوں، تو میرے تمام کام سنوار دے اور آنکھ جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کر"۔

5۔ کرب کی پانچویں دعا جو سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تجھے ایسی دعا نہ سکھاؤں جو تم مصیبت و پریشانی میں پڑھا کرو، پھر آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھی:

---

① جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب: 3524 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح الجامع: 4777 میں حسن قرار دیا ہے۔

② مستدرک حاکم، کتاب الدعاء، باب التکبیر والتھلیل والتسبیح والذکر: 2000۔ الترغیب والترھیب: 661 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

«اَللّٰهُ، اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا أُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا». ①

''اللہ، اللہ میرا رب ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا''۔

9۔ مضطر اور مجبور کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے:

رب کائنات کا وعدہ ہے کہ مجبوروں اور مقہوروں کی دعاؤں کو ضرور قبول کرتا ہوں، وہ جس بھی دین سے وابستہ ہوں اور جس بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں اور جس بھی لفظ اور صیغہ سے دعا کریں، کیونکہ وہ ایسی دعا ہوتی ہے جو بندے سے صادر ہوتی ہے، جو اس کی طرف سے اعتراف ہوتا ہے کہ اس کا رب ہے جس کی طرف وہ التجا کر رہا ہے اور وہ اپنی التجا میں سچا ہوتا ہے، کیونکہ وہ دنیا کے سارے ذرائع اور اسباب سے کنارہ کش ہو کر اپنے رب کو پکار رہا ہوتا ہے اور اس وقت اس کی ساری امنگیں اور امیدیں صرف اکیلے رب العالمین سے وابستہ ہوتی ہیں اور وہ اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں اور تمام اعضاء کو اللہ کے مطیع کر کے اپنی زبان سے یہ لفظ ادا کرتا ہے: یَا اللّٰهُ! ''اے اللہ''۔

جب انسان پر سارے کے سارے دروازے بند ہو چکے ہوں، سارے راستے منقطع ہو چکے ہوں، کوئی دادرسی کرنے والا بھی نہ آرہا ہو اور بندہ اضطرار اور مجبوری کی اعلیٰ حدوں تک پہنچ چکا ہو، تو اس وقت یہ کلمہ یا اللہ زبان سے نکالنا کتنا خوبصورت لگتا ہے اور آپ کو کیا معلوم کہ اضطرار کیا ہے، رب کائنات فرماتے ہیں:

﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ﴾ ②

''بھلا کون بے قرار کی التجا قبول کرتا ہے۔ جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور (کون اس کی) تکلیف کو دور کرتا ہے اور (کون) تم کو زمین میں (اگلوں کا)

---

① سنن أبي داود، باب تفريع أبواب الوتر، باب في الاستغفار: 1525۔ صحيح الجامع: 2623 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

② سورة النمل: 62

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جانشین بناتا ہے (یہ سب کچھ خدا کرتا ہے) تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں مگر) تم بہت کم غور کرتے ہو"۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان لوگوں کے اس عیب کو بیان فرمایا ہے کہ جو موت کی کالی گھٹاؤں میں پھنسے ہوئے ہوتے ہیں، انھیں اپنی موت کا یقین ہو چکا ہوتا ہے تو ایسی بے بسی اور لاچارگی کے عالم میں وہ رب سے عہد و پیمان کرتے ہیں جب کہ پہلے بھی وہ اپنے رب سے بیگانے ہی ہوتے ہیں اے اللہ! آج ہمیں اس کربناک کیفیت سے بچا لے، ہم ہمیشہ تیری عبادت، شکر گزاری اور تیرے مطیع اور فرماں بردار بندے بن کر زندگی گزاریں گے، لیکن جب انھیں نجات مل جاتی ہے تو پھر اپنے کیے ہوئے عہد کو پارہ پارہ کر دیتے ہیں، اسی پر ہی بس نہیں عہد شکنی کی انتہا کر دیتے ہیں اور جو رب کریم نے انھیں اس کرب اور مصیبت سے نجات عطا فرمائی ہے اسے بھلا دیتے ہیں اور پھر پہلے والے سلسلے پر ہی کاربند رہتے ہیں اس کیفیت کو رب نے قرآن میں بیان فرمایا ہے:

﴿وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُونَ إِلَّا إِيَّاهُ ۖ فَلَمَّا نَجَّاكُمْ إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ ۚ وَكَانَ الْإِنْسَانُ كَفُورًا﴾[1]

"اور جب تم کو دریا میں تکلیف پہنچتی ہے (یعنی ڈوبنے کا خوف ہوتا ہے) تو جن کو تم پکارا کرتے ہو سب اس (پروردگار) کے سوا گم ہو جاتے ہیں۔ پھر جب وہ تم کو (ڈوبنے سے) بچا کر خشکی پر لے جاتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو اور انسان ہے ہی ناشکرا"۔

وہ خالق و مالک کائنات کیسا غفور رحیم ہے، اس کی رحمت کی کوئی انتہا ہی نہیں، وہ مالک جانتا ہے اس کے علم میں ہے کہ اس تکلیف اور تنگی سے نکل جانے کے بعد انھوں نے پھر اسی طرح ہی کرنا ہے تو اب پھنسے ہوئے ہیں اس لیے منتیں سماجتیں کر رہے ہیں، اس کے باوجود اللہ ان مجبوروں کی دعا کو رد نہیں کرتے۔

اس کے برعکس اگر یہ مجبور اور مضطر مسلمان ہو تو اس کے ساتھ رب کائنات کا سلوک

[1] سورۃ بنی اسرائیل:67

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیسا ہوگا؟

ابو ملیکہ بیان فرماتے ہیں:

لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ هَرَبَ عِكْرِمَةُ بْنُ أَبِي جَهْلٍ فَرَكِبَ الْبَحْرَ، فَخَبَّ بِهِمُ الْبَحْرُ، فَجَعَلَتِ الصَّرَارِيُّ وَمَنْ فِي الْبَحْرِ يَدْعُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَيَسْتَغِيثُونَ بِهِ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَقِيلَ: مَكَانٌ لَا يَنْفَعُ فِيهِ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ عِكْرِمَةُ: فَهَذَا إِلَهُ مُحَمَّدٍ الَّذِي يَدْعُونَا إِلَيْهِ، ارْجِعُوا بِنَا، فَرَجَعُوا، فَرَجَعَ وَأَسْلَمَ، وَكَانَتِ امْرَأَتُهُ قَدْ أَسْلَمَتْ قَبْلَهُ فَكَانَا عَلَى نِكَاحِهِمَا۔ [1]

”فتح مکہ والے دن عکرمہ بن ابی جہل بھاگ نکلا اور کشتی پر سوار ہو کر سمندر کا سفر کر رہا تھا کہ اچانک سمندر کی لہروں اور موجوں نے اپنی لپیٹ میں لے لیا جب بھنور میں پھنس گئے تو ملاحوں سمیت تمام لوگ سمندر میں اللہ تعالیٰ کو پکارنا شروع ہو گئے اور اللہ سے مدد چاہنے لگ گئے تو عکرمہ بن ابی جہل کہتے ہیں یہ کیا ہے تم کس کو پکار رہے ہو؟ تو انھوں نے جواب میں کہا کہ اس جگہ پر سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی کے کائنات کی کوئی ہستی کام نہیں آ سکتی تو عکرمہ بن ابی جہل نے کہا یہ تو وہی محمد ﷺ کا اللہ ہے جس کی طرف وہ دعوت دیتے ہیں، تو اسی وقت عکرمہ بن ابی جہل کہنے لگے واپس پلٹ جاؤ اور ہمیں واپس لے چلو اسی جگہ سے ہی واپس پلٹے اور سیدھے نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گئے اور ان کی بیوی پہلے ہی مسلمان ہو چکی تھی اور وہ دونوں اسی نکاح کے ساتھ ہی باہمی زندگی گزارنا شروع ہو گئے۔“

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان گرامی:

﴿وَمَا دُعَٰٓؤُا الْكَٰفِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَٰلٍ ۝﴾۔ [2]

[1] مجمع الزوائد: 8/5

[2] سورۃ المومن: 50

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

"اور کافروں کی دعا بے کار ہے"۔

یہ مظلوم اور مجبور و مضطر کی پکار کے متعلق ہے، بلکہ یہ تو آگ سے نجات کے لیے ان کی پکار ہو گی، اس لیے ہے اور بعض لوگوں کی بہت بڑی غلطی یہ ہے کہ جب معاملات اور تکلیف دہ امور ان کو تھکا دیتے ہیں اور تمام تر راستے ان کے لیے بند ہو جاتے ہیں تو اس وقت وہ جنات اور فرشتوں سے مدد طلب کرنا شروع کر دیتے ہیں، حد درجہ کا برا گمان کرتے ہوئے عیاذا باللہ اپنے خالق و مالک جل وعلا جس ذات عالی شان نے مجبوروں اور مضطر لوگوں کی دعاؤں کو قبول کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے اس ذات کو چھوڑ دیتے ہیں اور ضعیف اور موضوع روایات کو بنیاد بنا لیتے ہیں جیسا کہ وہ روایت ہے جسے عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا أَضَلَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا أَوْ أَرَادَ أَحَدُكُمْ عَوْنًا وَهُوَ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا أَنِيسٌ، فَلْيَقُلْ: يَا عِبَادَ اللهِ أَغِيثُونِي، يَا عِبَادَ اللهِ أَغِيثُونِي، فَإِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَا نَرَاهُمْ»۔ ①

"جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کو گم پائے یا کوئی کسی سے معاونت کا ارادہ کرے اور وہ اس وقت ایسی سرزمین میں ہو کہ جہاں پر اس کا کوئی پرسان حال نہیں ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ کہے اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے بھی ہیں جن کو ہم نہیں دیکھ پاتے"۔

اور کیا ان لوگوں کو اس بات کا علم نہیں کہ جو اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو ایسے شخص پر غصہ آتا ہے، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّهُ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ»۔ ②

---

① طبرانی فی الکبیر:290 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو سلسلہ ضعیفہ:656 میں ذکر کیا ہے۔

② جامع ترمذی:3373 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح الجامع:2418 میں ذکر کیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"جو اللہ سے سوال نہیں کرتا اللہ اس پر ناراض ہوتا ہے"۔

اس لیے میرے عزیز بھائی! جب سوال کرنا ہے اپنے رب سے کیجیے، جب مدد طلب کریں اپنے اللہ سے طلب کریں، کسی جادوگر، کاہن اور جن وغیرہ سے مت مدد طلب کریں یا کسی بھی مردے کو مت پکاریں اگر ایسے کیا تو شقاوت وبدبختی آپ کا نصیب اور مقدر ہوگی۔

www.kitabosunnat.com

10۔ روزے دار کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے:

روزے دار شخص بھی جب ہاتھ پھیلاتا ہے تو رب تعالیٰ اس کے اٹھے ہوئے ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹاتے، یہ دعا بھی آسمان کی طرف جاتی ہے آسمان کے سارے دروازے اس کے لیے بھی کھل جاتے ہیں اور رب تعالیٰ کے پاس پہنچ کر شرف قبولیت پاتی ہے، جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی ﷺ نے فرمایا:

«ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ دَعْوَةُ الصَّائِمِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ»۔ ①

"تین دعائیں قبول کی جاتی ہیں: روزے دار کی دعا، مظلوم کی دعا اور مسافر کی دعا"۔

اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ اس طرح ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ لَا تُرَدُّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ وَدَعْوَةُ الصَّائِمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ»۔ ②

"بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: تین دعائیں رد نہیں کی جائیں گی، والد کی دعا اولاد کے لیے، روزے دار کی دعا اور مسافر کی دعا"۔

① سنن الکبری للبیہقی: 6185 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح الجامع: 3030 میں نقل کیا ہے۔
② سنن الکبری للبیہقی: 6185 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح الجامع: 3032 میں حسن قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

11۔ مرغ کی آواز سن کر کی جانے والی دعا ضرور قبول ہوتی ہے:

جب مرغ اذان دیتا ہے تو اسے سن کر بھی جو دعا کی جائے اللہ تعالیٰ اس دعا کو ضرور قبولیت سے نوازتے ہیں، جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا»۔ ①

"بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو، کیونکہ اس نے فرشتہ دیکھا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو اللہ کی شیطان مردود سے پناہ طلب کرو، کیونکہ اس نے شیطان دیکھا ہے"۔

حضرت امام نووی رحمہ اللہ اس کی حکمت بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مرغ جب آواز نکالتا ہے تو وہ فرشتوں کو دیکھ کر اذان دیتا ہے اور قاضی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس وقت کی جانے والی دعا کی قبولیت کا سبب یہ ہے کہ اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ ②

12۔ اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والا اور عادل حکمران جو دعا کرتا ہے وہ ضرور قبول ہوتی ہے:

اپنی زبان کو رب کائنات کے ذکر سے تر رکھنے والا شخص اور اسی طرح رعایا کے درمیان عدل وانصاف کو ملحوظ خاطر رکھنے والا حکمران یہ دونوں شخص اپنے خالق ومالک سے جو بھی دعا کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اس دعا کو ضرور شرف قبولیت نوازتے ہیں، جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

① صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب خیر مال المسلم غنم: 3303

② شرح صحیح مسلم للنووی: 17/50، 2729

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ لَا يَرُدُّ اللّٰهُ دُعَاءَهُمْ، الذَّاكِرُ اللّٰهَ كَثِيرًا وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَالْإِمَامُ الْمُقْسِطُ». ①

''بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی دعا اللہ رد نہیں فرماتے، اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والا، مظلوم کی دعا اور انصاف کرنے والا امام''۔

حضرت امام مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان الذاکر اللہ کثیرا اس کے معنی میں دو طرح کے احتمال ہیں ایک معنی یہ ہے کہ اس سے مراد اللہ کے ذکر پر ہمیشگی اور مداومت کرنے والا شخص مراد ہے، دوسرا احتمال یہ ہے کہ دعا کرنے کا جب ارادہ کرتا ہے تو اس وقت بہت زیادہ ذکر کرتا ہے، وہ شخص مراد ہے۔

13۔ نماز ادا کرتے وقت سجدوں میں کی جانے والی دعا ضرور قبول ہوتی ہے:

نماز کے دوران سجدوں میں کی جانے والی دعا کے متعلق نبی کریم ﷺ نے گارنٹی دی ہے کہ وہ دعا رب کائنات کے دربار میں ضرور شرف قبولیت پا جاتی ہے جیسا کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں:

مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ وَأَبُو بَكْرٍ، عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ يَقْرَأُ، فَقَامَ فَتَسَمَّعَ قِرَاءَتَهُ، ثُمَّ رَكَعَ عَبْدُ اللّٰهِ، وَسَجَدَ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَلْ تُعْطَهْ، سَلْ تُعْطَهْ». قَالَ: ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا أُنْزِلَ، فَلْيَقْرَأْهُ مِنِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ». قَالَ: فَأَدْلَجْتُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ لِأُبَشِّرَهُ بِمَا قَالَ

① شعب الایمان: 588 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح الجامع: 3064 میں حسن قرار دیا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَلَمَّا ضَرَبْتُ الْبَابَ - أَوْ قَالَ: لَمَّا سَمِعَ صَوْتِي - قَالَ: مَا جَاءَ بِكَ هَذِهِ السَّاعَةَ؟ قُلْتُ: جِئْتُ لِأُبَشِّرَكَ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: قَدْ سَبَقَكَ أَبُو بَكْرٍ. قُلْتُ: إِنْ يَفْعَلْ فَإِنَّهُ سَبَّاقٌ بِالْخَيْرَاتِ، مَا اسْتَبَقْنَا خَيْرًا قَطُّ إِلَّا سَبَقَنَا إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ۔ ①

”ایک مرتبہ نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گزر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا، میں بھی نبی ﷺ کے ہمراہ تھا، ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس وقت قرآن پڑھ رہے تھے، نبی ﷺ ان کی قراءت سننے کے لیے کھڑے ہو گئے، پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رکوع اور سجدہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا مانگو تمھیں دیا جائے گا، پھر واپس جاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قرآنِ کریم کو اسی طرح تروتازہ پڑھنا چاہتا ہے جیسے وہ نازل ہوا ہے اسے چاہیے کہ وہ ابن ام عبد کی قراءت پر اسے پڑھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ رات ہی کو میں انھیں یہ خوشخبری ضرور سناؤں گا، چنانچہ جب میں نے ان کا دروازہ بجایا تو انھوں نے فرمایا کہ رات کے اس وقت میں خیر تو ہے؟ میں نے کہا کہ میں آپ کو نبی ﷺ کی طرف سے خوشخبری سنانے کے لیے آیا ہوں، انھوں نے فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ پر سبقت لے گئے ہیں، میں نے کہا اگر انھوں نے ایسا کیا ہے تو وہ نیکیوں میں بہت زیادہ آگے بڑھنے والے ہیں، میں نے جس معاملے میں بھی ان سے مسابقت کی کوشش کی وہ ہر اس معاملے میں مجھ سے سبقت لے گئے“۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صرف اسی بات پر ہی اکتفا نہیں کیا کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو جو خوشخبری سنائی بلکہ اس بات پر بھی بڑی حرص اور طمع کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس وقت دعا کون سی کی تھی وہ بھی معلوم کی، جیسا کہ زر بن حبیش عبداللہ بن

① مسند احمد:265۔ سلسلہ صحیحہ:2301

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں:

دخل رسول الله المسجد وهو بين ابى بكر وعمر واذا ابن مسعود يصلي ...... سل تعطه، اسأل تعطه۔ يرحم الله ابا بكر ما سبقته الى خير قط الا سبقني۔ ①

اس لیے میرے عزیز قارئین! اپنے سجدوں کے درمیان کثرت سے دعا کیا کریں کیونکہ بندہ جب سجدے میں ہوتا ہے اس وقت وہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ»۔ ②

”بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے تو (سجدے میں) تم بکثرت دعائیں کیا کرو“۔

اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے فرماتے ہیں:

كَشَفَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ وَإِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا الرَّبَّ فِيهِ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ»۔ ③

”جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر حیات میں بیمار ہو گئے۔ اور نماز کے لئے اپنے حجرہ سے مسجد میں نہیں آسکتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دروازہ کا پردہ اٹھایا۔ دیکھا سب لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے صف باندھے کھڑے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو

---

① مسند احمد: 4328، سلسلة صحيحة: 2301

② صحيح مسلم: 482

③ صحيح مسلم: 479

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

نبوت کی خوشخبری دینے والی چیزوں میں سے اب کوئی چیز باقی نہیں رہی سوائے ان سچے خوابوں کے جو مسلمان اپنے لئے دیکھے یا دوسرا اس کے لئے دیکھے۔ اور مجھ کو رکوع وسجدہ کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کر دیا گیا ہے پس رکوع میں اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیا کرو اور سجدہ میں خوب دعائیں کیا کرو امید ہے قبول کی جائیں گی"۔

14۔ جمعہ کے دن کی گھڑی میں کی جانے والی دعا ضرور قبول ہوتی ہے:

نبی کریم جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ اس گھڑی میں کی جانے والی دعا کو رب کائنات ضرور قبول فرماتے ہیں، جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن کا تذکرہ کیا اور فرمایا:

«فِيهِ سَاعَةٌ، لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، وَهُوَ يُصَلِّي، يَسْأَلُ اللهَ شَيْئًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ» - زَادَ قُتَيْبَةُ فِي رِوَايَتِهِ: وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا» -[1]

"کہ اس دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں اگر کوئی مسلمان بندہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز ضرور دیتا ہے، ہاتھ کے اشارے سے آپ ﷺ نے بتایا کہ وہ گھڑی بہت تھوڑی سی ہے"۔

علمائے کرام نے اس گھڑی کی تعیین میں اختلاف کیا ہے، کیونکہ اس کے بارے میں صحیحین کی دو حدیثیں آتی ہیں پہلی حدیث اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ یہ گھڑی عصر کے بعد غروبِ آفتاب تک تلاش کی جائے گی اور دوسری حدیث اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ یہ گھڑی خطیب کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز سے پھرنے تک تلاش کی جائے گی، جیسا کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يَوْمُ الْجُمُعَةِ ثِنْتَا عَشْرَةَ - يُرِيدُ - سَاعَةً، لَا يُوجَدُ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا، إِلَّا آتَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَالْتَمِسُوهَا آخِرَ سَاعَةٍ

[1] صحیح بخاری:935۔ صحیح مسلم:852

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بَعْدَ الْعَصْرِ»۔ ①

’’جمعہ کا دن بارہ ساعت کا ہوتا ہے ان میں سے ایک ساعت (گھڑی) ایسی ہے کہ اگر اس وقت کوئی مسلمان بندہ اللہ سے کچھ مانگے تو اس کو ضرور دیا جاتا ہے پس اس گھڑی کو عصر کے بعد آخر وقت میں تلاش کرو‘‘۔

اور دوسری روایت جس کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں:

«اِلْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِي تُرْجَى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ»۔ ②

’’وہ مبارک گھڑی تلاش کرو جس کی جمعہ کے دن عصر اور مغرب کے درمیان ملنے کی امید ہے‘‘۔

حضرت امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’وہ گھڑی جس کے متعلق اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دعا کی قبولیت ہوتی ہے اس کے متعلق اکثر روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ گھڑی عصر کے بعد ہے اور سورج کے زائل ہونے تک ہوتی ہے‘‘۔ ③

اور وہ لوگ جن کا خیال ہے کہ یہ گھڑی خطیب کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز کے اختتام تک ہے، جیسا کہ درج ذیل حدیث سے معلوم ہوتا ہے:

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ»۔ ④

---

① سنن أبي داود: 1048 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

② جامع ترمذی: 489۔ صحيح الجامع: 1237

③ جامع ترمذی: 489

④ صحيح مسلم: 853

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

"ابو بردہ بن ابوموسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا تو نے اپنے باپ سے جمعہ کی گھڑی کی شان کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی حدیث سنی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے کہا ہاں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ گھڑی امام کے بیٹھنے سے لے کر نماز پوری ہونے تک ہے"۔

اور بہت زیادہ اہل علم نے پہلے قول کو راجح قرار دیا ہے کہ وہ گھڑی عصر کے بعد ہے اور امام ابن قیم رحمہ اللہ نے دونوں اقوال کے درمیان تطبیق دی ہے اور فرمایا ہے کہ میرے نزدیک نماز کا ٹائم اور گھڑی بھی قبولیت کی گھڑی ہے اور عصر کے بعد والا وقت بھی اس دعا کی قبولیت کا وقت ہے اور اگر یہ گھڑی مخصوص ہے تو وہ عصر کے بعد آخری گھڑی ہے، یہ تو اس دن کا معین وقت ہے، یہ وقت آگے ہو سکتا ہے نہ پیچھے ہو سکتا ہے اور جو نماز کا وقت ہے وہ نماز کا تابع ہے اس میں تقدیم وتاخیر ہو سکی ہے، اس لیے کہ مسلمانوں کا نماز کے لیے جمع ہونا نماز پڑھنا عاجزی اور گڑگڑانا اللہ تعالیٰ کی طرف انکساری کرنا دعا کی قبولیت میں اس کی بھی تاثیر ہے، اس لیے لوگوں کا جمع ہونا بھی اجابت اور قبولیت کی گھڑی ہے اور اس پر تمام احادیث نبویہ متفق ہیں۔ [1]

اور یہی بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان بھی ہوئی کہ قبولیت دعا کی گھڑی کون سی ہے، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُهْبِطَ، وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ، وَفِيهِ مَاتَ، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ، وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ مُسِيخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، مِنْ حِينَ تُصْبِحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ، إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللهَ حَاجَةً، إِلَّا أَعْطَاهُ

[1] زاد المعاد لابن القیم: 2/394

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

إِيَّاهَا»، قَالَ كَعْبٌ: ذَلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ، فَقُلْتُ: «بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ»، قَالَ: فَقَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ، فَقَالَ: صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ، فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِي مَعَ كَعْبٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ: قَدْ عَلِمْتُ أَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ لَهُ: فَأَخْبِرْنِي بِهَا، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ: هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَقُلْتُ: كَيْفَ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي»، وَتِلْكَ السَّاعَةُ لَا يُصَلِّي فِيهَا، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ: أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ»، قَالَ: فَقُلْتُ: بَلَى، قَالَ: هُوَ ذَاكَ۔[1]

”جس دن سے یہ سورج روشن ہے اسی دن سے یہ جمعہ کا دن باقی تمام دنوں سے بہتر رہا ہے اسی دن آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی دن آسمان سے زمین پر اتارے گئے اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اسی دن انہوں نے وفات پائی اور اسی دن قیامت برپا ہوگی اور کوئی جاندار ایسا نہیں جو اس دن قیامت کے ڈر سے، صبح سے لے کر آفتاب نکلنے تک کان نہ لگائے رہتا ہو بجز جنوں اور انسانوں اور اسی دن میں ایک گھڑی وہ بھی آتی ہے کہ نماز کی حالت میں اگر کوئی مسلمان بندہ اللہ سے کچھ طلب کرے تو وہ اس کو ضرور دیتا ہے کعب بن الاحبار نے کہا کہ یہ گھڑی ہر سال میں ایک مرتبہ آتی ہے میں نے کہا نہیں بلکہ ہر جمعہ کو آتی ہے پھر کعب نے تورات پڑھی تو کہا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں عبداللہ بن سلام سے ملا اور ان سے اپنی اور کعب کی گفتگو کا حال سنایا

[1] سنن أبي داود:1046۔ صحیح ترمذی للالبانی:407

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

تو عبداللہ بن سلام نے کہا میں جانتا ہوں کہ وہ گھڑی کب آتی ہے میں نے کہا مجھے بھی بتایئے انہوں نے کہا وہ جمعہ کے دن میں اخیر گھڑی ہے میں نے کہا یہ کیسے ہوسکتا ہے کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یوں فرمایا ہے کہ جو مسلمان بندہ اس کو نماز پڑھتے ہوئے پائے اور اخیر ساعت میں کوئی نماز نہیں پڑھی جاتی اس پر عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کیا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ جو شخص نماز کے انتظار میں بیٹھا رہے وہ گویا نماز ہی میں ہے جب تک نماز شروع کرے میں نے کہا ہاں یہ تو ہے! تو انہوں نے کہا پھر یہی سمجھ لو"۔

15۔ حج اور عمرہ کرنے والے کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے:

بیت اللہ کا حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اپنے خالق و مالک سے جو کچھ مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ انھیں ضرور عطا فرما دیتے ہیں، جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ، وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ، وَفْدُ اللهِ، دَعَاهُمْ، فَأَجَابُوهُ وَسَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ»۔ ①

"اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا، حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو بلایا تو انھوں نے حاضری دی اور انھوں نے اللہ سے مانگا تو اس نے انھیں عطا کیا"۔

دورانِ حج کچھ ایسی جگہیں ہیں جہاں پر حاجی کے لیے مستحب عمل ہے کہ وہ کثرت سے دعا کرے، کیونکہ ان جگہوں پر دعا کرنا نبی کریم جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی گارنٹی دی ہے کہ جو شخص یہاں پر دعا کرے گا اللہ اس کی دعا کو ضرور شرفِ قبولیت سے نوازیں گے اور وہ جگہیں درج ذیل ہیں:

① سنن ابن ماجة:2893۔ صحیح ترغیب وترھیب:1108

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

1۔ حطیم میں اور دورانِ طواف دعا کرنا:

حطیم کے اندر داخل ہو کر دعا کرنا اور دورانِ طواف دعا کرنا جو شخص ان موقعوں پر دعا کرتا ہے رب کائنات اس کی دعا کو ضرور قبول فرماتے ہیں، جیسا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ، دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا، وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ حَتَّى خَرَجَ. فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ فِي قُبُلِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ، وَقَالَ «هَذِهِ الْقِبْلَةُ». قُلْتُ لَهُ: مَا نَوَاحِيهَا؟ أَفِي زَوَايَاهَا؟ قَالَ: بَلْ فِي كُلِّ قِبْلَةٍ مِنَ الْبَيْتِ۔ [1]

"بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تمام کونوں میں دعا مانگی اور اس میں نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے آئے تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں اور آپ نے فرمایا یہ قبلہ ہے میں نے عرض کیا کہ اس کے کناروں کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت اللہ کا ہر کنارہ قبلہ ہے"۔

اور جس شخص نے حطیم میں دعا کی یا نماز ادا کی وہ گویا کہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے کعبۃ اللہ کے اندر نماز ادا کی ہے، کیونکہ حطیم بھی بیت اللہ کا ایک جزء اور حصہ ہے، یہ تو قریش مکہ نے اس وقت علیحدہ کیا تھا جب ان کے پاس خرچہ کم پڑ گیا تھا اور ان کے پاس اس قدر وسائل نہ تھے کہ وہ اس کو بھی شامل کر کے بنا سکیں، جیسا کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأُصَلِّيَ فِيهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي فَأَدْخَلَنِي فِي الْحِجْرِ

[1] صحیح مسلم: 1330

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ: «صَلِّي فِي الْحِجْرِ إِذَا أَرَدْتِ دُخُولَ الْبَيْتِ، فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ، فَإِنَّ قَوْمَكِ اقْتَصَرُوا حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ فَأَخْرَجُوهُ مِنَ الْبَيْتِ»۔ ①

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں خانہ کعبہ کے اندر جا کر نماز پڑھنا چاہتی تھی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر حطیم میں داخل کر دیا اور فرمایا جب تو کعبہ کے اندر جانا چاہے تو حطیم میں نماز پڑھ لے کیونکہ وہ خانہ کعبہ کا ہی ایک حصہ ہے پس تیری قوم (قریش) نے کوتاہی کی جب انہوں نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی اور اس کو کعبہ سے خارج کر دیا''۔

جس طرح بیت اللہ کا طواف کرتے وقت کثرت سے دعا کرنا اور گفتگو کم کرنا مسنون عمل ہے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ، إِلَّا أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ، فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ إِلَّا بِخَيْرٍ»۔ ②

''خانہ کعبہ کے گرد طواف کرنا نماز کی مانند ہے اگرچہ تم اس میں کلام کرتے ہو، لہٰذا جو شخص طواف میں کلام کرے تو وہ لغو لایعنی اور ناپسندیدہ کلام نہ ہو بلکہ نیک کلام ہی کرے''۔

اور طواف کرنے والے کے لیے ہے کہ وہ جو چاہے طواف کرتے وقت اپنے اللہ سے دعا مانگے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی مخصوص دعا جو طواف کے وقت کی جائے منقول اور مروی نہیں ہے سوائے اس دعا کے جس کو عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، کہتے ہیں:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: «مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ»۔ ③

---

① سنن أبي داود: 2028۔ صحيح الجامع للألباني: 3792

② جامع ترمذي: 960۔ صحيح الجامع للألباني: 3954

③ سنن أبي داود: 1892 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح ابوداود: 1666 میں حسن قرار دیا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''میں نے سنا رسول کریم ﷺ دونوں رکن یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے: «رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ» ''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ''۔

2۔ آبِ زمزم پیتے وقت دعا کرنا:

رسول اللہ ﷺ نے آب زمزم کے متعلق فرمایا ہے کہ جو شخص اسے پیتے وقت دعا کرتا ہے تو اس کی اسی مراد کو پورا کر دیا جاتا ہے، جیسا کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ»۔ ①

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا زمزم کا پانی اس مقصد اور فائدے کے لیے ہے جس کے لیے وہ پیا جائے''۔

3۔ صفا اور مروہ پر کی جانے والی دعا ضرور قبول ہوتی ہے:

حج اور عمرہ کے لیے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کا ارادہ کرنے والے شخص کے لیے مسنون عمل یہ ہے کہ وہ ان پر دعا کرے، کیونکہ ان پر کی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور خاص طور پر وہ ذکر جس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ اس موقع پر اس کو پڑھا کرتے تھے، اور جن اقوال کے لیے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں ان کی بحث میں ہم نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور صفا و مروہ پر دعا کرنے کو سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«طَافَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا رَمَلَ مِنْهَا

① سنن ابن ماجۃ: 3062۔ صحیح الجامع للألبانی: 5502

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ثَلَاثًا، وَمَشَى أَرْبَعًا، ثُمَّ قَامَ عِنْدَ الْمَقَامِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَقَرَأَ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ [البقرة: 125]، وَرَفَعَ صَوْتَهُ يُسْمِعُ النَّاسَ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَاسْتَلَمَ، ثُمَّ ذَهَبَ، فَقَالَ: "نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ، فَبَدَأَ بِالصَّفَا، فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتَّى بَدَا لَهُ الْبَيْتُ وَقَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَكَبَّرَ اللهَ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا قُدِّرَ لَهُ، ثُمَّ نَزَلَ مَاشِيًا حَتَّى تَصَوَّبَتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْمَسِيلِ، فَسَعَى حَتَّى صَعِدَتْ قَدَمَاهُ ثُمَّ مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ، فَصَعِدَ فِيهَا، ثُمَّ بَدَا لَهُ الْبَيْتُ، فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، قَالَ: ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ ذَكَرَ اللهَ وَسَبَّحَهُ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهَا بِمَا شَاءَ اللهُ فَعَلَ هَذَا حَتَّى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ"۔ [1]

"رسول کریم ﷺ نے خانہ کعبہ کے چاروں جانب سات چکر لگا کر طواف فرمایا ان میں سے آپ ﷺ نے تین میں رمل فرمایا اور چار میں عادت کے مطابق چلے پھر مقام ابراہیم کے نزدیک کھڑے ہو کر دو رکعات ادا فرمائیں اور یہ آیت کریمہ ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ تلاوت فرمائی ۔ یہ آیت کریمہ آپ ﷺ نے اس قدر آواز سے تلاوت فرمائی کہ لوگوں نے سنی پھر رسول کریم ﷺ حجر اسود کے نزدیک تشریف لے گئے اور اس کو چھوا۔ پھر یہ کہتے ہوئے روانہ ہو گئے کہ ہم بھی اس جگہ سے شروع کرتے ہیں کہ جس جگہ سے اللہ تعالیٰ نے شروع فرمایا ہے چنانچہ صفا (پہاڑ) سے شروع فرمایا اور اس پر چڑھ گئے یہاں تک کہ وہاں خانہ کعبہ نظر آنے لگا۔ پھر آپ ﷺ نے تین مرتبہ اس طریقہ سے تلاوت فرمایا لا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ سے

[1] صحیح مسلم:1218

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قدیر تک۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ اکبر فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنے کے بعد جو مقدر ہوا اللہ تعالیٰ سے مانگا پھر آپ ﷺ چلتے ہوئے نیچے کی طرف تشریف لائے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے قدم مبارک نالے کے درمیان (نیچے) کی جانب پہنچ گئے پھر آپ ﷺ دوڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے قدم مبارک بلندی تک پہنچ گئے پھر اس کے بعد آپ ﷺ مروہ پہاڑ تک آہستہ چلے اور اس پر چڑھ گئے۔ یہاں تک کہ خانہ کعبہ دکھلائی دینے لگا اس کے بعد آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ دعا پڑھی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ سے قدیر تک۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کو تسبیح اور حمد بیان فرمائی پھر جس طریقہ سے اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا دعا مانگی اور فراغت کے بعد تک اسی طریقہ سے عمل فرمایا"۔

4۔عرفات کے میدان میں کی جانے والی دعا مقبول ہوتی ہے:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے بے شک نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ»۔[1]

"بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے، اور میں نے اب تک جو کچھ (بطورِ ذکر) کہا ہے اور مجھ سے پہلے جو دوسرے انبیاء نے کہا ہے ان میں سے سب سے بہتر دعا یہ ہے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

"اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح

[1] جامع ترمذی: 3585۔ صحیح ترغیب وترھیب حسن لغیرہ: 1536

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قادر ہے“۔

اور طلحہ بن عبیداللہ بن کریز رحمہ اللہ کی روایت میں الفاظ اس طرح ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: أَفْضَلُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ. وَأَفْضَلُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ»۔ ①

”بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہتر دعاؤں میں عرفے کی دعا ہے اور بہتر اس میں جو کہا میں نے اور میرے سے پہلے پیغمبروں نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ (یعنی اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں) ہے“۔

اور یوم عرفہ کو یہی شرف ہی کافی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس عظیم دن میں حجاج کرام کے قریب تر ہو جاتے ہیں اور پھر اللہ اپنے ان بندوں کا تذکرہ اپنے فرشتوں کے سامنے کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فخر کرتے ہیں، جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ، مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَإِنَّهُ لَيَدْنُو، ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمِ الْمَلَائِكَةَ، فَيَقُولُ: مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ»۔ ②

”جتنا عرفہ کے دن اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے اتنا کسی اور دن نہیں اللہ تعالیٰ قریب ہو جاتا ہے اور ان کی وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے میرے ان بندوں نے کیا چاہا“۔

اس لیے اس وقت میں کی جانے والی دعا قبولیت کے زیادہ قریب تر ہوتی ہے، کیونکہ یہ افضل دعا ہے، یہاں پر ایک اثر ہے جس میں ضعف ہے اس میں اس بات کی

---

① مؤطا مالك:498۔ صحيح الجامع للألباني:1202

② صحيح مسلم:1348

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

صراحت موجود ہے کہ یوم عرفہ والے دن آسمان کے دروازے کھلے ہوتے ہیں اس کے علاوہ کسی بھی صریح حدیث سے ثابت نہیں ہوتا، عموم سے ہی استدلال ہے جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

«ان يوم الجمعة مثل يوم عرفة تفتح فيه ابواب السماء وفيه ساعة لا يسأل الله العبد شيئاً الا اعطاه قيل واية ساعة هي؟ قالت اذا اذن المؤذن لصلاة الجمعة»۔ ①

''جمعہ کا دن بھی یوم عرفہ کی طرح ہی ہے اس میں آسمانوں کے دروازے کھلتے ہیں اور اس میں ایک ایسی گھڑی ہے بندہ اس گھڑی میں اللہ سے جو دعا کرتا ہے اللہ قبول فرماتے ہیں اور کہا گیا کہ وہ گھڑی کون سی ہے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب مؤذن جمعہ کی نماز کے لیے اذان کہتا ہے''۔

5۔ مزدلفہ میں مشعر حرام کے پاس دعا مقبول ہوتی ہے:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

«حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ، فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا، ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ، وَصَلَّى الْفَجْرَ، حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ، بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ، ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ، حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا»۔ ②

''آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ پہنچ گئے اور وہاں مغرب اور عشاء ایک اذان اور دو تکبیروں سے پڑھیں اور ان دونوں فرضوں کے درمیان میں نفل کچھ

① ابن المنذر فی الاوسط:1675۔ ابن ابی شیبۃ:5471

② صحیح مسلم:1218

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نہیں پڑھے، پھر آپ ﷺ لیٹے رہے یہاں تک کہ صبح ہوئی، جب فجر ظاہر ہو گئی تو اذان اور تکبیر کے ساتھ نماز فجر پڑھی، پھر قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے یہاں تک کہ مشعر حرام میں آئے اور وہاں قبلہ کی طرف منہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اللہ اکبر کہا اور لا الہ الا اللہ کہا اور اس کی توحید پکاری اور وہاں ٹھہرے رہے، یہاں تک کہ بخوبی روشنی ہو گئی''۔

6۔ جمرہ وسطیٰ اور صغریٰ پر کنکریاں مارنے کے بعد دعا کرنا:

سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ اپنے والد سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق بیان فرماتے ہیں:

أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي الجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يُسْهِلَ، فَيَقُومَ مُسْتَقْبِلَ القِبْلَةِ، فَيَقُومُ طَوِيلًا، وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَرْمِي الوُسْطَى، ثُمَّ يَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيَسْتَهِلُ، وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ القِبْلَةِ، فَيَقُومُ طَوِيلًا، وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، وَيَقُومُ طَوِيلًا، ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ العَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الوَادِي، وَلاَ يَقِفُ عِنْدَهَا، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَيَقُولُ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔[1]

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ پہلے جمرے پر سات کنکریاں مارتے، پھر تکبیر کہتے پھر آگے بڑھتے یہاں تک کہ نرم زمین پر پہنچتے، اور قبلہ رو کھڑے ہوتے اور دیر تک کھڑے رہتے اور دعا کرتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر اسی طرح درمیانے جمرے کی رمی کرتے، بائیں جانب جاتے اور نرم زمین پر پہنچ کر قبلہ رو کھڑے ہوتے تو دیر تک کھڑے رہتے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے، پھر وادی کے نچلے حصے سے جمرہ ذات عقبہ کی رمی کرتے اور وہاں پر نہ ٹھہرتے اور کہتے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے''۔

[1] صحیح بخاری:1751

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دوسری بحث:

وہ اعمال جن کے لیے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں

اب دوسری بحث میں ہم ان اعمال کا تذکرہ کرتے ہیں جن اعمال کے لیے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں اور وہ درج ذیل اعمال ہیں:

1۔ آسمان کے دروازے کھول دینے والا پہلا عمل:

ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت سنن ادا کرنا ایسا عمل ہے کہ جس کے لیے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جب آسمان کے دروازے کھل جائیں تو تب جو بھی دعا کریں گے اللہ شرفِ قبولیت سے نواز دیں گے، جیسا کہ سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيهِنَّ تَسْلِيمٌ، تُفْتَحُ لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَاءِ»۔[1]

"ظہر کے پہلے کی چار رکعتیں جن کے درمیان سلام نہیں ہے ایسی ہیں کہ ان کے واسطے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں"۔

اور سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے ہی ایک اور روایت ہے جس کے الفاظ ہیں:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ: «اِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاُحِبُّ اَنْ يَّصْعَدَ لِيْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ»۔[2]

---

[1] سنن أبي داود: 3128، امام البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترغیب وترھیب: 585 میں اس کو حسن لغیرہ قرار دیا ہے۔

[2] سنن الکبری بیہقی: 4355۔ صحیح الجامع للألبانی: 1532

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”بے شک رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ آپ ﷺ زوال کے بعد اور ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھا کرتے اور فرماتے یہ ایسا وقت ہے کہ اس میں آسمانوں کے دروازے کھلتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ ایسے وقت میں میرے نیک اعمال اوپر اٹھائے جائیں“۔

اور سیدنا عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَقَالَ: «إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ». [1]

”بے شک رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ آپ ﷺ زوال کے بعد اور ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھا کرتے اور فرماتے یہ ایسا وقت ہے کہ اس میں آسمانوں کے دروازے کھلتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ ایسے وقت میں میرے نیک اعمال اوپر اٹھائے جائیں“۔

اس بات کا ہم پہلے تذکرہ کر چکے ہیں کہ جب اذان ہوتی ہے اس وقت آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ ظہر سے قبل چار رکعات پڑھنے کی وجہ سے بھی آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اس میں یہ بھی احتمال پایا جاتا ہے کہ اس نماز کے لیے جو دروازے کھلتے ہیں وہ پہلے دروازوں کے علاوہ ہیں جو ان چار رکعات کی اہمیت اور فضیلت کو مزید اجاگر کر رہے ہیں۔

اب یہاں پر ایک سوال ہے کہ یہ ظہر کی چار سنتیں ہیں یا ان کے علاوہ چار رکعتیں ہیں، تو اس کے متعلق بعض اہل علم کا خیال ہے کہ یہ چار رکعتیں وہ نہیں ہیں جو ظہر سے قبل پڑھی جاتی ہیں، بلکہ یہ ان کے علاوہ چار رکعتیں ہیں۔

اور حضرت علامہ مبارک پوری رحمہ اللہ ”تحفۃ الاحوذی“ میں كان يصلي اربعاً بعد ان تزول الشمس کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

---

[1] جامع ترمذی:478۔ صحیح ترمذی للألبانی:478

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

”حضرت امام عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ چار ان چار رکعتوں کے علاوہ ہیں اور ان کو سنت زوال کہا جاتا ہے“۔ ①

اور دکتور سعید قحطانی نے اپنی کتاب ”صلاۃ المومن“ میں علامہ ابن باز رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ چار سنتیں وہی ہیں جو ظہر سے پہلے پڑھی جاتی ہیں۔ ②

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ان چار رکعتوں پر ہمیشگی کرتے تھے۔

كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ۔ ③

”نبی اکرم ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور فجر سے پہلے دو رکعتیں نہیں چھوڑتے تھے“۔

اور سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ رَأَيْتُهُ يُدِيمُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ: «إِنَّهُ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَلَا يُغْلَقُ مِنْهَا بَابٌ حَتَّى يُصَلَّى الظُّهْرُ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ لِي فِي تِلْكَ السَّاعَةِ خَيْرٌ»۔ ④

”جب رسول اللہ ﷺ میرے گھر ٹھہرے تو میں نے آپ کو دیکھا تھا، آپ ظہر سے پہلے چار رکعت پر ہمیشگی کرتے تھے اور آپ نے فرمایا: جب سورج زائل ہو جاتا ہے اس وقت آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں، ظہر کی نماز کے اختتام تک کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا اور میں پسند کرتا ہوں کہ اس وقت میں میری طرف سے نیک کام ہی آسمان کی طرف اٹھائے جائیں“۔

---

① تحفۃ الاحوذی، 2/588: 478

② صلاۃ المومن، ص: 308

③ صحیح بخاری: 1182

④ المعجم الکبیر للطبرانی: 4035 امام البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترغیب و ترھیب: 585 میں اس روایت کو حسن لغیرہ قرار دیا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

پہلی فضیلت:

ان چار رکعتوں کے فضائل یہ ہیں کہ ان کا اجر اور ثواب قیام اللیل کے برابر ہے اور یہ بات تو مسلّم ہے کہ فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز وہ ہے جو رات کے درمیان میں ادا کی جائے، جیسا کہ ابو صالح رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ يَعْدِلْنَ بِصَلَاةِ السَّحَرِ». ①

''ظہر سے پہلے چار رکعتیں قیام الیل کے برابر ہوتی ہیں''۔

اور جو شخص قیام اللیل کرنے سے عاجز ہے نہیں کرسکتا اسے چاہیے کہ وہ یہ چار مبارک رکعتیں مت چھوڑے، کیونکہ یہ قیام اللیل کے برابر ہی ثواب رکھتی ہیں۔

دوسری فضیلت:

ان چار رکعتوں کی دوسری فضیلت یہ ہے کہ یہ اپنے پڑھنے والے کے لیے پل صراط سے گزرتے وقت جہنم کے سامنے پردہ بن جائیں گی، اگر فرض پڑھنے کے بعد ان کے ساتھ چار رکعتیں زیادہ کر دی جائیں، جیسا کہ ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ». ②

''جس شخص نے ظہر سے پہلے چار رکعتوں پر اور بعد میں چار رکعتوں پر مداومت اور ہمیشگی کی اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جہنم کی آگ پر حرام کردیا ہے''۔

اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے یہ چار رکعتیں نہیں چھوڑا کرتے تھے اور اگر کبھی آپ سے رہ جاتیں تو آپ فرض ادا کرنے کے بعد ان چار رکعتوں کو پڑھا کرتے

---

① ابن ابی شیبۃ: 5940 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو سلسلہ صحیحہ: 1431 میں حسن قرار دیا ہے۔

② جامع ترمذی: 428۔ صحیح الجامع للألبانی: 6195

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھے، جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیان فرماتی ہیں:

كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ بَعْدَهَا۔ ①

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ظہر سے پہلے یہ چار رکعت نہ پڑھ پاتے تو انھیں آپ اس کے بعد پڑھ لیتے“۔

ایک اور روایت کے الفاظ ہیں:

كَانَ إِذَا فَاتَتْهُ الْأَرْبَعُ قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهَا بَعْدَ الظُّهْرِ۔ ②

”جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہر سے پہلے چار رکعتیں فوت ہو جاتیں تو آپ انھیں ظہر کے بعد پڑھتے تھے“۔

حضرت امام ابوعیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث فرض ادا کرنے سے پہلے سنن ادا کرنے کی محافظت پر دلالت کرتی ہے اور اس سے یہ بات بھی کھل کر سامنے آ رہی ہے کہ ان چار رکعتوں کا وقت فرض کے آخری وقت تک جاتا ہے، یعنی ظہر کے آخری وقت میں بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔

اور جو شخص اس بہت بڑے ثواب کو سمیٹنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ مسجد کی طرف نماز ادا کرنے کے لیے جلدی آئے اور اس میں یہ شرط نہیں کہ ان چار رکعات کو ایک ہی سلام کے ساتھ ادا کرے، دو دو رکعتیں کر کے پڑھے، کیونکہ جو ایک سلام والی روایت ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ اور وہ روایت یہ ہے جسے سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيهِنَّ تَسْلِيمٌ، تُفْتَحُ لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَاءِ»۔ ③

”ظہر کے پہلے کی چار رکعتیں جن کے درمیان سلام نہیں ہے ایسی ہیں کہ ان

---

① جامع ترمذی: 426 امام البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح ترمذی: 350 میں حسن قرار دیا ہے۔

② رواہ البیہقی، صحیح الجامع میں شیخ علامہ البانی رحمہ اللہ حسن قرار دیا ہے۔ (4759)

③ ضعیف ترغیب وترهيب: 320

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کے واسطے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں''۔

2۔ دوسرا عمل، ایک نماز ادا کرنے لینے کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا:

آسمان کے دروازے کھول دینے والا دوسرا عمل ایک نماز ادا کر لینے کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا ہے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ، فَرَجَعَ مَنْ رَجَعَ، وَعَقَّبَ مَنْ عَقَّبَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا، قَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ، وَقَدْ حَسَرَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: «أَبْشِرُوا، هَذَا رَبُّكُمْ قَدْ فَتَحَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ، يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ، يَقُولُ: انْظُرُوا إِلَي عِبَادِي قَدْ قَضَوْا فَرِيضَةً، وَهُمْ يَنْتَظِرُونَ أُخْرَىٰ»۔ ①

''ہم نے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز مغرب ادا کی تو کچھ لوگ لوٹ گئے اور کچھ وہیں رہ گئے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تیزی سے چلتے ہوئے تشریف لائے (کہ تیز چلنے کی وجہ سے) آپ ﷺ کا دم چڑھ گیا تھا اور کپڑا آپ ﷺ کے گھٹنوں سے ہٹ گیا تھا آپ نے فرمایا خوش ہو جاؤ یہ تمہارا رب ہے اس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا ہے تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر فرماتا ہے اور کہتا ہے میرے بندوں کو دیکھو وہ فرض نماز ادا کر چکے ہیں اور دوسری نماز کے انتظار میں ہیں''۔

یہ عام مسلمانوں کے لیے دعوت ہے اور خصوصی طور پر بوڑھے لوگوں کے لیے دعوت ہے کہ وہ مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد عشاء کے انتظار کے لیے مسجد میں بیٹھے رہا کریں، اسی انتظار کرنے کو آپ ﷺ نے رباط قرار دیا ہے اور نبی کریم ﷺ نے حدیث مبارکہ میں تین مرتبہ تاکید کے ساتھ اسے رباط کہا ہے، جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے

① سنن ابن ماجہ:801۔ صحیح ترغیب وترہیب للألبانی:445

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ» ۔①

''سختی اور تکلیف میں وضو کامل طور پر کرنا اور مسجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا اور نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا پس تمہارے لیے یہی رباط ہے''۔

اور آپ کے علم میں ضروری طور پر یہ بات ہونی چاہیے کہ رباط کرنے والا وہ وحید اور یکتا شخص ہے کہ اگر وہ اس حال میں مر جاتا ہے، فوت ہو جاتا ہے تو اس کا اجر اور ثواب قیامت تک بڑھتا ہی چلا جائے گا، ہم خیال کریں کہ اگر ایک بوڑھا شخص مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد عشاء کے لیے بیٹھا انتظار کر رہا ہو تو اسی حال میں اسے موت اپنی آغوش میں لے لے تو اللہ کے حکم سے قیامت تک اس کا اجر اور ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا رہے گا، جیسا کہ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كُلُّ الْمَيِّتِ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الْمُرَابِطَ، فَإِنَّهُ يَنْمُو لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَيُؤَمَّنُ مِنْ فَتَّانِ الْقَبْرِ» ۔②

''بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر شخص کا عمل اس کے مرنے پر ختم کر دیا جاتا ہے مگر اللہ کے راستہ میں مورچہ بندی کرنے والے کا عمل قیامت تک برابر بڑھتا رہتا ہے اور وہ قبر کے فتنہ سے بھی محفوظ رہتا ہے''۔

اور عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«كُلُّ عَمَلٍ مُنْقَطِعٌ عَنْ صَاحِبِهِ إِذَا مَاتَ، إِلَّا الْمُرَابِطَ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَإِنَّهُ يُنْمَى لَهُ عَمَلُهُ، وَيُجْرَي عَلَيْهِ رِزْقُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ» ۔③

---

① صحیح مسلم:251

② سنن أبي داود:2500۔ صحیح ترغیب وترھیب للألبانی:1218

③ المعجم الكبير للطبرانی:257/18۔ صحیح ترغیب وترھیب للألبانی:1220

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

”آدمی جب فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے سوائے مرابط کے اس کے عمل بڑھتے رہتے ہیں اور قیامت تک اس کا رزق جاری کر دیا جاتا ہے“۔

آپ دیکھتے ہیں کہ بعض ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں جن کے پاس کوئی بھی مصروفیت نہیں ہوتی، وہ فارغ گھر میں بیٹھے نماز کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں ان کے برعکس اگر کوئی شخص مسجد کے کسی کونے اور زاویے میں بیٹھا انتظار کرے اگرچہ چائے قہوہ کی ضرورت ہو تو وہ بھی ساتھ رکھ لے اور عشا کا انتظار کرے تو اس کا اجرا تنا عظیم ہے جس کا اندازہ ہی نہیں لگایا جا سکتا اور ساتھ ساتھ اللہ رب العزت اس کے لیے آسمان کا ایک دروازہ بھی کھول دیتے ہیں اور اس کے اس عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے اپنے ایسے بندے پر فخر کرتے ہیں جیسے اللہ میدانِ عرفات میں حاضر لوگوں پر فخر کرتے ہیں۔

اور امام ابن بطال رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو شخص بہت زیادہ گناہ گار ہو اور اپنے گناہوں کو مٹانا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی نماز والی جگہ کو لازم پکڑے، اگلی نماز کا وقت ہونے تک بیٹھا فرشتوں کی دعائیں حاصل کرے اور اللہ کے فرشتے اس کے لیے بخشش طلب کرتے ہیں اور فرشتوں کی دعا کو اللہ رد نہیں کرتے، جیسا کہ قرآنِ مجید میں ہے، ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ﴾۔[1]

”اور وہ (اس کے پاس کسی کی) سفارش نہیں کر سکتے مگر اس شخص کی جس سے اللہ خوش ہو“۔[2]

3۔ تیسرا عمل، اللہ کے راستے میں صدقہ کرنا:

آسمان کے دروازے کھول دینے والا تیسرا عمل صدقہ ہے، اللہ کے راستہ میں مال

[1] سورۃ الانبیاء:28

[2] اعلام المساجد باحکام المساجد للزرکشی، ص:302

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

خرچ کرنا ہے، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، وَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ، كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ، حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ». ①

”جس نے پاک کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیتا ہے اور اللہ صرف پاک کمائی کو قبول کرتا ہے، پھر اس کو خیرات کرنے والے کے لیے پالتا رہتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے بچھڑے کو پالتا ہے یہاں تک کہ وہ خیرات پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے“۔

بندہ جب صدقہ کرتا ہے تو اس وقت ساتوں آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور یہ صدقہ سیدھا عرش معلیٰ پر رب کائنات کے ہاتھ جاتا ہے تو پھر رب ذوالجلال والاکرام اس مذکورہ بالا حدیث نبوی کے مطابق بڑھاتے رہتے ہیں۔

اس لیے میرے محترم بھائی کوشش کر کہ رزق حلال کما، اللہ آپ پر رحم فرمائے اور پھر اس رزق حلال سے رب کے لیے صدقہ کر جس کے لیے ساتوں آسمانوں کے دروازے کھل جائیں اور رب ذوالجلال والاکرام اس صدقہ کے اجر اور ثواب کو آپ کے لیے بڑھا دیں۔ اس حدیث نبوی کے الفاظ پر غور کیجیے کہ ایک کھجور اور پہاڑ کے درمیان کیا نسبت ہوتی ہے جب آپ رزق حلال سے صدقہ کریں گے تو آپ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کو سمیٹ لیں گے اور آپ کے لیے نیکیوں کو بڑھا دیا جائے گا اور خاص طور پر صدقہ کا اجر تو رب تعالیٰ پہاڑوں کے برابر کر دیتے ہیں۔

4۔ چوتھا عمل، حلم و بردباری برتنا:

آسمانوں کے دروازے کھول دینے والا چوتھا عمل حلم و بردباری برتنا اور اپنی ذات

① صحیح بخاری: 1410، صحیح مسلم: 1014، ترمذی: 661، نسائی: 2525، ابن ماجہ: 1842، مسند احمد: 9/44، ابن حبان: 3316، دارمی: 1675، حاکم: 3283

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کے لیے بدلہ نہ لینا ہے، اگر کسی کی زیادتی پر آپ صبر سے حلم وبردباری سے کام لیں اور اور اپنی ذات کے لیے انتقام نہ لیں تو آپ کے لیے آسمان کے دروازوں کا کھل جانا ممکن ہے اور پھر جب آسمان کے دروازے کھلیں گے تو آپ کی نصرت وتائید کے لیے فرشتہ اترے گا جو آپ کا دفاع کرے گا اور آپ کے لیے انتقام لے گا، جیسا کہ سیدنا سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ وَقَعَ رَجُلٌ بِأَبِي بَكْرٍ، فَآذَاهُ فَصَمَتَ عَنْهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ آذَاهُ الثَّانِيَةَ، فَصَمَتَ عَنْهُ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ آذَاهُ الثَّالِثَةَ، فَانْتَصَرَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ حِينَ انْتَصَرَ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَوَجَدْتَ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَزَلَ مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ يُكَذِّبُهُ بِمَا قَالَ لَكَ. فَلَمَّا انْتَصَرْتَ وَقَعَ الشَّيْطَانُ، فَلَمْ أَكُنْ لِأَجْلِسَ إِذْ وَقَعَ الشَّيْطَانُ»۔ ①

’’ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے اور آپ کے ساتھ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تھے ایک شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں زبان درازی کی اور انہیں ایذاء دی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش رہے اس نے پھر دوسری بار ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تکلیف دی تو بھی وہ چپ رہے اس نے تیسری بار بھی تکلیف پہنچائی تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے جواب میں کچھ کہہ دیا۔ جونہی ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ مجھ پر ناراض ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا ہے وہ اس تکلیف پہنچانے والے کی تکذیب

① ابوداود:4896 علامہ البانی رحمہ اللہ نے سلسلہ صحیحہ میں حسن قرار دیا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کرتا رہا جب تم نے اسے جواب دیا تو درمیان میں شیطان آپڑا لہٰذا جب شیطان آپڑے تو میں بیٹھنے والا نہیں ہوں''۔

اور دوسری روایت ہے جس کو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

أَنَّ رَجُلًا شَتَمَ أَبَا بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْجَبُ وَيَتَبَسَّمُ، فَلَمَّا أَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ، فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ، فَلَحِقَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ كَانَ يَشْتُمُنِي وَأَنْتَ جَالِسٌ، فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ، غَضِبْتَ وَقُمْتَ، قَالَ: «إِنَّهُ كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ عَنْكَ، فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ، وَقَعَ الشَّيْطَانُ، فَلَمْ أَكُنْ لِأَقْعُدَ مَعَ الشَّيْطَانِ». ثُمَّ قَالَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ: مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلَمَةٍ فَيُغْضِي عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، إِلَّا أَعَزَّ اللهُ بِهَا نَصْرَهُ، وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ، يُرِيدُ بِهَا صِلَةً، إِلَّا زَادَهُ اللهُ بِهَا كَثْرَةً، وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ، يُرِيدُ بِهَا كَثْرَةً، إِلَّا زَادَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا قِلَّةً».①

''ایک آدمی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا، جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پاس تشریف فرما تھے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تعجب کر رہے تھے اور ہنس رہے تھے۔ جب اس شخص نے زیادہ گالیاں دیں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بعض گالیوں کا جواب دیا، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے اور چلے گئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جا ملے اور کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ مجھ پر سب وشتم کرتا رہا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہے، جب میں نے اس کی بعض گالیوں کا جواب دیا تو آپ غصے میں آ گئے اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دراصل تیرے ساتھ ایک فرشتہ تھا، جو تیری طرف سے جواب دے رہا تھا، لیکن جب تم نے

① مسند احمد: 190/82، امام البانی رحمہ اللہ سلسلہ صحیحہ: 2231 میں فرماتے ہیں اس کی سند جید ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

خود جوابی کارروائی شروع کی تو شیطان آ گھسا، اب میں شیطان کے ساتھ تو نہیں بیٹھ سکتا"۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "ابوبکر! تین چیزیں برحق ہیں: 1۔ جس آدمی پر ظلم کیا جائے اور وہ آگے سے چشم پوشی کر جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی زبردست مدد کرتے ہیں، 2۔ جو آدمی تعلقات جوڑنے کے لیے عطیے دینا شروع کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو کثرت سے عطا کرتے ہیں اور 3۔ جو آدمی اپنے مال کو بڑھانے کے لیے (لوگوں سے) سوال کرنا شروع کرتا ہے، اللہ تعالیٰ (اس کے مال کی) کمی میں اضافہ کرتے ہیں"۔

اپنی ذات کے لیے انتقام اور بدلہ لینا شرعی طور پر جائز اور مباح ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ گرامی ہے:

﴿وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ ۝ وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا ۖ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ ۝ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝﴾[1]۔

"اور جو ایسے ہیں کہ جب ان پر ظلم وتعدی ہو تو (مناسب طریقے سے) بدلہ لیتے ہیں۔ اور برائی کا بدلہ تو اسی طرح کی برائی ہے۔ مگر جو درگزر کرے اور (معاملے کو) درست کر دے تو اس کا بدلہ اللہ کے ذمے ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جس پر ظلم ہوا ہو اگر وہ اس کے بعد انتقام لے تو ایسے لوگوں پر کچھ الزام نہیں۔ الزام تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق فساد پھیلاتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کو تکلیف دینے والا عذاب ہوگا"۔

لیکن قدرت رکھتا ہے بدلہ لے سکتا ہے اس کے باوجود معاف کر دیتا ہے اور اس

[1] سورۃ الشوریٰ:42۔39۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سارے معاملے کے پیچھے صرف اور صرف نیکی اور اجر کا جذبہ ہو تو رب کائنات بلند درجات اور مرتبہ عطا فرما دیتے ہیں اور اسی بات کا مطالبہ آپ ﷺ نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کیا تھا، کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بعد وہ شخص ہیں جن کا ایمان پوری امت سے زیادہ تھا، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، فَقَالَ: «رَأَيْتُ قُبَيْلَ الْفَجْرِ كَأَنِّي أُعْطِيتُ الْمَقَالِيدَ وَالْمَوَازِينَ، فَأَمَّا الْمَقَالِيدُ: فَهَذِهِ الْمَفَاتِيحُ، وَأَمَّا الْمَوَازِينُ: فَهَذِهِ الَّتِي تَزِنُونَ بِهَا، فَوُضِعْتُ فِي كِفَّةٍ، وَوُضِعَتْ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُ، ثُمَّ جِيءَ بِأَبِي بَكْرٍ فَوُزِنَ بِهِمْ فَوَزَنَ، ثُمَّ جِيءَ بِعُمَرَ فَوُزِنَ فَوَزَنَ، ثُمَّ جِيءَ بِعُثْمَانَ فَوُزِنَ بِهِمْ ثُمَّ رُفِعَتْ»۔ ①

”نبی اکرم ﷺ ایک دن صبح کے وقت سورج طلوع ہونے کے بعد ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے فرمایا: میں نے فجر سے تھوڑی دیر پہلے دیکھا ہے کہ مجھے یہ چابیاں اور ترازو دے دیے گئے ہیں، پس چابیاں یہ ہیں اور ترازو یہ ہے جس کے ساتھ تم وزن کرتے ہو، اس ترازو کے ایک پلڑے میں مجھے اور دوسرے میں میری امت کو رکھ دیا گیا مجھے ان کے ساتھ تولا گیا تو میرا پلڑا بھاری تھا اور پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لایا گیا اور ان کے ساتھ وزن کیا گیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کا پلڑا بھاری تھا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لایا گیا وزن کیا گیا تو ان کا پلڑا بھاری تھا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ان کے ساتھ وزن کیا گیا تو پھر ان کا پلڑا بھاری تھا، پھر اس میزان کو اٹھا لیا گیا“۔

اور جو شخص اپنے خالق و مالک کی رضا مندی اور خوشنودی کی خاطر انتقام لینے کی ہمت وطاقت کے باوجود درگزر کر دیتا ہے اللہ کریم اسے اور زیادہ سرفرازیوں اور

① مسند احمد: 22/186، طبرانی فی الکبیر: 165 شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

بلندیوں سے نوازتے ہیں، جیسا کہ سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«ثَلَاثٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ فَأَمَّا الَّذِي أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ فَإِنَّهُ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللهُ بِهَا عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ». ①

''تین چیزوں کے متعلق میں قسم اٹھاتا ہوں اور تمھیں حدیث بیان کرتا ہوں اسے اچھی طرح یاد کرلو اور جن چیزوں کو میں قسم اٹھا کر بیان کرتا ہوں وہ یہ ہیں کہ بندے کا مال صدقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا، جو بندہ ظلم وزیادتی پر صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کی عزت کو دوبالا اور زیادہ کر دیتے ہیں اور جو شخص بھیک مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے اللہ اس کے لیے فقر وفاقہ کا دروازہ کھول دیتے ہیں''۔

اور اسی طرح سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَقِيتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَخْبِرْنِي بِفَوَاضِلِ الْأَعْمَالِ. فَقَالَ: «يَا عُقْبَةُ، صِلْ مَنْ قَطَعَكَ، وَأَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ، وَأَعْرِضْ عَمَّنْ ظَلَمَكَ» وفي رواية: «وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ». ②

''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا اور میں نے آپ کے ہاتھ کو پکڑ لیا اور میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے فضیلتوں والے اعمال کے متعلق خبر دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عقبہ! جو آپ سے قطع تعلقی کرتا ہے اس سے

① صحيح الجامع للألباني: 3025

② مسند احمد: 82/19؛ مستدرك حاكم: 7285؛ طبراني: 740؛ صحيح ترغيب وترهيب للألباني: 2536

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صلہ رحمی کر جو آپ کو محروم کرتا ہے اسے کچھ دے جو آپ پر ظلم کرتا ہے اس سے درگزر کر اور ایک روایت کے الفاظ ہیں جو آپ پر ظلم کرتا ہے اسے معاف کر دے"۔

اور جو شخص اپنی ذات کے لیے بدلہ لینا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اس کے مقابلے کا اس پر ظلم نہ کرے، گالی کے بدلے گالی اور عار کے بدلے عار نہ دے، یہی بات رسول اللہ ﷺ نے جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ کو سمجھائی جب انھوں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ!

«اعْهَدْ إِلَيَّ، قَالَ: «لَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا» قَالَ: فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا، وَلَا عَبْدًا، وَلَا بَعِيرًا، وَلَا شَاةً قَالَ: «وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ، وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهُكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ، وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ، وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ، فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ، وَإِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ، وَإِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ، فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ، فَإِنَّمَا وَبَالُ ذَلِكَ عَلَيْهِ»۔ [1]

"مجھ سے عہد لیجیے فرمایا کہ تو ہرگز کسی کو برا بھلا مت کہو۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے میں نے کسی کو برا بھلا نہیں کہا خواہ وہ غلام ہو یا آزاد، اونٹ کو نہ بکری کو۔ اور فرمایا کہ نیکی کی کسی بات کو حقیر مت سمجھو اور اگر تم اپنے بھائی سے ہشاش بشاش چہرے کے ساتھ ملو تو بیشک یہ نیکی ہے۔ اور اپنے تہبند کو نصف ساق (آدھی پنڈلی) تک اونچا رکھو، پس اگر اس سے انکار کرو تو کم از کم ٹخنوں سے اونچا رکھو اور تہبند (شلوار یا پاجامہ وغیرہ) ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے بچتے رہو اس لئے کہ یہ تکبر میں سے ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں فرماتے اور اگر کوئی شخص تمہیں برا بھلا کہے اور تمہارے اندر جس عیب کا اسے

[1] سنن أبي داود:4084، مسند احمد:17/333، طبرانی:6388، صحیح الجامع:7309

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

علم ہو اس سے تمہیں عار دلائے تو تم اسے اس کے عیب سے عار مت دلانا جو تمہیں معلوم ہو کہ اس کا وبال تم پر ہی پڑے گا“۔

5۔ پانچواں عمل، مسجد میں قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا:

آسمان کے دروازے کھول دینے والا پانچواں عمل مسجد میں قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا اور دوسروں کو سکھانا ہے، جب آپ مسجد میں بیٹھ کر قرآنِ کریم کی تلاوت کریں اور مسجد کے حلقے میں لوگوں کو قرآن سکھائیں تو اس وقت آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور آسمان سے نورانی ملائکہ رب کائنات کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں لے کر آپ کے لیے اترتے ہیں، جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

«مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ تَعَالَى، يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ»۔[1]

”جب لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں یعنی مسجد میں جمع ہو کر قرآن پڑھتے ہیں اور پڑھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر سکینہ نازل فرماتا ہے اللہ کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود فرشتوں سے ان کا ذکر فرماتا ہے“۔

مساجد میں حلقے بنا کر قرآنِ کریم سیکھنا اور سکھانا بڑی ہی جلیل القدر اور رب کائنات کے ہاں بڑی پسندیدہ عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی مدح سرائی کرتے ہیں اور فرشتوں میں ان کا تذکرہ کرتے ہیں اور آسمان سے نورانی ملائکہ رب کریم کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں لے کر ان کے لیے اترتے ہیں اور یہ قرآنی حلقہ جات سے بہت زیادہ نوجوان تو بالکل بے پرواہ ہو چکے ہیں اور بڑی عمر کے لوگ بھی بہت حد تک کنارہ کش ہیں، بہت تھوڑے لوگ اس عظیم الشان عمل پر کاربند ہیں، چھوٹے بچوں کے حلقات

---

[1] صحیح مسلم:2699؛ابوداود:1455؛ابن ماجہ:225؛مسند احمد:66/19؛دارمي:356

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مساجد میں ضرور نظر آتے ہیں اور آج ہم نے صرف انھیں پر ہی اقتصار کیا ہوا ہے۔

اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ اس بہت بڑی خیر سے محرومی ہے جس خیر کا اعلان آپ نے قرآن سیکھنے اور سیکھانے والے کے لیے کیا ہے، جیسا کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ»۔ ①

''تم میں سے سب سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سیکھائے''۔

اور خاص طور پر معلم اور استاذ پر بالمشافہ قرآن کی قرأت کرنا ایسا عمل ہے جس سے تلاوت میں درستگی آتی ہے اور ایسی غلطیاں دور ہوتی ہیں جو اکیلے پڑھنے سے درست نہیں ہوتیں۔ اور ہمارے معاشرے میں بڑے سارے لوگ ایسے ہیں جنھیں قرآن پڑھنا ہی نہیں آتا اور وہ اسے سیکھنا اور سوال کرنا اپنے لیے اہانت آمیز سمجھتے ہیں اس لیے آئمہ مساجد سے اپیل ہے کہ مسجدوں میں قرآن کی تصحیح کروانے کے لیے بڑے لوگوں کی بھی کلاسز شروع کریں، ان شاء اللہ اس سے اللہ تعالیٰ بڑے ہی فائدے عطا فرمائیں گے، مسجد میں قرآنِ مجید کی ایک آیت کریمہ پڑھنا اس کا بہت اجر اور ثواب ہے جس سے ان شاء اللہ وہ قیامت کے دن بہت خوش ہو جائے گا، جیسا کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ، فَقَالَ: «أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ إِلَى بُطْحَانَ - أَوِ الْعَقِيقِ - فَيَأْخُذَ نَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ زَهْرَاوَيْنِ بِغَيْرِ إِثْمٍ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ؟» قَالُوا: كُلُّنَا يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «فَلَأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَيَتَعَلَّمَ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ، وَإِنْ ثَلَاثٌ فَثَلَاثٌ مِثْلُ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ»۔ ②

''ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم مسجد کے

---

① صحیح بخاری:5028؛ ترمذی:2907؛ ابو داود:1452؛ ابن ماجۃ:212؛ مسند احمد:5/18

② صحیح مسلم:803؛ ابو داود:1456؛ مسند احمد:8/18

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سائبان میں بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ بطحان یا عقیق تک جائے اور پھر دو اونٹ بڑی کوہان والے موٹے تازے بغیر کسی گناہ کے اور بغیر کسی قطع رحمی کے لے کر آئے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ہر شخص یہ چاہے گا فرمایا تم میں سے جو شخص ہر روز مسجد میں آکر قرآن کی دو آیتیں سیکھے گا تو اس کے لئے یہ دو آیتیں سیکھنا دو اونٹوں کے برابر ہیں پس جتنی آیتیں قرآن کی سیکھے گا وہ اس کے حق میں اتنے ہی اونٹوں سے بہتر ہوں گی"۔

شاید کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ قرآنِ کریم کی ایک آیت کریمہ سیکھنے کے ثواب کی خوشی اس فقیر کی خوشی سے بھی زیادہ ہوگی جس کے پاس کچھ بھی نہ تھا اور اسے ایک موٹا تازہ اونٹ اچانک مل جائے، اس کا مالک بن جائے تو اس کی خوشی سے بھی زیادہ ہوگی اور اس ایک آیت کریمہ کو سیکھنے کا ثواب اتنا ہے کہ ساری دنیا مل کر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

6۔ چھٹا عمل، ذکر اللہ کی مجالس:

آسمان کے دروازے کھول دینے والا چھٹا عمل ذکر اللہ کی مجالس ہیں، کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر ہوتا ہے تو اس وقت آسمان کے دروازے کھلتے ہیں اور پھر ان دروازوں سے فرشتے زمین پر اترتے ہیں، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَتَتَبَّعُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ حَتَّى يَمْلَئُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُولُونَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَيُهَلِّلُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْأَلُونِي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا لَا أَيْ رَبِّ قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا وَيَسْتَجِيرُونَكَ قَالَ وَمِمَّ يَسْتَجِيرُونَنِي قَالُوا مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا وَيَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ فَيَقُولُونَ رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُولُ وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ»۔ ①

”اللہ تعالیٰ کے کچھ زائد فرشتے ایسے بھی ہیں جو پھرتے رہتے ہیں اور ذکر کی مجالس کو تلاش کرتے ہیں کہ جب وہ ایسی مجلس پا لیتے ہیں جس میں ذکر ہو تو ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ ان سے لے کر آسمان دنیا کے درمیان کا خلا بھر جاتا ہے پس جب وہ (اہل مجلس) متفرق ہو جاتے ہیں تو (یہ فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں) اللہ رب العزت ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ بخوبی جانتا ہے کہ تم کہاں سے آئے ہو وہ عرض کرتے ہیں کہ ہم زمین میں تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح تکبیر تہلیل اور تعریف اور تجھ سے سوال کرنے میں مشغول تھے اللہ فرماتا ہے وہ مجھ سے کیا سوال کر رہے تھے وہ عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنت کا سوال کر رہے تھے اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے وہ عرض کرتے ہیں نہیں اے میرے پروردگار، اللہ فرماتا ہے اگر وہ اس کو دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی وہ عرض کرتے ہیں اور وہ تجھ سے پناہ بھی مانگ رہے تھے اللہ فرماتا ہے وہ مجھ سے کس چیز سے

① مسلم: 2689؛ بخاری: 6408؛ ترمذی: 3600؛ مسند احمد: 14/199؛ حاکم: 1821؛ ابن حبان: 5857

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

پناہ مانگ رہے تھے فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب تیری جہنم سے اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے میری جہنم کو دیکھا ہے وہ عرض کرتے ہیں نہیں اللہ فرماتا ہے اگر وہ میری جہنم کو دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اور وہ تجھ سے مغفرت بھی مانگ رہے تھے تو اللہ فرماتا ہے کہ تحقیق میں نے معاف کر دیا اور انہوں نے جو مانگا میں نے انہیں عطا کر دیا اور میں نے انہیں پناہ دے دی جس سے انہوں نے پناہ مانگی فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب ان میں فلاں بندہ گناہ گار ہے وہ وہاں سے گزرا تو ان کے ساتھ بیٹھ گیا تو اللہ فرماتا ہے میں نے اسے بھی معاف کر دیا اور یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والے کو بھی محروم نہیں کیا جاتا''۔

اور اسی طرح سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ قَالَ آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ». [1]

''حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسجد میں موجود ایک حلقہ کے پاس سے گزر ہوا تو کہا تم کو کس چیز نے بٹھایا ہے انہوں نے کہا ہم اللہ کے ذکر کے

[1] صحیح مسلم:2701؛ ترمذی:3379؛ مسند احمد:305/14؛ ابن حبان:813؛ طبرانی:701

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لئے بیٹھے ہیں انہوں نے کہا کیا تمہیں اللہ کی قسم صرف اسی بات نے بٹھایا ہوا ہے انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم صرف اسی لئے بیٹھے ہوئے ہیں حضرت معاویہ نے کہا میں نے تم سے قسم کسی بدگمانی کی وجہ سے نہیں لی اور میرے مقام و مرتبہ والا کوئی بھی آدمی رسول اللہ سے مجھ سے کم حدیثوں کو بیان کرنے والا نہیں اور بے شک ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ایک حلقے کی طرف تشریف لے گئے تو فرمایا تمہیں کس بات نے بٹھلایا ہوا ہے صحابہ نے عرض کیا ہم اللہ کا ذکر کرنے اور اس کی اس بات پر حمد کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت عطا فرمائی اور ہم پر اس کے ذریعہ احسان فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اللہ کی قسم تمہیں اس بات کے علاوہ کسی بات نے نہیں بٹھایا صحابہ نے عرض کیا اللہ کی قسم ہم صرف اسی لئے بیٹھے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم سے قسم کسی بدگمانی کی وجہ سے نہیں اٹھوئی بلکہ میرے پاس جبرائیل آئے اور انہوں نے مجھے خبر دی کہ اللہ رب العزت تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے"۔

ان مجالس سے مراد ذکر اللہ کی مجالس ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتہلیل وغیرہ بیان ہو، علمی مجلسیں مراد نہیں ہیں، اسی وجہ سے محدثین نے سابقہ حدیثوں کو بھی اپنی کتابوں میں ذکر کی فضیلت کے ابواب میں نقل کیا ہے، طلب علم کی فضیلت کے ابواب میں ذکر نہیں کیا۔

ذکر کی مجلسوں کے تعارف کے حوالہ سے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں احادیث کے جس مجموعے میں مجالس ذکر کا تذکرہ کیا گیا ہے اس سے مراد وہ ذکر ہے جو مختلف قسم کے الفاظ پر مشتمل ہے ذکر کے لیے وارد ہوئے ہیں جیسے سبحان اللہ کہنا ہے، الحمد اللہ، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ اور قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا اور دنیا وآخرت کی بھلائیوں کے لیے دعا کرنا۔

حدیث نبوی کی قرأت کی مجلس، شرعی علم سیکھنا، مذاکرات کرنا اور نفلی نمازوں کے لیے اجتماع کرنا اس کے ذکر ہونے میں نظر ہے۔

اگرچہ ان تمام چیزوں میں بھی مشابہت ہے کہ یہ بھی سبحان اللہ، الحمد للہ وغیرہ کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طرح ذکر ہی ہیں۔[1]

ایسی مجالس پر عمل بہت کم ہو چکا ہے اور بعض نیک اور صالحین ایسی مجلس میں حاضر ہونے اور ایسی محافل قائم کرنے سے بچتے ہیں اور شاید اس کا یہی سبب ہے کہ وہ ڈرتے ہیں اس چیز میں واقع ہونے سے جس میں بعض گروہ واقع ہو چکے ہیں اور ذکر کے مختلف قسم کے اور بڑے بڑے طریقے ایجاد کر لیے ہیں، بعض لوگ اپنے پورے جسم اور سر کو ہلاتے ہیں اور تلفظ بھی سبحان اللہ اور الحمد للہ کے علاوہ ہی خود ساختہ ادا کرتے ہیں اور بعض صوفی ھو ھو کی آوازیں نکالتے ہیں جب کہ یہ طریقہ کار اور مخصوص ایام شریعت محمدیہ سے ثابت نہیں ہیں اور نہ ہی وہ طریقہ کہ اکٹھے ہو کر ایک آواز کے ساتھ ذکر کرتے ہیں یہ بھی محمد رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بعض لوگوں کو حلقہ بنا کر ذکر کرتے سنا اور انھوں نے اس طریقہ کا انکار کر دیا، جیسا کہ سنن دارمی کی روایت ہے:

اَنَّ اَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ قَالَ لِابْنِ مَسْعُودٍ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَسْجِدِ آنِفًا أَمْرًا أَنْكَرْتُهُ وَلَمْ أَرَ - وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ - إِلَّا خَيْرًا. قَالَ: فَمَا هُوَ؟ فَقَالَ: إِنْ عِشْتَ فَسَتَرَاهُ. قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَسْجِدِ قَوْمًا حِلَقًا جُلُوسًا يَنْتَظِرُونَ الصَّلَاةَ فِي كُلِّ حَلْقَةٍ رَجُلٌ، وَفِي أَيْدِيهِمْ حصًا، فَيَقُولُ: كَبِّرُوا مِائَةً، فَيُكَبِّرُونَ مِائَةً، فَيَقُولُ: هَلِّلُوا مِائَةً، فَيُهَلِّلُونَ مِائَةً، وَيَقُولُ: سَبِّحُوا مِائَةً، فَيُسَبِّحُونَ مِائَةً، قَالَ: فَمَاذَا قُلْتَ لَهُمْ؟ قَالَ: مَا قُلْتُ لَهُمْ شَيْئًا انْتِظَارَ رَأْيِكَ أَوِ انْتِظَارَ أَمْرِكَ. قَالَ: «أَفَلَا أَمَرْتَهُمْ أَنْ يَعُدُّوا سَيِّئَاتِهِمْ، وَضَمِنْتَ لَهُمْ أَنْ لَا يَضِيعَ مِنْ حَسَنَاتِهِمْ»، ثُمَّ مَضَى وَمَضَيْنَا مَعَهُ حَتَّى أَتَى حَلْقَةً مِنْ تِلْكَ الْحِلَقِ، فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: «مَا هَذَا الَّذِي أَرَاكُمْ تَصْنَعُونَ؟» قَالُوا: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ حصًا نَعُدُّ بِهِ التَّكْبِيرَ

[1] فتح الباری لابن حجر: 216/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَالتَّهْلِيلَ وَالتَّسْبِيحَ. قَالَ: «فَعُدُّوا سَيِّئَاتِكُمْ، فَأَنَا ضَامِنٌ أَنْ لَا يَضِيعَ مِنْ حَسَنَاتِكُمْ شَيْءٌ! وَيْحَكُمْ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، مَا أَسْرَعَ هَلَكَتَكُمْ هٰؤُلَاءِ صَحَابَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُونَ، وَهٰذِهِ ثِيَابُهُ لَمْ تَبْلَ، وَآنِيَتُهُ لَمْ تُكْسَرْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّكُمْ لَعَلَى مِلَّةٍ هِيَ أَهْدَى مِنْ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُفْتَتِحُو بَابِ ضَلَالَةٍ». قَالُوا: وَاللهِ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَا أَرَدْنَا إِلَّا الْخَيْرَ. قَالَ: «وَكَمْ مِنْ مُرِيدٍ لِلْخَيْرِ لَنْ يُصِيبَهُ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، وَايْمُ اللهِ مَا أَدْرِي لَعَلَّ أَكْثَرَهُمْ مِنْكُمْ، ثُمَّ تَوَلَّى عَنْهُمْ. فَقَالَ عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ: رَأَيْنَا عَامَّةَ أُولٰئِكَ الْحِلَقِ يُطَاعِنُونَا يَوْمَ النَّهْرَوَانِ مَعَ الْخَوَارِجِ». [1]

”بے شک ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے مسجد میں ابھی ایک کام دیکھا ہے، وہ مجھے برا معلوم ہوا ہے اور اللہ کا شکر ہے کہ میں نے بہتر ہی دیکھا ہے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کیا ہے؟ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر آپ زندہ رہے تو اسے دیکھ لیں گے، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ایک جماعت کو حلقوں کی شکل میں مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا۔ وہ نماز کا انتظار کر رہے تھے۔ ہر حلقہ میں ایک آدمی ہے اور ان کے ہاتھوں میں کنکریاں ہیں، وہ کہتا ہے سو بار اللہ اکبر پڑھو تو وہ سو بار اللہ اکبر پڑھتے ہیں۔ پھر وہ کہتا ہے سو بار لا الہ الا اللہ پڑھو تو وہ سو بار لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں۔ پھر وہ کہتا ہے سو بار سبحان اللہ کہو تو وہ سو بار سبحان اللہ کہتے ہیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر تو نے ان سے کیا کہا؟ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آپ کی رائے کا انتظار کرتے ہوئے اور آپ کے کام کا انتظار کرتے

[1] ابونعیم فی الحلیة: 381/4؛ داري: 204؛ سلسله صحيحة: 11/5

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہوئے ان سے کچھ نہیں کہا۔ انھوں نے کہا: کیا تم نے انھیں حکم نہیں دیا تھا کہ وہ اپنی برائیوں کو شمار کریں؟ اور ان کو ضمانت دینا تھی اس طرح سے نہ گننے سے ان کی نیکیاں ضائع نہیں ہوں گی۔ پھر وہ چلے اور ہم بھی آپ کے ساتھ چلے۔ حتی کہ آپ ان حلقوں میں سے ایک کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: یہ کیا ہے جو میں تمھیں کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں؟ انھوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! ہم ان کنکریوں کے ساتھ اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ کو شمار کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا: اپنی برائیوں کو شمار کرو۔ میں ضامن ہوں کہ نہ گننے سے تمھاری نیکیوں سے کوئی چیز ضائع نہیں ہوگی۔ اے محمد ﷺ کی امت! تم پر افسوس ہے کہ تم کتنی جلدی ہلاک ہو رہے ہو۔ یہ تمھارے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کثرت سے موجود ہیں۔ اور آپ ﷺ کے کپڑے ابھی بوسیدہ نہیں ہوئے اور ان کے برتن ابھی نہیں ٹوٹے۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یا تو تم ایسے (بدعت والے) طریقے پر ہو جس میں محمد ﷺ کے طریقہ سے زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا تم نے گمراہی کا دروازہ کھولا ہوا ہے۔ انھوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! اللہ کی قسم! ہم نے تو صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا۔ انھوں نے کہا: بہت سے لوگ نیکی کا ارادہ کرتے ہیں مگر انہیں نیکی حاصل نہیں ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ایک قوم قرآن پڑھے گی جو ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا اور اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا شاید کہ ان کے اکثر تم سے ہی ہوں۔ پھر آپ ان کے پاس سے واپس آئے۔ عمرو بن سلمہ کہتے ہیں: ہم نے ان حلقوں کے تمام لوگوں کو دیکھا جو نہروان کے دن خارجیوں کے ساتھ مل کر ہمارے خلاف جنگ کر رہے تھے''۔

حضرت امام البانی رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کلام پر تعلیق لگاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس قول میں مختلف قسم کے ذکر کی مجالس قائم کرنے والوں کے لیے عبرت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے، کیونکہ یہ طریقہ سنت مصطفوی کے خلاف ہے اور ان لوگوں کو جب منع کیا جائے تو یہ کہتے ہیں کہ یہ ذکر کے منکر ہیں ایسے ایسے اتہام لگاتے ہیں جب کہ ذکر کا انکار کفر ہے کوئی مسلمان ایسے نہیں کرسکتا۔

منکر تو وہ ہوتا ہے جو ایسے اجتماعات اور ہیئات پیدا کرتا ہے جو سنت سے ثابت نہیں ہیں، اگر ایسے نہیں تو پھر سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان حلقات کے قائم کرنے والوں کا کیوں انکار کیا ہے؟

اس لیے سنت سے ثابت ذکر اپنی انگلیوں کے پوروں پر کرو اور کوئی دن یا رات مخصوص کر کے لوگوں کو اکٹھا کر کے ذکر نہ کریں کیونکہ یہ طریقہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔[1]

اس لیے ایسی مجالس کا احیاء کرنا چاہیے جن مجلسوں پر اللہ کے فرشتے فخر کرتے ہیں یہ بدعات نہیں ہیں، بدعت تو وہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہ ہو اور لوگوں کا خودساختہ طریقہ ہو۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الجَنَّةِ فَارْتَعُوا» قَالُوا: وَمَا رِيَاضُ الجَنَّةِ؟ قَالَ: «حِلَقُ الذِّكْرِ»۔[2]

"جب تم جنت کے باغوں سے گزرو تو تم چگ لیا کرو، لوگوں نے پوچھا ریاض الجنہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذکر کے حلقے اور ذکر کی مجلسیں"۔

7۔ساتواں عمل، مریض کی تیمارداری کرنا:

آسمان کے دروازے کھول دینے والا ساتواں عمل مریض کی تیمارداری کرنا ہے اس میں صریح الفاظ تو نہیں ہیں مگر آسمان سے فرشتوں کے اترنے کا ذکر ہے تو ظاہر ہے

[1] سلسلہ صحیحہ:13/5

[2] ترمذی:3510، مسند احمد:204/14، صحیح ترغیب وترهیب:1511

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دروازے کھلتے ہیں تو فرشتے اترتے ہیں، سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ رَجُلٍ يَعُودُ مَرِيضًا مُمْسِيًا، إِلَّا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ أَتَاهُ مُصْبِحًا، خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُمْسِيَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ». ①

”جو شخص شام کے وقت بیمار کی تیمار داری کرتا ہے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو اس شخص کے لیے بخشش و مغفرت کی دعا کرتے ہیں حتی کہ صبح ہو جاتی ہے اور اس بندے کے لیے جنت میں بہاریں ہوتی ہیں اور جو صبح کے وقت نکلتا ہے بیمار کی تیمارداری کے لیے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو شام تک اس کے لیے بخشش و مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت کی بہاریں ہوتی ہیں“۔

اور نبی کریم ﷺ نے مریض کی عیادت کی طرف بڑی رغبت اور توجہ دلائی ہے جیسا کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«عُودُوا الْمَرِيضَ وَاتَّبِعُوا الْجَنَازَةَ تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ». ②

”بیماروں کی تیمارداری کرو، جنازوں کی پیروی کرو، کیونکہ یہ تمھیں آخرت کی یاد دلاتے ہیں“۔

یہ دونوں عمل ہی ایسے ہیں جو ہماری آخرت کے سفر کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے اور وہ اس دن ہی

① ابوداود:3098، ترمذی:969، مسند احمد:16/8، ابن ماجة: 1442، صحیح الجامع للالبانی:5717

② مسند احمد:162/19، صحیح ابن حبان:2955، الادب المفرد:518، صحیح الجامع للألبانی:4109

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فوت ہو جاتا ہے تو رب کائنات اس کے جنت میں داخلے اور جہنم سے نجات کی ضمانت اور گارنٹی دیتے ہیں، جیسا کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمْسٍ مَنْ فَعَلَ مِنْهُنَّ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللهِ: «مَنْ عَادَ مَرِيضًا، أَوْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ، أَوْ خَرَجَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللهِ، أَوْ دَخَلَ عَلَى إِمَامٍ يُرِيدُ بِذَلِكَ تَعْزِيرَهُ وَتَوْقِيرَهُ، أَوْ قَعَدَ فِي بَيْتِهِ فَيَسْلَمُ النَّاسُ مِنْهُ وَيَسْلَمُ». ①

"رسول اللہ ﷺ نے پانچ چیزوں کے متعلق ہم سے عہد و پیمان لیا ہے اور جس نے ان پر عمل کیا وہ اللہ رب العزت کی ضمان میں آ گیا۔ جس نے بیمار کی عیادت کی، نمازِ جنازہ ادا کرنے کے لیے نکلا، یا وہ غازی بن کر اللہ کے راستے میں نکلا، یا وہ حاکم وقت کے پاس گیا اور اس کا ارادہ یہ ہے کہ وہ اس کی معاونت یا عزت و توقیر کرنا چاہتا ہے اور وہ آدمی جو اپنے گھر میں بیٹھ گیا، تا کہ لوگ اس سے محفوظ ہو جائیں اور وہ لوگوں سے محفوظ ہو جائے"۔

اور نبی اکرم ﷺ کے غلام ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ عَادَ مَرِيضًا، لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ». ②

"جو مریض کی تیمار داری کرتا ہے وہ ہمیشہ جنت کے پھل چنتا رہتا ہے حتی کہ وہ واپس پلٹ آئے"۔

اور اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ أَخًا لَهُ فِي اللهِ نَادَاهُ مُنَادٍ أَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا». ③

"جس نے کسی مریض کی عیادت کی یا کسی دینی بھائی سے ملاقات کی تو اس کو

---

① مسند احمد:195/19، طبرانی:55، صحیح الجامع:3253

② مسلم:2565، ترمذی:967، ابن ماجۃ:1442، مسند احمد:160/19، ابن حبان:2957

③ ترمذی:2008، ابن ماجۃ:1443، مسند احمد:159/19، صحیح ترغیب وترھیب:2578

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے تمھاری دنیاوی اور اخروی زندگی مبارک ہو، تمھارا چلنا مبارک ہو، تم نے جنت میں ایک گھر حاصل کر لیا ہے"۔

اور ہمارے پیارے نبی اکرم ﷺ نے اس بات کی بھی ترغیب دلائی ہے کہ ہم جب کسی بیمار کی تیمار داری کرنے جائیں یا کسی میت کے پاس جائیں تو اس کے لیے خیر اور بھلائی کی دعا کریں، کیونکہ اس دعا پر اللہ کے فرشتے آمین کہتے ہیں جیسا کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ، أَوِ الْمَيِّتَ، فَقُولُوا خَيْرًا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ»۔ [1]

"جب تم کسی مریض کی عیادت کے لیے جاؤ یا کسی میت کے لیے جاؤ تو وہاں پر اچھی بات کہا کرو، کیونکہ وہاں جو تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں"۔

اور جب فرشتے دعا پر آمین کہیں تو زیادہ لائق ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول فرمائے، جیسا کہ حضرت امام نووی رحمہ اللہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی شرح میں لکھتے ہیں:

اذا سمعتم صياح الديكة فسلوا الله من فضله فانها رأت ملكا۔

"جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ کے فضل کا سوال کیا کرو، کیونکہ وہ اس وقت فرشتوں کو دیکھ رہا ہوتا ہے"۔

قاضی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کا سبب بھی وہی امید ہی ہے کہ اللہ کے فرشتے دعا پر آمین کہہ دیں۔ [2]

رسول اللہ ﷺ کی مریض کے لیے پسندیدہ دعائیں:

وہ دعائیں جو رسول اللہ ﷺ بیماروں کی تیمار داری کے موقع پر کیا کرتے تھے ان میں سے چند ہم ذیل میں درج کر رہے ہیں:

---

[1] مسلم: 919؛ ترمذی: 977؛ ابن ماجہ: 1447؛ مسند احمد: 163/11؛ نسائی: 1828

[2] شرح صحیح مسلم للنووی: 2729:50/17

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

1۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ يَعُودُ مَرِيضًا، فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا، أَوْ يَمْشِي لَكَ إِلَى جَنَازَةٍ» ①

''جب کوئی بیمار کے پاس عیادت کے لیے جائے تو اسے چاہیے کہ وہ کہے: اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا، أَوْ يَمْشِي لَكَ إِلَى جَنَازَةٍ اے اللہ! اپنے بندے کو شفا عطا فرما تاکہ تیری راہ میں دشمن سے قتال وخون ریزی کرے یا تیری خوشی کی خاطر جنازے کے ساتھ جائے''۔

2۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا قَالَ: «اللَّهُمَّ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ فَأَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا» ②

''نبی اکرم ﷺ بیمار کی عیادت کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ فَأَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا اے اللہ! اے لوگوں کے رب! عذاب وتکلیف کو دور کر دے اور شفا عطا فرما دے، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری دی ہوئی شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں ہے، ایسی شفا دے کہ بیماری کچھ بھی باقی نہ رہے''۔

3۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَعُودُ مَرِيضًا لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ فَيَقُولُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ إِلَّا عُوفِيَ» ③

① ابوداود: 3107، مسند احمد: 162/16، ابن حبان: 2976، حاکم: 1273، صحیح الجامع: 681

② ترمذی: 3565، ابوداود: 3883، مسند احمد: 182/17، صحیح ترمذی للألبانی: 2823

③ ابوداود: 3106، ترمذی: 2083، حاکم: 1268، مسند احمد: 162/19، صحیح الجامع: 6388

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

”جو مسلمان بندہ کسی ایسے مریض کی عیادت کرے جس کی موت کا ابھی وقت نہ ہوا ہو اور سات بار یہ دعا پڑھے: أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ میں عظمت والے اللہ اور عظیم عرش کے مالک سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں صحت عطا فرما دے تو ضرور اس کی شفایابی ہو جاتی ہے“۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

تیسری بحث:

ان روحوں کے متعلق ہے جن کے لیے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں:

وہ شخص جسے رب تعالیٰ نے نورِ ایمان سے آراستہ کیا ہوا ہے رب کائنات اس کی عزت و تکریم اس طرح کرتے ہیں کہ جب اس کی روح قبض کی جاتی ہے تو اس کے لیے ساتوں آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور آسمان کے پاک باز فرشتے اور رب کائنات کے مقرب ساتوں آسمانوں میں اس شخص کے متعلق مشہور کر دیتے ہیں کہ یہ نیک اور برگزیدہ شخص کی روح ہے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«هَذَا الَّذِي تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ، وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَشَهِدَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ، لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً، ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ»۔ [1]

”یہی وہ شخص ہے جس کے لیے عرش الٰہی ہل گیا، آسمان کے دروازے کھول دیے گئے اور ستر ہزار فرشتے اس کے جنازے میں شریک ہوئے (پھر بھی قبر میں) اسے ایک بھینچا گیا پھر (یہ عذاب) اس سے جاتا رہا“۔

اس حدیث سے مراد سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ہیں جس طرح دوسری روایت سے واضح ہو رہا ہے، جس کو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[1] نسائی:2055، ابن حبان:7033، حاکم:4923، طبرانی:5440، صحیح الجامع:6987

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

«لَقَدْ نَزَلَ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ مَا وَطِئُوا الْأَرْضَ قَبْلَهَا وَقَالَ حِينَ دُفِنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَوِ انْفَلَتَ أَحَدٌ مِنْ ضَغْطَةِ الْقَبْرِ لَانْفَلَتَ مِنْهَا سَعْدٌ وَلَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً، ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ»۔ [1]

"سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت پر ستر ہزار فرشتے زمین پر اترے جو اس سے پہلے کبھی نہیں اترے تھے اور آپ ﷺ نے سبحان اللہ کہا جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو دفن کیا گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی قبر کے جھٹکے اور گھٹن سے بچ سکتا ہوتا تو سعد اس سے بچتا، قبر نے اس کو بھی دبایا اور پھر کشادہ ہو گئی"۔

اس حدیث نبوی کو تدبر کے ساتھ پڑھیں کس قدر موثر یہ فرمان نبوی ہے جس میں مومن کی اس حالت کو بیان کیا گیا ہے، جو مومن پر آخری وقت میں طاری ہوتی ہے اور کیسے اس کے لیے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اس کی روح کہاں جاتی ہے اس کی مزید توضیح اور تشریح سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے جس میں وہ فرماتے ہیں:

خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرُ، وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ، أَوْ ثَلَاثًا، زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ هَاهُنَا وَقَالَ: "وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ حِينَ يُقَالُ لَهُ: يَا هَذَا، مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِينُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ؟" قَالَ هَنَّادٌ: قَالَ: "وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللّٰهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: دِينِيَ الْإِسْلَامُ، فَيَقُولَانِ لَهُ:

[1] مجمع الزوائد: 9/308 سلسلہ احادیث الصحیحہ: 3345

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ " قَالَ: " فَيَقُولُ: هُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولَانِ: وَمَا يُدْرِيكَ؟ فَيَقُولُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ فَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ (يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا) [ابراهيم: 27] - الْآيَةُ - ثُمَّ اتَّفَقَا - قَالَ: " فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: أَنْ قَدْ صَدَقَ عَبْدِي، فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ " قَالَ: فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا قَالَ: وَيُفْتَحُ لَهُ فِيهَا مَدَّ بَصَرِهِ قَالَ: وَإِنَّ الْكَافِرَ فَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ: " وَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ: لَهُ مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ هَاهْ، لَا أَدْرِي، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي، فَيَقُولَانِ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي، فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: أَنْ كَذَبَ، فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ " قَالَ: فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا قَالَ: وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ: ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهُ أَعْمَى أَبْكَمُ مَعَهُ مِرْزَبَّةٌ مِنْ حَدِيدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا قَالَ: فَيَضْرِبُهُ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيرُ تُرَابًا قَالَ: ثُمَّ تُعَادُ فِيهِ الرُّوحُ ". [1]

''ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کسی انصاری آدمی کے جنازہ میں نکلے پس ہم ایک قبر پر جا پہنچے جو ابھی لحد نہیں بنائی گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں بیٹھ گئے اور آپ کے اردگرد ہم بھی بیٹھ گئے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس

[1] ابوداود: 4753، مستدرک حاکم: 107، مسند احمد: 47/7، صحیح الجامع للالبانی: 1676

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے آپ زمین پر کرید رہے تھے پس آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور دو یا تین مرتبہ فرمایا کہ اللہ کی پناہ مانگو عذاب قبر سے جریر کی روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب دفن کرنے والے منہ پھیر کر چلے جاتے ہیں تو مردہ ان کے جوتوں کی دھمک سنتا ہے اس وقت اس سے کہا جاتا ہے کہ اے شخص تیرا رب کون ہے اور تیرا مذہب کیا ہے؟ اور تیرے نبی کون ہیں؟ ہناد نے اپنی روایت میں فرمایا کہ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے وہ دونوں کہتے ہیں کہ یہ کون صاحب ہیں جو تمہارے درمیان بھیجے گئے تھے؟ وہ کہتا ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں وہ دونوں کہتے ہیں کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب میں پڑھا ہے اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ جریر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ یہی مراد ہے اللہ کے قول یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِینَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الخ سے۔ پھر ایک آواز لگانے والا آواز لگاتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا پس اس کے لئے جنت کا بستر بچھا دیا جاتا ہے اور اسے جنت کے کپڑے پہنا دو اور اس کے لئے جنت میں ایک دروازہ کھول دو فرمایا کہ جنت کی ہوا اور خوشبو اس کے پاس آتی ہیں اور اس کی قبر حد نگاہ تک کشادہ کر دی جاتی ہے اور فرمایا کہ کافر جب مرتا ہے اس کی روح کو جسم میں لوٹایا جاتا ہے اور دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اسے بٹھلاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ ہائے ہائے میں نہیں جانتا وہ کہتے ہیں کہ یہ آدمی کون ہیں جو تم میں بھیجے گئے وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا پس آسمان سے ایک منادی آواز لگاتا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا اس کے لئے آگ کا بستر بچھا دو اور آگ کا لباس پہنا دو اور جہنم کا ایک دروازہ اس کی قبر میں کھول دو فرمایا کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جہنم کی گرمی اور گرم ہوا اس کے پاس آتی ہے اور اس کی قبر اس قدر تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں جریر کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ پھر اس پر ایک اندھا بہرا فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے اس کے پاس لوہے کا ایک ایسا گرز ہوتا ہے کہ جو اگر پہاڑ پر دے مارا جائے تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائے فرمایا کہ وہ گرز سے اس مردے کو مارتا ہے اس کی مار کی آواز سے مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز سنتی ہے سوائے جن و انس کے اور وہ مردہ بھی مٹی ہو جاتا ہے پھر اس میں روح دوبارہ ڈال دی جاتی ہے"۔

اور دوسری روایت کے الفاظ ہیں:

«إِذَا خَرَجَ رُوحُهُ، صَلَّى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ، وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُونَ اللهَ: أَنْ يُعْرَجَ بِرُوحِهِ مِنْ قِبَلِهِمْ، فَإِذَا عُرِجَ بِرُوحِهِ قَالُوا: رَبِّ عَبْدُكَ فُلَانٌ، فَيَقُولُ: أَرْجِعُوهُ فَإِنِّي عَهِدْتُ إِلَيْهِمْ أَنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ، وَفِيهَا أُعِيدُهُمْ، وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرَى» قَالَ: «فَإِنَّهُ يَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِ أَصْحَابِهِ إِذَا وَلَّوْا عَنْهُ، فَيَأْتِيهِ آتٍ فَيَقُولُ: مَنْ رَبُّكَ؟ مَا دِينُكَ؟ مَنْ نَبِيُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللهُ، وَدِينِيَ الْإِسْلَامُ، وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَنْتَهِرُهُ فَيَقُولُ: مَنْ رَبُّكَ؟ مَا دِينُكَ؟ مَنْ نَبِيُّكَ؟ وَهِيَ آخِرُ فِتْنَةٍ تُعْرَضُ عَلَى الْمُؤْمِنِ، فَذَلِكَ حِينَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ [ابراهيم: 27] فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللهُ، وَدِينِيَ الْإِسْلَامُ، وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ لَهُ: صَدَقْتَ، ثُمَّ يَأْتِيهِ آتٍ حَسَنُ الْوَجْهِ...»۔ [1]

---

[1] مسند احمد: 74/7، احکام الجنائز للألبانی ص: 159

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''جب نیک آدمی کی روح نکلتی ہے تو زمین وآسمان کے درمیان والا اور آسمان کا ہر فرشتہ اس کے لیے رحمت کی دعا کرتا ہے اور آسمان کے ہر دروازے والے فرشتے یہ دعا کرتے ہیں کہ اس نیک بندے کی روح ان کے دروازے کے راستے سے اوپر کو جائے۔ جب اس کی روح کو اوپر لے جایا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں اے رب! یہ تیرا فلاں بندہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اسے واپس لے جاؤ، میرا ان سے وعدہ ہے کہ میں نے انہیں زمین سے پیدا کیا، اسی میں ان کو لوٹاؤں گا اور دوسری مرتبہ ان کو اسی سے نکالوں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ (میت) واپس جانے والے لوگوں کے جوتوں کی آواز سن رہا ہوتا ہے، اتنے میں فرشتہ اس کے پاس آجاتا ہے اور پوچھتا ہے تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟ نیک آدمی جواب دیتا ہے میرا رب اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں۔ یہ جواب سن کر فرشتہ اسے جھڑکتا ہے اور پھر پوچھتا ہے تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟ (حقیقت میں) یہ مومن کی آزمائش ہوتی ہے تو اسی وقت کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اللہ ثابت قدم رکھتا ہے ان لوگوں کو جو ایمان لائے ثابت بات کے ساتھ دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں'' تو وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں، وہ فرشتہ کہتا ہے تو نے سچ کہا، پھر اس کے پاس ایک خوبصورت چہرے والا آتا ہے......''۔

کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہ پاکیزہ اور نفیس روح آپ کی ہو اور آپ کے لیے آسمانوں کے دروازے کھل جائیں اور نورانی ملائکہ آپ کا استقبال کریں اور آپ کے متعلق اچھے اور خیر و برکت سے بھرے الفاظ کہیں اگر آپ واقعی صدق دل سے یہ ذوق اور شوق رکھتے ہیں تو پھر رسول کائنات کے ان فرامین کو مضبوطی سے تھام لیں اور ان سے پہلو تہی اختیار نہ کریں اور اپنے خالق و مالک سے دعا کریں کہ رب تعالیٰ آپ کے دل کو اپنی اطاعت اور فرماں برداری پر ثابت رکھے، کیونکہ دین پر مضبوطی اس بات کی ہمیشہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

محتاج رہتی ہے کہ آپ اپنے اللہ سے ہمیشہ دعا مانگتے رہا کریں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی دین پر مضبوطی اور کاربند رہنے کے متعلق کثرت سے دعا ہوا کرتی تھی جیسا کہ شہر بن حوشب کہتے ہیں میں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا:

يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِهِ: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ " قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا لِأَكْثَرِ دُعَائِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ؟ قَالَ: «يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِنَّهُ لَيْسَ آدَمِيٌّ إِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ، فَمَنْ شَاءَ أَقَامَ، وَمَنْ شَاءَ أَزَاغَ». ①

”اے ام المومنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس اکثر کیا دعا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ (یعنی۔ اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ) پھر فرمانے لگیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اکثر یہی دعا کیوں کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کوئی شخص ایسا نہیں کہ اس کا دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان نہ ہو۔ جسے چاہتا ہے (دین حق پر) قائم رکھتا ہے اور جسے چاہتا ہے ٹیڑھا کر دیتا ہے“۔

یہ اہم ترین عمل ہے جس کے لیے ضروری ہے کہ ہم ہر طرح کی کوشش ومحنت بروئے کار لائیں اور اپنے آپ کو اس کے کاربند بنائیں تا کہ ہمارے مرنے کے بعد ہماری روحوں کے لیے آسمان کے دروازے کھل جائیں اور ہم پر اللہ قادر مطلق کا فضل وکرم ہو جائے، ان شاء اللہ۔

......*......

① ترمذی: 3522، ابن ماجة: 3834، مستدرك حاكم: 3140، ابن حبان: 902، صحيح الجامع: 4801

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

چوتھی فصل:

ان اشیاء کے متعلق ہے جن کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھلتے

تمہیدی کلمات:

یقیناً ہر اچھا نیک اور پاکیزہ عمل اس کے لیے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں اور وہ رب ذوالجلال والاکرام کی طرف چڑھتا ہے، جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، وَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ، كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ».[1]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے پاک کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیتا ہے اور اللہ صرف پاک کمائی کو قبول کرتا ہے، پھر اس کو خیرات کرنے والے کے لیے پالتا رہتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے بچھڑے کو پالتا ہے یہاں تک کہ وہ خیرات پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے"۔

اور نبی کل کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے خالق و مالک اللہ عزوجل کی پناہ چاہی ہے ہر اس عمل سے جو رد کر دیا جائے یا ایسی دعا سے جو قبول نہ کی جائے اور اسے

[1] صحیح بخاری: 1410، صحیح مسلم: 1014، ترمذی: 661، نسائی: 2525، ابن ماجہ: 1842، مسند احمد: 44/9، ابن حبان: 3316، دارمی: 1675، حاکم: 3283

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آسمان کی طرف نہ چڑھایا جائے، ایسے تمام اعمال سے اللہ کی پناہ طلب کی جائے جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَعَمَلٍ لَا يُرْفَعُ وَدُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ»۔ ①

"اے اللہ! میں اس علم سے جو نفع مند نہ ہو، اس عمل سے جو آسمان کی طرف نہ چڑھے اور اس دعا سے جو شرفِ قبولیت حاصل نہ کر سکے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

اور اسی طرح سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَا أَقُوْلُ لَكُمْ إِلَّا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ كَانَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا»۔ ②

"میں تمہیں اسی طرح ہی کہوں گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میں عاجز آ جانے، سستی، بزدلی، بخل، سخت ترین بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا فرما اور اس کو پاک فرما، اس کو پاک کرنے والوں میں سے تو سب سے بہترین ہے، تو ہی اس کا حمایتی اور کارساز ہے۔ اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے ایسے علم سے جو نفع نہ دے، ایسے دل سے جو ڈرے نہ، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو"۔

① ترمذی: 3482، ابو داود: 1548، ابن ماجۃ: 250، حاکم: 356، صحیح الجامع للالبانی: 1295

② مسند احمد: 14/302، صحیح مسلم: 2722، نسائی: 5458

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آدمی کو ہمیشہ اس بات سے ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں اس کے لیے آسمان کے دروازے بند نہ کر دیے جائیں اور اس کی دعا کو رد نہ کر دیا جائے۔

حضرت سلمہ بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لا نامن من امنع الدعاء اخوف من ان امنع الاجابة۔

''مجھے اس بات کا ڈر نہیں کہ مجھے دعا سے روک دیا جائے بلکہ مجھے زیادہ خوف اس بات کا ہے کہ میری دعا کو قبولیت سے روک دیا جائے''۔

وہ لوگ جن کے لیے آسمانوں کے دروازے نہیں کھلتے وہ مختلف گروہ اور مختلف حالات ہیں جن کو میں چار مباحث میں ذکر کروں گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پہلی بحث:

ان اعمال کے متعلق ہے جن کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھلتے

بعض اعمال ایسے ہیں جن کے متعلق اللہ کے حبیب ﷺ نے نص قائم کر دی ہے کہ وہ ابتدائی طور پر آسمان کی طرف اٹھائے ہی نہیں جاتے، نہ ہی انھیں آسمانوں کی طرف چڑھایا جاتا ہے تو بالاولی وہ ایسے اعمال ہیں جن کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور نبی اکرم ﷺ نے ایسے اعمال سے رب تعالیٰ کی پناہ مانگی ہے، جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پہلے ہم روایت کو نقل کر آئے ہیں، پھر ہمارے لیے بھی ضروری ہے کہ ہم ایسے اعمال سے پہلو تہی اختیار کریں بچ کر زندگی گزاریں۔

ان اعمال کا ذیل میں ہم تذکرہ کر رہے ہیں:

1۔ پہلا عمل، ایسے امام کی نماز جس کی قوم اسے ناپسند کرتی ہے:

جن لوگوں کے اعمال آسمان کی طرف چڑھتے ہی نہیں اور ان کے لیے آسمان کے دروازے بھی نہیں کھلتے ان میں سے پہلا عمل اس شخص کی نماز ہے جو اپنی قوم کا امام ہے، لیڈر ہے ان کو نماز پڑھاتا ہے اور وہ لوگ اس کو ناپسند کرتے ہیں، اس کی نماز کے لیے آسمانوں کے دروازے نہیں کھلتے، جیسا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ: «ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلَاةٌ، وَلَا تَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ، وَلَا تُجَاوِزُ رُؤُوسَهُمْ: رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، وَرَجُلٌ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ وَلَمْ يُؤْمَرْ، وَامْرَأَةٌ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دَعَاهَا زَوْجُهَا مِنَ اللَّيْلِ فَأَبَتْ عَلَيْهِ» ①

"بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین لوگوں کی نماز ان سے قبول نہیں کی جاتی اور نہ ہی آسمان کی طرف چڑھتی ہے اور نہ ہی ان کے سروں سے اوپر جاتی ہے، ایک آدمی جو قوم کی امامت کرواتا ہے اور وہ اسے ناپسند کرتے ہیں اور وہ شخص جو ورثاء کی اجازت کے بغیر نمازِ جنازہ پڑھائے اور تیسرا وہ عورت جو رات گزارے اور اس کا شوہر اس پر ناراض ہو"۔

اور حضرت جنادہ بن ابی امیہ بیان فرماتے ہیں بے شک نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ فَإِنَّ صَلَاتَهُ لَا تُجَاوِزُ تَرْقُوَتَهُ» ②

"جو اپنی قوم کی امامت کروائے اور وہ اسے ناپسند کرتے ہوں، اس کی نماز اس کے حلق سے اوپر نہیں جاتی"۔

مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہاں پر کراھیۃ سے مقصود وہ معاملہ ہے جس کی شرعی طور پر مذمت کی گئی ہے، جیسے ظالم حکمران کی مذمت کی گئی ہے اور وہ شخص جو مصلی امامت پر غالب آ گیا مگر وہ اس مصلی کا مستحق نہیں ہے یا وہ نجاستوں سے نہیں بچتا، یا نماز درست نہیں پڑھاتا یا حرام خور ہے اور فاسق وفاجر لوگوں کے ساتھ رہتا ہے تو ایسے شخص کو امام مقرر نہیں کرنا چاہیے اور یہ حدیث نبوی بھی ایسے ہی شخص کے متعلق ہے۔

2۔ دوسرا عمل، ورثاء کی اجازت کے بغیر نمازِ جنازہ پڑھانے والے کی نماز:

جو شخص کسی کی نمازِ جنازہ بغیر ورثاء کی اجازت کے پڑھاتا ہے اس کی نماز آسمان کی طرف نہیں چڑھتی اور نہ ہی اس کے لیے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں اور نہ وہ رب ذوالجلال کے ہاں قبولیت حاصل کرتی ہے، جیسا کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

① ابن خزیمۃ: 1518، صحیح ترغیب وترھیب میں علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح لغیرہ قرار دیا ہے۔ 485

② طبرانی: 2177، صحیح الجامع للالبانی: 6102

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

«ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلَاةٌ، وَلَا تَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ، وَلَا تُجَاوِزُ رُءُوسَهُمْ: رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، وَرَجُلٌ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ وَلَمْ يُؤْمَرْ، وَامْرَأَةٌ دَعَاهَا زَوْجُهَا مِنَ اللَّيْلِ فَأَبَتْ عَلَيْهِ» ۔[1]

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین طرح کے لوگ ہیں جن کی نماز قبول نہیں کی جاتی اور نہ ہی وہ نماز آسمان کی طرف چڑھتی ہے اور نہ ہی وہ ان کے سروں سے اوپر جاتی ہے، پہلا وہ شخص جو قوم کا لیڈر ہے، امام ہے انھیں نماز پڑھتا ہے اور وہاں کے رہنے والے اس کو پسند نہیں کرتے، اور دوسرا وہ آدمی جو میت کے ورثاء کی اجازت کے بغیر جنازہ پڑھا دے، اور تیسری وہ عورت جسے اس کا خاوند رات کو بلائے اور وہ انکار کر دے''۔

میت کی نمازِ جنازہ پڑھانے کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو میت کا قریبی ہے، اس کے بعد اس کا حق ہے جس کو وصیت کی ہو یا گھر والے جس کو اجازت دیں اس لیے کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ جلدی سے کسی کی نمازِ جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑا ہو جائے جب تک میت کے اولیاء اور ورثاء اجازت نہ دیں، اس وقت تک نمازِ جنازہ کے لیے کھڑا نہیں ہونا چاہیے۔

3۔ تیسرا عمل، شوہر سے ناراضگی میں رات گزارنے والی عورت کی نماز:

اس عورت کی نماز کے لیے بھی آسمان کے دروازے نہیں کھلتے جو عورت اپنے شوہر کے بلانے پر انکار کر دے، اس کا شوہر رات اس پر ناراض رہا تو ایسی عورت کی نماز آسمان کی طرف نہیں چڑھتی، نہ اس کے لیے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں اور نہ رب کے حضور اس کی قبولیت ہوتی ہے، جیسا کہ ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«ثَلَاثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ آذَانَهُمْ: الْعَبْدُ الْآبِقُ حَتَّى يَرْجِعَ،

[1] صحیح ابن خزیمۃ: 1518، صحیح ترغیب وترھیب للألبانی: 485 حسن لغیرہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ، وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ». [1]

”تین لوگوں کی نماز ان کے کانوں سے اوپر نہیں جاتی، ایک بھگوڑے غلام کی جب تک کہ وہ لوٹ نہ آئے، دوسرے عورت کی جو رات گزارے اور اس کا شوہر اس سے ناراض ہو، تیسرے اس امام کی جسے لوگ ناپسند کرتے ہوں“۔

اور اسی طرح سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اِثْنَانِ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمَا رُءُوسَهُمَا: عَبْدٌ آبِقٌ مِنْ مَوَالِيهِ حَتَّى يَرْجِعَ، وَامْرَأَةٌ عَصَتْ زَوْجَهَا حَتَّى تَرْجِعَ». [2]

”دو آدمیوں کی نماز ان کے سر سے اوپر نہیں جاتی، اپنے مالک سے بھاگا ہوا غلام جب تک لوٹ نہ آئے اور وہ عورت جو اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی ہے حتی کہ وہ اس نافرمانی سے باز آجائے“۔

عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے شوہر کا خیال رکھے اور اپنی استطاعت اور طاقت کے مطابق اسے راضی رکھنے کی بھرپور کوشش کرے کیونکہ شوہر کی اطاعت اور رضامندی عورت کے لیے رب کائنات کو راضی رکھنے کا بہت بڑا ذریعہ اور وسیلہ ہے اور یہ خدمت واطاعت اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازوں کے کھلنے کا باعث ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَفِظَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيلَ لَهَا: ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ». [3]

”عورت جب پانچ نمازیں ادا کرتی ہے، مہینے کے روزے رکھتی ہے، اپنی شرم

[1] ترمذی (360) صحیح الجامع للالبانی: 3057
[2] مستدرک حاکم (7330) شیخ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل میں اسے حسن قرار دیا ہے۔ 288
[3] مسند احمد (1661) ابن حبان (4163) صحیح الجامع للالبانی (660)

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

گاہ کی حفاظت کرتی ہے، اپنے شوہر کی اطاعت وفرماں برداری کرتی ہے، اسے کہہ دیا جاتا ہے کہ جنت کے جس دروازے سے چاہتی ہو داخل ہو جاؤ"۔

ایک عورت کے لائق نہیں کہ وہ رات گزارے اور اس کا شوہر اس پر نالاں اور ناراض ہو، اگر ایسے رات گزر گئی تو کہیں رب کائنات کے فرشتوں کی لعنت کی مستحق نہ ٹھہر جائے، جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ».①

"جب شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر (ہم بستری کے لئے) بلائے اور وہ انکار کردے پھر مرد ناخوش ہو کر سو رہے تو بیوی پر صبح تک فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں"۔

ایک اچھے شوہر کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی بیوی پر چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے نالاں اور ناراض نہ ہو جائے، اگر گھر میں کوئی معاملہ بن جائے تو جب عورت اسے راضی کرنے کے لیے آئے تو جلدی راضی ہو جائے، کہیں ایسے نہ ہو کہ یہ اس پر ناراض ہو اور آسمان کے نورانی فرشتے اس کی بیوی پر لعنت کر رہے ہوں، شوہر کو بھی چاہیے کہ وہ جلدی رضامندی اور دلی خوشی کا اظہار کر کے اس پر راضی ہو جائے، کیونکہ پھر بھی وہ آپ کے بچوں کی ماں ہے اور آپ کے دل کا ٹکڑا ہے، اس کے بارہ میں صلاح کی تمنا رکھنی چاہیے، تاکہ اس کا شوہر اس کے لیے فرشتوں کی لعنت کا سبب نہ بن جائے۔

4۔ چوتھا عمل، دعا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھنے والے کی دعا:

جو شخص دعا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں پڑھتا اس کی دعا کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھلتے نہ ہی وہ دعا آسمان کی طرف چڑھتی ہے اور نہ ہی رب ذوالجلال والاکرام کے حضور اسے شرف قبولیت سے نوازا جاتا ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

① صحیح بخاری:3237،مسلم:1736،ابو داود:2141،دارمی:2228

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس وقت تک دعا موقوف رہتی ہے جب تک اس میں درود نہ پڑھا جائے، جیسا کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت ہے، انھوں نے فرمایا:

«إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ، حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ».[1]

''دعا آسمان وزمین کے درمیان رکی رہتی ہے اس میں ذرا سی بھی اوپر نہیں جاتی جب تک کہ تم اپنے نبی کریم ﷺ پر درود نہیں بھیج لیتے''۔

اور بعض اہل علم نے فرمایا ہے کہ یہ مطلق طور پر ایسے نہیں ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی بڑی بڑی جلیل القدر دعائیں ہیں، مگر ان میں آپ ﷺ پر درود کا ذکر نہیں ہے، اس کے باوجود ہمارے لیے درست نہیں کہ ہم اپنی دعاؤں میں آپ ﷺ پر درود پڑھنا بھولیں یا جان بوجھ کر ترک کریں، اس وجہ سے کہ نبی کریم ﷺ کا رب کائنات کے ہاں بہت بڑا مقام ومرتبہ ہے، اور اس وجہ سے بھی کہ آپ ﷺ نے متعدد احادیث میں اس کی ترغیب دلائی ہے، جیسا کہ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

«بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي، إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ» قَالَ: ثُمَّ صَلَّى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَمِدَ اللهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تُجَبْ».[2]

''ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر اللہ سے مغفرت مانگنے اور اس کی رحمت کا سوال کرنے لگا۔ رسول

---

[1] ترمذی:486، نسائی:1284، ابن خزیمة:709، ابن حبان:1960، صحیح ترغیب للألبانی: 1676

[2] سنن ترمذی:3476، صحیح الجامع للألبانی:3988

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے نمازی تو نے جلدی کی۔ جب نماز پڑھ چکو تو اللہ کی اس طرح حمد وثناء بیان کرو جیسا کہ اس کا حق ہے پھر مجھ پر درود بھیجو اور پھر اس سے دعا کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ایک اور شخص نے نماز پڑھی پھر اللہ کی تعریف بیان کی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے نمازی دعا کرو قبول کی جائے گی''۔

اور حضرت امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ دعا اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا، تعریف اور رسول اللہ ﷺ پر درود سے شروع کرنی چاہیے اور اسی طرح ہی ختم کرنی چاہیے، اس مسئلہ پر بہت زیادہ آثار معروف ہیں۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دوسری بحث:

ان اعمال کے متعلق ہے جن کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھلتے

معاصی اور گناہوں کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھلتے بند رہتے ہیں اور پھر وہ معاصی اور بری باتیں کرنے والے کی طرف واپس پلٹتی ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾.[1]

''اسی کی طرف پاکیزہ کلمات چڑھتے ہیں اور نیک عمل اس کو بلند کرتے ہیں''۔

اور نبی کریم ﷺ کی متعدد احادیث میں یہ فرمایا گیا ہے کہ کچھ ایسے اقوال اور اعمال ہیں جن کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھلتے، اس لیے ایسے اقوال واعمال سے بچنا اور پہلوتہی اختیار کرنا بہت ضروری ہے اور ان اقوال واعمال میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

1۔ لعنت کرنا:

جب آدمی کسی پر لعنت کرتا ہے اور وہ جس پر لعنت کی گئی ہے اس کا مستحق نہ ہو تو اس کے لیے آسمان کے دروازے بند رہتے ہیں اور وہ لعنت پلٹ کر اس کرنے والے پر آتی ہے، جیسا کہ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَي السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا، ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَي الْأَرْضِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُهَا دُونَهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالًا. فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَي الَّذِي

[1] سورۃ الفاطر:10

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لُعِنَ، فَإِنْ كَانَ لِذَلِكَ أَهْلًا وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا». ①

''بندہ جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی جانب پروان چڑھتی ہے اور آسمان کے دروازے اس پر بند کردیئے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی جانب اترتی ہے تو اس کے لئے زمین کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں پھر دائیں بائیں جگہ پکڑتی ہے جب کہیں کوئی گھسنے کی جگہ نہیں ملتی تو جس پر لعنت کی گئی ہے اس کی طرف جاتی ہے اگر وہ اس لعنت کا حقدار ہو ورنہ کہنے والے کی طرف لوٹ جاتی ہے''۔

مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس لعنت کے لیے آسمان کے دروازے بند رہتے ہیں، کیونکہ آسمان کے دروازے صرف صالح اور نیک اعمال کے لیے کھلتے ہیں جیسا کہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾۔ ②

''اسی کی طرف پاکیزہ کلمات چڑھتے ہیں اور نیک عمل اس کو بلند کرتے ہیں''۔

اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ وَقَالَ مُسْلِمٌ إِنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيحُ رِدَائَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَنَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ۔ ③

''ایک آدمی نے ہوا کو لعنت دی جبکہ مسلم بن ابراہیم نے اپنی روایت میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہوا کسی آدمی کی چادر اڑا کر لے گئی تو اس نے ہوا کو لعنت کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

① ابو داود:4905، صحیح الجامع:1672

② سورۃ الفاطر:10

③ ابو داود:4908، ترمذی:1978، ابن حبان:5745، سلسلۃ صحیحۃ:528

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوا کو لعنت مت کرو کیونکہ وہ تو مامور ہے اپنے کام پر اور بیشک اگر کسی نے کسی غیر اہل چیز پر لعنت کی تو لعنت کرنے والے کی طرف لوٹتی ہے''۔

اس لیے میرے عزیز بھائی ہمیشہ اس بات سے ڈر کر رہو کبھی کسی انسان، کسی حیوان اور کسی جامد چیز پر لعنت نہ کرنا، کیونکہ مومن نہ تو طعن کرتا ہے، نہ ہی کسی پر لعنت کرتا ہے، نہ ہی فحش کلامی اور بدگوئی کرتا ہے۔

لعنت کرنے سے تین طرح کے خطرات لاحق ہوں گے:

1۔ پہلا خطرہ:

لعنت کرنے کی وجہ سے پہلا خطرہ یہ لاحق ہوتا ہے کہ جب بندہ کسی پر لعنت کرتا ہے اور جس پر لعنت کی گئی ہے وہ لعنت کا مستحق نہیں ہوتا تو وہ لعنت لوٹ کر اس کی طرف آتی ہے، جیسا کہ ابودرداء اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات سے ثابت ہو چکا ہے۔

2۔ دوسرا خطرہ:

لعنت کرنے والے شخص کو دوسرا خطرہ یہ لاحق ہوگا کہ قیامت کے دن ایسے شخص سے انبیاء کے متعلق گواہی نہیں لی جائے گی جب رب کائنات لوگوں سے دریافت کریں گے بتلاؤ میرے پیغمبروں نے رسالت کا پیغام تم تک پہنچا دیا تھا، تو وہاں سارے لوگ گواہی دیں گے مگر لعنت کرنے والے سے گواہی نہیں لی جائے گی، جیسا کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے:

«اِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَآءَ وَلَا شُفَعَاءَ»۔

وفی روایة للمسلم: ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «لَا يَكُوْنُ اللَّعَّانُوْنَ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَآءَ»۔ ①

① مسند احمد: 19/317، مسلم: 2598، ابوداود: 4907، حاکم: 149، ابن حبان: 5746

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

’’بے شک لعنت کرنے والے قیامت میں نہ گواہ ہوسکیں گے اور نہ سفارشی‘‘۔

اور صحیح مسلم کی ایک روایت کے الفاظ ہیں:

’’لعنت کرنے والے (قیامت میں) نہ گواہ ہوسکیں گے اور نہ سفارشی‘‘۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ انبیاء کے متعلق رسالت کو پہنچانے اور امانت کو ادا کرنے کی گواہی امت محمدیہ کے لیے بہت بڑا شرف ہے، لیکن لعنت کرنے والا شخص اس بہت بڑے شرف سے محروم رہے گا، جیسا کہ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يُدْعَى نُوحٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ، فَيَقُولُ: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيُقَالُ لِأُمَّتِهِ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: مَا أَتَانَا مِنْ نَذِيرٍ، فَيَقُولُ: مَنْ يَشْهَدُ لَكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ، فَتَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ: ﴿وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ [البقرة: 143] فَذَلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ [البقرة: 143] "وَالوَسَطُ: العَدْلُ۔ [1]

’’نوح قیامت کے دن لائے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ تم نے (حکم الٰہی) پہنچا دیا وہ کہیں گے کہ ہاں، اے پروردگار، پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا کہ انہوں نے تمہارے پاس میرے احکام پہنچا دیئے تھے تو وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا، اللہ فرمائے گا کہ تمہارا گواہ کون ہے، وہ کہیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی امت، چنانچہ تم لوگ لائے جاؤ گے، اور گواہی دو گے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت، ﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾ [2] تلاوت فرمائی، وسط سے

[1] صحیح بخاری:4487؛ ترمذی:2961؛ ابن ماجۃ:4284؛ مسند احمد:38/20

[2] سورۃ البقرۃ:143

’’محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

مراد درمیانی امت ہے“۔

3۔ تیسرا خطرہ:

لعن طعن کرنے والے شخص کو تیسرا خطرہ یہ لاحق ہوتا ہے کہ قیامت کے دن ایسے شخص کو اپنے ان ساتھیوں اور بھائیوں کی سفارش سے محروم کر دیا جائے گا جو جہنم میں داخل ہو چکے ہوں گے اور یہ اس کے لیے قیامت کے دن بہت بڑا خسارہ ہوگا اور بہت بڑی ندامت اور پشیمانی ہوگی کہ لوگ اپنے پہچاننے والوں کی سفارش کر کے انھیں جہنم سے نکلوا لیں گے، مگر یہ اپنے پہچاننے والے جو جہنم کا ایندھن بنے ہوئے ہیں ان کی سفارش نہیں کر سکے گا، جیسا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا خَلَصَ اللهُ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ النَّارِ وَأَمِنُوا، فَمَا مُجَادَلَةُ أَحَدِكُمْ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَقِّ يَكُونُ لَهُ فِي الدُّنْيَا، أَشَدَّ مُجَادَلَةً مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِرَبِّهِمْ فِي إِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ أُدْخِلُوا النَّارَ، قَالَ: يَقُولُونَ: رَبَّنَا، إِخْوَانُنَا، كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا، وَيَصُومُونَ مَعَنَا، وَيَحُجُّونَ مَعَنَا، فَأَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ، فَيَقُولُ: اذْهَبُوا، فَأَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ، فَيَأْتُونَهُمْ، فَيَعْرِفُونَهُمْ بِصُوَرِهِمْ، لَا تَأْكُلُ النَّارُ صُوَرَهُمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ النَّارُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى كَعْبَيْهِ، فَيُخْرِجُونَهُمْ، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا، أَخْرَجْنَا مَنْ قَدْ أَمَرْتَنَا، ثُمَّ يَقُولُ: أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ دِينَارٍ مِنَ الْإِيمَانِ، ثُمَّ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ نِصْفِ دِينَارٍ، ثُمَّ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ - قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ هَذَا، فَلْيَقْرَأْ ﴿إِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ [النساء:40]». [1]

---

[1] صحیح بخاری:7439؛ صحیح مسلم:183؛ مسند احمد:24/208؛ نسائی:5010؛ ابن ماجہ:60

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"جب اللہ مومنین کو آگ سے خلاصی دے گا اور وہ مامون ہو جائیں گے تو تم میں سے کوئی دنیا میں اس طرح اپنے ساتھی کے لئے حق کے بارے میں اس طرح نہ جھگڑا ہوگا جس طرح مومنین اپنے پروردگار سے اپنے ان بھائیوں کے بارے میں جھگڑیں گے جو آگ میں داخل کئے جا چکے ہیں، ہمارے بھائی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے، روزے رکھتے تھے، حج کرتے تھے، آپ نے ان کو جہنم میں کیوں داخل کیا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جاؤ اور جن کو تم ان میں پہچانتے ہو نکال لو، وہ ان کے پاس آئیں گے اور ان کو ان کی شکلوں سے پہچان لیں گے آگ نے ان کی صورتوں کو نہ کھایا ہوگا بعض ان میں سے وہ ہوں گے جن کو آگ نے نصف پنڈلی تک پکڑ رکھا ہوگا بعض وہ ہوں گے جن کو گھٹنے تک پکڑا ہوگا، وہ مومنین ان کو نکال لیں گے وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہم نے ان کو نکال لیا جن کا تو نے حکم دیا تھا، پھر اللہ فرمائیں گے اس کو بھی نکال لو جس کے دل میں دینار کے وزن کے برابر ایمان ہے پھر فرمائیں گے اس کو بھی نکال لو جس کے دل میں نصف دینار کے برابر وزن کے ایمان ہے، پھر فرمائیں گے اس کو بھی نکال لو جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے جو اس کو سچ نہ جانے وہ قرآن کی یہ آیت پڑھ لے (إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِن تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِن لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا) 4۔النساء: 40)"۔

اے میرے عزیز قارئین! کیا پھر ہماری ذمہ داری نہیں بنتی کہ ہم لعنت کرنے والے عمل قبیح کو ترک کر کے اپنی زبانوں کو اس غلاظت سے محفوظ کر لیں، اگر ہم نے ایسے کر لیا تو یقیناً ہم نے دنیا میں بھی عزت پالی اور قیامت کے دن بھی عزت ہی نصیب ہوگی، ان شاء اللہ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

2۔اس حاکم کی دعا کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھلتے جو لوگوں کی حاجتوں کے لیے دروازہ بند کر لیتا ہے:

وہ حاکم جو لوگوں کی حاجتوں کو پورا کرنے کی بجائے لوگوں سے اپنا دروازہ بند کر لیتا ہے ان کی حاجتوں، ضرورتوں اور پریشانیوں کو سنتا نہیں، اس کی دعا کے لیے آسمانوں کے دروازے نہیں کھلتے اور نہ ہی اس کی دعا آسمان پر رب کائنات کے ہاں قبولیت پاتی ہے، جیسا کہ عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک نبی اکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا مِنْ إِمَامٍ يُغْلِقُ بَابَهُ دُونَ ذَوِي الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ إِلَّا أَغْلَقَ اللّٰهُ أَبْوَابَ السَّمَآءِ دُونَ خَلَّتِهِ وَحَاجَتِهِ وَمَسْكَنَتِهِ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ»۔[1]

”اگر کوئی حاکم اپنی رعایا کے حاجتمندوں، محتاجوں اور مسکینوں کے لئے اپنے دروازے بند کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجات، ضروریات اور فقر کو دور کرنے سے پہلے آسمانوں کے دروازے بند کر دیتا ہے اس پر معاویہ نے اس وقت ایک شخص کو لوگوں کی ضروریات معلوم کرنے کے لئے مقرر کیا“۔

یعنی ایسے حکمران کی دعا آسمان کی طرف نہیں چڑھتی اس کے آگے حجاب اور پردہ ڈال دیا جاتا ہے اور آسمان کے دروازے اس کے لیے بند رہتے ہیں۔

اسی پر ہی بس نہیں جو شخص کسی بھی معاملہ کا مسئول ہے اور اپنے ماتحت لوگوں کی پریشانیوں اور ضروریات وحاجات کی طرف توجہ نہیں کرتا، ان کی شکایات نہیں سنتا، کیوں نہیں سنتا اس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں یا تو اپنی مسند اور مقام سے غائب رہنے کی وجہ سے یا پھر وہ لوگوں کی حاجات سے ویسے ہی بھاگتا ہے، خصوصا کمزور اور غریب لوگوں کی حاجات سے تو ایسے شخص کی دعا کو رب کائنات قبول نہیں فرماتے اور قیامت کے

[1] مسند احمد: 19/23، ترمذی: 1332، صحیح الجامع للألبانی: 5685

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

دن بھی اس شخص کے ساتھ سلوک یہ ہوگا کہ ساری کائنات کا خالق و مالک اس شخص سے پردہ کر لے گا اور یہ معاملہ انتہائی خطرناک ہے، اسی معاملے کو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے جیسا کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا فَاحْتَجَبَ عَنْ أُولِي الضَّعَفَةِ وَالْحَاجَةِ احْتَجَبَ اللهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».①

"جو لوگوں کے معاملات کا کچھ بھی ذمہ دار ٹھہرا، پھر ان کمزوروں اور حاجت مندوں سے دروازہ بند کر لیا قیامت کے دن رب کائنات اس سے دروازہ بند کر لیں گے"۔

اس حدیث رسول کو عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے اس وقت بیان فرمایا جب آپ مسند خلافت پر فائز تھے اور یہ کہتے ہوئے بیان فرمایا:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ وَلَّاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ، وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ، احْتَجَبَ اللهُ عَنْهُ دُونَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ، وَفَقْرِهِ» قَالَ: فَجَعَلَ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ.②

"میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کو مسلمانوں کے امور کا ولی بنائے اور پھر وہ ان کی ضرورت اور مشکل وقت میں کام میں نہ آئے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ضرورت کو پورا نہ فرمائے گا اور مشکل وقت میں اس کی مدد کرے گا۔ یہ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو لوگوں کی ضرورت کی فراہمی پر مامور فرما دیا"۔

اور ہر وہ شخص جس کو مسلمانوں کے اوپر حاکم متعین کیا گیا ہے، اگر وہ نبی کریم ﷺ

---

① مسند احمد:19/23؛ طبرانی:316؛ حاکم:7027؛ صحیح ترغیب وترھیب:2209

② ابو داود:2948؛ ترمذی:1332؛ صحیح سنن أبی داود للألبانی:2555

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی امت پر مشقت ڈالتا ہے تو کائنات کے امام جناب محمد ﷺ نے اس شخص کے خلاف دعا فرمائی ہے اور جو آپ کی امت کے لیے نرمی پیدا کرنے والا حکمران ہے تو آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی ہے اور نبی اکرم ﷺ کی دعا رب کائنات کے دربار میں مقبول ومنظور ہوتی ہے رد کی ہی نہیں جاتی، جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں میں نے کائنات کے امام جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی زبانِ نبوت سے سنا ہے، آپ میرے اس گھر میں فرما رہے تھے:

«اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ»۔ (1)

"اے اللہ میری اس امت میں سے جس کو ولایت دی جائے اور وہ ان پر سختی کرے تو تو اس پر سختی کر اور میری امت میں سے جس کو کسی معاملہ کا والی بنایا جائے وہ ان سے نرمی کرے تو تو بھی اس پر نرمی کر"۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے نرمی اور سختی کی نوعیت کو بیان فرمایا ہے کہ آپ کی اس دعا کا معنی کیا ہے فرماتے ہیں بعض لوگ اس حدیث نبوی سے یہ گمان کرتے ہیں کہ حاکم وقت کی نرمی سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگوں کی چاہت اور منشا کے مطابق ان کو رکھے اور ان سے رویہ اور سلوک کرے جب کہ معاملہ ایسے نہیں ہے معنی یہ ہے کہ وہ لوگوں کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کے مطابق چلے اور اختیار وہ طریقہ کرے جو بہت زیادہ آسان اور نرم ہو اور جس معاملہ پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم نہیں ہے اس معاملے کی لوگوں پر سختی نہ کرے، اگر ایسے کرے گا تو رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کا مصداق ٹھہرے گا کہ آپ نے ایسے شخص کے خلاف دعا فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے اور پھر اسے آفات پہنچیں گی، جسمانی اعتبار سے، دلی لحاظ سے بھی اور اہل وعیال میں بھی اسے مشقتیں آن گھیریں گی، کیونکہ حدیث میں جو اللہ کی طرف سے مشقتیں آئیں گی یہ الفاظ مطلق استعمال ہوئے ہیں۔

(1) صحیح مسلم:1828؛ مسند احمد:85/19؛ ابن حبان:553

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسا اوقات ایسے بھی ہوتا ہے کہ بندہ بظاہر ٹھیک ہوتا ہے لیکن اندر ہی اندر سے اسے بیماریاں اور پریشانیاں کھا جاتی ہیں، یہ بھی مشقت ڈالنے کا ایک اللہ کی طرف سے انداز ہے۔①

اور رب کائنات کو یہ بات بڑی ہی محبوب اور پیاری لگتی ہے کہ اللہ کے بندے ایک دوسرے کی خدمت میں پیش پیش رہیں اور اسی عمل کو رب تعالیٰ نے اپنا پسندیدہ ترین عمل قرار دیا ہے، اسی وجہ سے لوگوں کی حاجات وضروریات کے لیے کوشش کرنے والے شخص کو مسجد نبوی میں ایک مہینہ اعتکاف کرنے کے برابر اجر اور ثواب ملتا ہے جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَحَبُّ النَّاسِ إِلَي اللهِ تَعَالَي أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ. وَأَحَبُّ الأَعْمَالِ إِلَي اللهِ تَعَالَي سُرُورٌ تُدْخِلُهُ عَلَي مُسْلِمٍ. أَوْ تَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَةً، أَوْ تَقْضِي عَنْهُ دَيْنًا. أَوْ تَطْرُدُ عَنْهُ جُوعًا. وَلأَنْ أَمْشِيَ مَعَ أَخٍ فِي حَاجَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ شَهْرًا. وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ سَتَرَ اللهُ عَوْرَتَهُ. وَمَنْ كَظَمَ غَيْظَهُ وَلَوْ شَاءَ أَنْ يُمْضِيَهُ أَمْضَاهُ مَلأَ اللهُ قَلْبَهُ رَجَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ مَشَي مَعَ أَخِيهِ فِي حَاجَةٍ حَتَّي يَتَهَيَّأَ لَهُ أَثْبَتَ اللهُ قَدَمَهُ يَوْمَ تَزُولُ الأَقْدَامِ»۔②

"اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو نفع پہنچاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو محبوب ترین عمل مسلمان کو خوشی پہنچانا ہے، یا اس سے کسی پریشانی کو دور کرنا ہے یا اس سے قرض کو ادا کرنا یا اس سے بھوک کو دور کرنا ہے، کسی مسلمان کی حاجت وضرورت کے لیے اس کے ساتھ چلنا مجھے اس مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں ایک مہینہ اعتکاف کرنے سے بھی زیادہ محبوب اور پسندیدہ عمل

① شرح ریاض الصالحین:2/361:655

② طبرانی فی الکبیر:3187 صحیح الجامع:176

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے اور جس نے اپنے غصے کو روک لیا اللہ اس کے عیوب پر پردہ ڈال دیں گے اور جو اپنے غصے کو پی گیا اگر نافذ کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا قیامت کے دن رب کائنات اس کے دل کی تمام امیدوں کو پورا کر دیں گے اور جو اپنے بھائی کے ساتھ اس کی حاجت وضرورت کے لیے چلا حتی کہ اس کی ضرورت پوری ہوگئی اللہ تعالیٰ اس کے قدموں کو اس دن مضبوط کر دے گا جس دن قدم پھسل رہے ہوں گے"۔

اس لیے ہر مسئول اور ذمہ دار کو چاہیے کہ وہ اپنا دربان ضرور رکھے جو اس کے تمام دفتری نظام کے نظم ونسق اور تمام تر پروگراموں کو مرتب کر کے رکھے، نبی اکرم ﷺ نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کو اپنا دربان متعین کیا ہوا تھا جو حاجات وضروریات کے اوقات میں آنے والوں کے لیے کردار ادا کر سکے، لیکن مستقل بنیادوں پر لوگوں کے لیے اپنے دروازے کو بند کر لینا آسمان کے دروازوں کو بند کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

اور اسی چیز سے ہی حدیث میں منع فرمایا گیا ہے۔

3۔ قطع رحمی کرنے والے کے لیے آسمان کے دروازے بند رہتے ہیں:

پہلے ہم اس بات کا تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہر سوموار اور جمعرات کو آسمان کے دروازے کھلتے ہیں اور بندوں کے اعمال رب ذوالجلال والاکرام کے حضور پیش کیے جاتے ہیں، جس طرح کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی مکرم رسول معظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

«تُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ كُلَّ يَوْمِ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ، فَيُغْفَرُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا، إِلَّا امْرَأً كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا»۔ [1]

"بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: پیر اور جمعرات کے دن آسمان کے دروازے

---

[1] مسند احمد: 302/23، بیہقی فی فضائل الاوقات: 292 شعیب ارناؤط فرماتے ہیں اس کی سند مسلم کی شرط پر ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کھولے جاتے ہیں اور پھر ہر اس بندے کی بخشش کی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، البتہ وہ شخص اس بخشش سے محروم رہتا ہے جو اپنے اور کسی مسلمان بھائی کے درمیان عداوت رکھتا ہو اور فرشتوں سے کہا جاتا ہے ان دونوں کو جو آپس میں عداوت و دشمنی رکھتے ہیں مہلت دو تا آنکہ وہ آپس میں صلح وصفائی کرلیں''۔

یہ اس وقت ہے جب بعض ذوی الارحام یعنی رشتہ داروں کے درمیان ہوگا۔

اور دوسری حدیث میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ أَعْمَالَ بَنِي آدَمَ تُعْرَضُ كُلَّ خَمِيسٍ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، فَلَا يُقْبَلُ عَمَلُ قَاطِعِ رَحِمٍ»۔ [1]

''بے شک بنی آدم کے اعمال ہر جمعرات کو پیش کیے جاتے ہیں، قطع رحمی کرنے والے کا عمل قبول نہیں کیا جاتا''۔

اور حضرت شیخ بنا رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہاں پر عرض کا ظہور ہے یعنی اس وقت میں فرشتے اس کے صحیفے کو پڑھتے ہیں اور اس میں قطع رحمی کرنے والے شخص کے لیے بہت بڑی ڈانٹ ہے اور اس کے اعمال کی عدم قبولیت اس بات کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ اس کے اعمال کے لیے آسمان کے دروازے بند رہتے ہیں اور اس پر وہ روایت بھی شاہد اور بین دلیل ہے جس کو امام اعمش رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں:

كان ابن مسعود رضي الله عنه جالسا بعد الصبح فى حلقة فقال أنشد الله قاطع رحم لما قام عنه فإنا نريد أن ندعو ربنا وإن أبواب السماء مرتجة أى بضم ففتح والجيم مخففة مغلقة دون قاطع رحم۔ [2]

''عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کے بعد ایک حلقے میں بیٹھے ہوئے تھے اور

---

[1] مسند احمد:302/23، صحیح ترغیب وترھیب للألبانی:3538

[2] کتاب الزواجر للهیثمی:77/2 اور امام ہیثمی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فرمانے لگے میں قطع رحمی کرنے والے کو اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ وہ اس حلقہ سے اٹھ جائے، ہم اپنے رب سے دعا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور قطع رحمی کرنے والے کے لیے آسمان کے دروازے بند رہتے ہیں"۔

اور وہ شخص خیر اور بھلائی کی امید کیسے رکھ سکتا ہے جس کے لیے آسمانوں کے دروازے ہی نہیں کھلتے تو اے میرے عزیز اگر آپ کے لیے آسمان کے دروازے بند کر دیے گئے تو پھر آپ کون سا دروازہ کھٹکھٹائیں گے اس لیے جلدی سے صلہ رحمی کی طرف لوٹ، تاکہ آسمان سے رحمتیں اور برکتیں آپ کے لیے اترتی رہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی متعدد آیات وبینات میں صلہ رحمی کی وصیت فرمائی ہے، ارشادِ ربانی ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾[1]

"اللہ تم کو انصاف اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کو (خرچ سے مدد) دینے کا حکم دیتا ہے۔ اور بے حیائی اور نامعقول کاموں سے اور سرکشی سے منع کرتا ہے (اور) تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد رکھو"۔

صلہ رحمی کا ثواب بھی بہت زیادہ ہے اور اللہ رب العزت کے نزدیک اس کا مقام ومرتبہ بھی بہت زیادہ ہے اور رب العزت کے نزدیک اس کا بہت بڑا حق ہے کہ جس کی وجہ سے رب کائنات نے اس کو ملانے والے کے ساتھ ملانے کا وعدہ اور اسے کاٹنے والے کے ساتھ اس کے کاٹ دینے کا وعدہ فرمایا ہے، جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَهُ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ

[1] سورة النحل:90

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ».[1]

"اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا جب اس سے فارغ ہو گیا تو رحم (رشتہ داری) نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کے دامن کو پکڑا اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ رک جا اس نے کہا کیا یہ اس کا مقام ہے جو مجھ کو توڑ کر تیری پناہ میں آئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اس جوڑوں جو تجھ کو جوڑے اور اس کو توڑوں جو تجھ کو توڑے، اس نے عرض کیا ہاں پروردگار کیوں نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرے ساتھ ایسا ہی ہوگا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو (فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ) 47۔محمد:22)"۔

اور جو شخص مال کی فراوانی اور عمر کی طوالت چاہتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ صلہ رحمی کرے جیسا کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِيْ رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِيْ اَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ».[2]

"جو شخص وسعت رزق اور درازی عمر کا خواہاں ہو تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے"۔

اور دوسری طرف رب کائنات نے قطع رحمی کرنے والوں کو لعنتی قرار دیا ہے اور وہ جہاں کہیں بھی ہوں گے رب کی طرف سے وہاں ہی ان پر لعنت پہنچ کے رہے گی، جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى

[1] صحیح بخاری:7502، صحیح مسلم:2554، مسند احمد:218/19، ابن حبان:441
[2] صحیح بخاری:5986، صحیح مسلم:2557، ابو داود:1693، مسند احمد:50/19

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾ ۔[1]

"(اے منافقو!) تم سے عجب نہیں کہ اگر تم حاکم ہو جاؤ تو ملک میں خرابی کرنے لگو اور اپنے رشتوں کو توڑ ڈالو۔ یہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اور ان (کے کانوں) کو بہرا اور (ان کی) آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے"۔

اور جو شخص اپنے محتاج اور ضرورت مند رشتہ داروں کو دینے سے بخل برتتا ہے اسے میدانِ محشر میں انتہائی خطرناک عذاب سے دوچار کیا جائے گا، جیسا کہ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ ذِي رَحِمٍ يَأْتِي رَحِمَهُ، فَيَسْأَلُهُ فَضْلًا أَعْطَاهُ اللهُ إِيَّاهُ فَيَبْخَلُ عَلَيْهِ إِلَّا أُخْرِجَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ جَهَنَّمَ حَيَّةٌ يُقَالُ لَهَا شُجَاعٌ يَتَلَمَّظُ فَيُطَوَّقُ بِهِ» ۔[2]

"جو کوئی رشتہ دار کسی اپنے ایسے رشتہ دار کے پاس آتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے خاص فضل کیا ہوا ہے تو اس سے سوال کرتا ہے اور وہ دینے سے بخل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم سے ایک سانپ نکالے گا جس کو شجاع یعنی گنجا سانپ کہا جاتا ہے وہ اس کو ڈسے گا اور اسے اس کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا"۔

اسی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا، اس میں اس بات کا احتمال ضرور ہے کہ اولین جنت میں داخل ہونے والوں میں نہیں ہوگا جہنم کے عذابوں سے دوچار ہونے کے بعد شاید جنت میں چلا جائے، جیسا کہ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ» ۔[3]

---

[1] سورۃ محمد: 23،22

[2] طبرانی: 2343؛ صحیح ترغیب و ترھیب: 896 علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

[3] صحیح بخاری: 5984؛ صحیح مسلم: 2556؛ ابو داود: 1696؛ ترمذی: 1909؛ ابن حبان: 454؛ طبرانی: 1517

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''بے شک انھوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رشتہ داری کو کاٹنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔

اور پھر رحم کے متعلق خطرناک ترین معاملہ یہ ہے کہ دوسرے تمام اعمال کے علاوہ رحم اور امانت دونوں ہی پل صراط کے دائیں بائیں کھڑے ہو جائیں گے اور آپ کو معلوم ہے کہ رحم وہاں پر کیوں کھڑا ہوگا۔

میرے بھائی قطع تعلقی میں زندگی گزارنے والے ذرا سوچیے یہ کیوں وہاں کھڑا ہوگا اس کا کیا مقصد ہوگا، شاید وہاں پر یہ قطع رحمی کرنے والوں کے خلاف ہوگا، ان کے خلاف گواہی دینے کی وجہ سے یہ دونوں کھڑے ہوں گے اور جو ان پر عمل کرتے ہیں ان کے حق میں وہاں کھڑے ہوں گے، جیسا کہ حدیث میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُومُ فَيُؤْذَنُ لَهُ، وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ، فَتَقُومَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَيَمُرُّ أَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ»۔[1]

''چنانچہ لوگ محمد ﷺ کے پاس آئیں گے، پھر وہ کھڑے ہوں اور انھیں اجازت دی جائے گی اور امانت اور رشتہ داری دونوں کو چھوڑ دیا جائے گا چنانچہ یہ دونوں پل صراط کی دائیں بائیں جانب کھڑے ہوں گے، پھر تم میں سے سب سے پہلا بجلی کی رفتار سے گزر جائے گا''۔

اس لیے جو پل صراط سے سلامتی کے ساتھ گزرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے جیسا کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصِلُوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ، وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ»۔[2]

---

[1] صحيح مسلم: 195، مستدرك حاكم: 8749

[2] ابن ماجة: 3251

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''اے لوگو سلام کو عام رواج دو، کھانا کھلاؤ رشتوں کو جوڑو اور رات کو جب لوگ محوخواب ہوں نماز پڑھو تو تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔

شاید اس میں حکمت یہی ہے کہ جو شخص اس پر عمل کرے گا وہ سلامتی کے ساتھ اللہ کی جنت میں داخل ہو گا اور پل صراط پر اسے نہ آگ چھوئے گی اور نہ ہی پل صراط کے کنڈے اسے زخمی کر سکیں گے، بلکہ وہ سلامتی سے گزر جائے گا۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تیسری بحث:

ان حالات کے متعلق ہے جن میں دعائیں قبول نہیں ہوتیں

نبی اکرم ﷺ نے متعدد لوگوں کا اور حالات کا تذکرہ فرمایا ہے جن کی دعا قبول نہیں ہوتی اور دعا کی عدم قبولیت اس بات کی علامت اور دلیل ہے کہ اس دعا کے آگے آسمان کے دروازے بند ہیں، اس لیے یہ قبول نہیں ہوئی، کیونکہ آسمان کے دروازے کھلیں گے تو یہ دعا آسمان کی طرف چڑھے گی اور شرفِ قبولیت حاصل کرے گا، اس وجہ سے ایسے حالات اور لوگوں میں شامل ہونے سے اجتناب کرنا اور بچنا بہت ضروری ہے۔

اور ان میں سے اہم ترین کا ذیل میں ہم تذکرہ کر رہے ہیں۔

1۔ رزق حرام کھانے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی:

شریعت اسلامیہ نے اس بات کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے کہ تمھارا رزق اگر حلال طیب اور پاکیزہ ہوگا تو تب تمھاری عبادات اور دعائیں قبول ہوں گی، ورنہ کوئی عبادت اور دعا قبول نہیں ہوگی، جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ»۔ [1]

''اے لوگوں اللہ پاک ہے اور پاک ہی کو قبول کرتا ہے اور اللہ نے مومنین کو بھی وہی حکم دیا ہے جو اس نے رسولوں کو دیا اللہ نے فرمایا اے رسولو! تم پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو میں تمہارے عملوں کو جاننے والا ہوں اور فرمایا اے ایمان والو ہم نے جو تم کو پاکیزہ رزق دیا اس میں سے کھاؤ پھر ایسے آدمی کا ذکر فرمایا جو لمبے لمبے سفر کرتا ہے پراگندہ بال، جسم گرد آلود، اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف دراز کر کے کہتا ہے اے رب اے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام اور اس کا پینا حرام اور اس کا لباس حرام اور اس کی غذا حرام تو اس کی دعا کیسے قبول ہو''۔

2۔ اُکتا جانے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی:

دعا کی عدم قبولیت یا دعا کی قبولیت میں تاخیر ہو جانے کی وجہ سے بعض لوگ اکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں اور دعا کرنا بھی بھول جاتے ہیں، ایسے لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي»۔ [2]

''کہ تم میں سے ہر شخص کی دعا مقبول ہوتی ہے بشرطیکہ وہ جلد بازی سے کام نہ لے (اس لئے یہ نہ کہے کہ) میں نے دعا کی، لیکن قبول نہ ہوئی''۔

اور اس کا مطلب یہ نہیں کہ دعا کی قبولیت کی جلدی چاہنے سے منع کیا گیا ہے، ایسی بات نہیں، کیونکہ دعا کی قبولیت میں جلدی کی دعا تو رسول اللہ ﷺ بھی فرمایا کرتے تھے

---

[1] صحیح مسلم:1015، ترمذی:2989، مسند احمد:3/15، دارمي:2717

[2] صحیح بخاری:6340، صحیح مسلم:2735، ترمذی:3387، ابو داود:1484، ابن ماجۃ:3853

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:

«أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوَاكِي فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا مَرِيعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ» قَالَ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ۔ ①

”(بارش نہ ہونے کے سبب) لوگ روتے پیٹتے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! ہمیں مفید، اچھے انجام والی، خوشحالی والی، نفع بخش اور نقصان نہ دینے والی، جلدی آنے والی، نہ کہ تاخیر سے آنے والی بارش عطا فرما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ کہتے ہی ان پر بادل چھا گیا“۔

یہاں پر مقصود دعا کی قبولیت میں وہ جلدی ہے جو بندے کو اکتاہٹ کی طرف لے جائے کہ میری دعا قبول ہی نہیں ہوئی، میں نے دعا کیا کرنی ہے دعا کرنی چھوڑ دے اس سے منع کیا گیا ہے، ایسا کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ، مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ، مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ» قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا الِاسْتِعْجَالُ؟ قَالَ: يَقُولُ: «قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ، فَلَمْ أَرَ يَسْتَجِيبُ لِي، فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذَلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ»۔ ②

”جب تک آدمی کسی گناہ یا قطع رحمی اور قبولیت میں جلدی نہ کرے اس وقت تک بندہ کی دعا قبول کی جاتی رہتی ہے عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جلدی کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کہے میں نے دعا مانگی تھی میں نے دعا مانگی تھی لیکن مجھے معلوم نہیں کہ میری دعا قبول ہوئی ہو پھر وہ اس سے ناامید ہو

---

① ابوداود: 1169، ابن خزیمۃ: 1416 شیخ البانی رحمہ اللہ نے مشکوۃ میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔ 1507

② صحیح مسلم: 2735، ابن حبان: 881، سنن الکبری بیہقی: 6222

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کر دعا مانگنا چھوڑ دیتا ہے"۔

اور بندے کا دعا کرنے سے اکتا جانا اس کا سبب یہ ہے کہ بندے کا اپنے رب پر دعا کو قبول کرنے کے حوالہ سے ایمان اور یقین کمزور ہے، تب وہ اکتاتا ہے اگر یقین کامل اور محکم سے اپنے مالک سے مانگتا رہے تو رب کائنات ضرور قبول فرماتے ہیں، اس لیے جب بھی دعا کریں پورے یقین کے ساتھ اپنے اللہ سے مانگیں، جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اُدْعُوا اللهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ»۔ ①

"اللہ سے دعا کرو اس حال میں کہ تمھیں قبولیت کا یقین ہو"۔

اور اسی طرح سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ وَلَا يَقُولَنَّ اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ»۔ ②

"جب تم میں سے کوئی شخص دعا مانگے، تو یقین کے ساتھ دعا مانگے، یہ نہ کہے کہ یا اللہ اگر چاہے، تو مجھے دے دے، اس لئے کہ اللہ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں"۔

3۔ گناہ اور قطع رحمی کی دعا قبول نہیں ہوتی:

جو شخص گناہ کرنے کے لیے اور قطع رحمی کی دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول نہیں فرماتے، جیسا کہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُو اللهَ بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللهُ إِيَّاهَا أَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ

① ترمذی:3479؛ مسند احمد:6617؛ حاکم:1817 علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع میں حسن قرار دیا ہے۔

② بخاری:6339؛ مسلم:2678؛ ترمذی:3497؛ ابوداود:1483؛ ابن ماجۃ:3854

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِذًا نُكْثِرَ قَالَ اللّٰهُ أَكْثَرُ»۔ ①

”زمین پر کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اللہ سے دعا کرے اور اللہ اسے وہی چیز عطا نہ کرے۔ یا اس سے اس کے برابر کوئی برائی دور نہ کرے بشرطیکہ اس نے کسی گناہ یا قطع رحمی کے لئے دعا نہ کی ہو۔ اس پر ایک شخص نے کہا تب تو ہم بہت زیادہ دعائیں کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس سے بھی زیادہ قبول کرنے والا ہے“۔

اور اسی طرح سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

«لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الِاسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرَ يَسْتَجِيبُ لِي فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ»۔ ②

”جب تک آدمی کسی گناہ یا قطع رحمی اور قبولیت میں جلدی نہ کرے اس وقت تک بندہ کی دعا قبول کی جاتی رہتی ہے عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ! جلدی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کہے میں نے دعا مانگی تھی میں نے دعا مانگی تھی لیکن مجھے معلوم نہیں کہ میری دعا قبول ہوئی ہو پھر وہ اس سے ناامید ہو کر دعا مانگنا چھوڑ دیتا ہے“۔

4۔ دعا کے درمیان غفلت برتنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی:

وہ شخص جو دعا کرتے ہوئے بے پرواہی اور غفلت سے کام لے مکمل توجہ اور انہماک کے ساتھ دعا نہ کرے رب ذوالجلال والاکرام ایسے شخص کی دعا کو قبول نہیں فرماتے، جیسا

① ترمذی: 3573، مسند احمد: 266/14، الادب المفرد للبخاری: 710 علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترغیب وترہیب میں حسن کہا ہے۔ 1631

② صحیح مسلم: 2735، ابن حبان: 881

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اُدْعُوا اللّٰهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ»۔ [1]

''اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگا کرو۔ اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل اور لہو ولعب میں مشغول دل کی دعا قبول نہیں فرماتے''۔

5۔ زانیہ عورت اور بھتہ وصول کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی:

وہ عورت جو زنا کاری اور بدکاری سے مال کماتی ہے اور اس طرح وہ شخص جو ٹیکس اور بھتہ وغیرہ وصول کرتا ہے مال حرام حاصل کرتے ہیں ان کی دعا کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھلتے اور نہ ہی رب کائنات ان کی دعا کو قبول فرماتے ہیں جیسا کہ، سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«تُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ فَيُنَادِي مُنَادٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابَ لَهُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطَى هَلْ مِنْ مَكْرُوبٍ فَيُفَرَّجَ عَنْهُ فَلَا يَبْقَى مُسْلِمٌ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ إِلَّا زَانِيَةً تَسْعَى بِفَرْجِهَا أَوْ عَشَّارًا»۔ [2]

''آدھی رات کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کر لی جائے؟ کیا کوئی سوال کرنے والا ہے کہ اس کو عطا کر دیا جائے؟ کیا کوئی مصیبت زدہ ہے کہ اس کی مصیبت دور کر دی جائے؟ چنانچہ اس وقت جو مسلمان کوئی دعا کر رہا ہوتا ہے اللہ عزوجل اس کی دعا کو قبول فرما لیتے ہیں سوائے زانیہ کے جو اپنی شرم کے ذریعے مال وصول کرتی ہے اور ٹیکس لینے

[1] سنن ترمذی:3479؛ مسند احمد:6617؛ حاکم:1817؛ صحیح الجامع:245

[2] مسند احمد:17453؛ طبرانی:8391؛ صحیح ترغیب وترھیب:2391

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

والے کے“۔

6۔ تین لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«ثَلَاثَةٌ يَدْعُونَ اللهَ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ: رَجُلٌ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ سَيِّئَةَ الْخُلُقِ فَلَمْ يُطَلِّقْهَا، وَرَجُلٌ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ مَالٌ فَلَمْ يُشْهِدْ عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ آتَى سَفِيهًا مَالَهُ وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ﴾ [النساء: 5]» ۔[1]

”تین طرح کے لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں، ان کی دعا قبول نہیں کی جاتی، ایک وہ آدمی جس کے نکاح میں بد اخلاق عورت ہے اور اس نے اس کو طلاق نہیں دی اور وہ آدمی جو کسی کو مال دیتا ہے اور اس پر کسی کو گواہ نہیں بنایا اور وہ شخص جو بے وقوف کو اپنا مال دے دیتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بے وقوفوں کو اپنے مال نہ دو“۔

اس حدیث رسول ﷺ کا معنی یہ ہے کہ وہ شخص جو ایسی عورت سے شادی کرتا ہے جو طبعی طور پر بڑی بد اخلاق بد زبان ہے اور اس کو اس کا علم بھی تھا اور شریعت اسلامیہ نے اس کے لیے ایک راستہ بھی رکھا ہے کہ وہ اس کو طلاق دے دے، اب وہ طلاق بھی نہیں دیتا تو اگر یہ شخص اس عورت کے خلاف دعا کرتا ہے تو رب کائنات اس کی دعا کو قبول نہیں کرتے، کیونکہ وہ اس کے ساتھ زندگی گزارنے میں اپنے آپ کو عذاب دے رہا ہے، اپنی جان کو اس نے مصیبت میں ڈالا ہوا ہے، اگر نہیں گزارہ کر سکتا تو اسے طلاق دے کر فارغ ہو جائے اور اگر طلاق بھی نہیں دیتی تو پھر اس کے لیے بد دعا نہ کرے، بلکہ اس کی اصلاح کرے اور اس کے لیے اچھے اور بہترین اخلاق کی دعا کرے۔

[1] مستدرک حاکم: 3118، سنن الکبری بیہقی: 20304 صحیح الجامع میں علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔ 3075

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اور دوسرا آدمی وہ ہے جو کسی کو قرض دیتا ہے اور اس پر کسی کو گواہ نہیں بناتا اور جب یہ اس سے قرض واپس لینے کا مطالبہ کرتا ہے تو وہ اسے ادا کرنے سے انکار کر دیتا ہے، اب یہ پریشان ہو کر اس کے لیے بد دعائیں شروع کر دیتا ہے تو رب کائنات اس کی اس کے خلاف کی جانے والی دعاؤں کو قبول نہیں فرماتے، کیونکہ اس نے شروع اور ابتدا میں ہی رب کائنات کے فرمان کی پیروی نہیں کی، ارشادِ ربانی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ﴾ [1]

''اور اپنے مردوں میں سے دو گواہ مقرر کر لو''۔

اور تیسرا شخص جو اپنا مال بے وقوف اور کم عقل لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے وہ اس کی اولاد بھی ہو سکتی ہے، بیوی بھی ہو سکتی ہے، دوست واحباب بھی ہو سکتے ہیں، وہ فضول خرچی میں دیگر شاہ خرچیوں میں اس مال کو ضائع کر دیتے ہیں، اس مال کا تصرف اچھا نہیں کرتے، جب انھوں نے مال ضائع کر دیا تو یہ ان کے خلاف بد دعائیں کرتا ہے تو رب کائنات اس کی بد دعاؤں کو قبول نہیں فرماتے، کیونکہ اس نے ابتدائی طور پر رب کائنات کے قرآن اور رب کریم کے فرمان کی مخالفت کی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۝﴾ [2]

''اور بے عقلوں کو ان کا مال جسے اللہ نے تم لوگوں کے لئے سبب معیشت بنایا ہے مت دو (ہاں) اس میں سے ان کو کھلاتے اور پہناتے رہو اور ان سے معقول باتیں کہتے رہو''۔

7۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی:

وہ لوگ جو نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والا عمل ترک کر دیتے ہیں، تبلیغ دین

[1] سورۃ البقرۃ:282

[2] سورۃ النساء:5

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے سلسلہ سے پہلوتہی اختیار کر لیتے ہیں، رب ذوالجلال والاکرام ایسے لوگوں کی دعاؤں کو قبول نہیں فرماتے، جیسا کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں میں نے کائنات کے امام جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے، آپ فرمارہے تھے:

«مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ قَبْلَ اَنْ تَدْعُوْا فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ». ①

''اس سے پہلے پہلے نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو کہ تم دعا کرو لیکن تمھاری دعا قبول نہیں کی جائے گی''۔

اور اسی طرح دوسری حدیث میں ہے جس کو سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ». ②

''اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں پر عذاب بھیج دے اور تم اس سے دعائیں مانگو اور وہ قبول نہ کرے''۔

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ جب امت کے لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ چھوڑ دیں گے تو پھر ان پر آسمان سے اللہ کی طرف سے عقاب اور عذاب نازل ہوں گے اور ان آزمائشوں اور عذابوں میں یہ دعائیں کریں گے مگر وہ آسمان کی طرف اٹھیں گی ہی نہیں اور نہ ہی ان کی قبولیت ہوگی۔

رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ کریم امت محمدیہ کو اس اہم ترین فریضے کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

① ابن ماجہ: 4004 علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔ 5868

② ترمذی: 2169، مسند احمد: 172/19، صحیح الجامع: 7070

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

چوتھی بحث:

ان روحوں کے متعلق ہے جن کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھلتے

آسمان کے دروازوں سے کافروں کی روحوں کو گزرنے کی اجازت ہی نہیں ہے اور نہ ہی ان کے لیے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ﴾ [1]

”جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے سرتابی کی۔ ان کے لیے نہ آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ وہ بہشت میں داخل ہوں گے۔ یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے نہ نکل جائے اور گنہگاروں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں“۔

یہ کافر اور مشرک لوگ جنھوں نے محمد ﷺ کے طریقے کو اپنانے اور اس کی پیروی کرنے سے تکبر کیا، ان کے لیے آسمانوں کے دروازے ہرگز نہیں کھلیں گے اور جنتوں کے دروازے تو بالاولیٰ ہی نہیں کھلیں گے اور یہی وہ کافر لوگ ہیں جن کے لیے اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۭ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾ [2]

[1] سورۃ الاعراف:40

[2] سورۃ البقرۃ:111

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

”اور (یہودی اور عیسائی) کہتے ہیں کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے سوا کوئی بہشت میں نہیں جائے گا۔ یہ ان لوگوں کے خیالاتِ باطل ہیں۔ (اے پیغمبر ان سے) کہہ دو کہ اگر سچے ہو تو دلیل پیش کرو“۔

اور سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرُ، وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: اسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ، أَوْ ثَلَاثًا، زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ هَاهُنَا وَقَالَ: " وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ حِينَ يُقَالُ لَهُ: يَا هَذَا، مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِينُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ؟ " قَالَ هَنَّادٌ: قَالَ: " وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: دِينِيَ الْإِسْلَامُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ " قَالَ: " فَيَقُولُ: هُوَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَيَقُولَانِ: وَمَا يُدْرِيكَ؟ فَيَقُولُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ فَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا﴾ [إبراهيم: 27] الْآيَةُ۔ ثُمَّ اتَّفَقَا۔ قَالَ: فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: أَنْ قَدْ صَدَقَ عَبْدِي، فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ " قَالَ: فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا قَالَ: وَيُفْتَحُ لَهُ فِيهَا مَدَّ بَصَرِهِ قَالَ: وَإِنَّ الْكَافِرَ فَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ: " وَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ: لَهُ مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي، فَيَقُولَانِ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فَيَقُولُ: هَاهُ هَاهُ، لَا أَدْرِي، فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: أَنْ كَذَبَ، فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ قَالَ: فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا قَالَ: وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ: ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهُ أَعْمَى أَبْكَمُ مَعَهُ مِرْزَبَّةٌ مِنْ حَدِيدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا قَالَ: فَيَضْرِبُهُ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيرُ تُرَابًا قَالَ: ثُمَّ تُعَادُ فِيهِ الرُّوحُ». [1]

''ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی انصاری آدمی کے جنازہ میں نکلے پس ہم ایک قبر پر جا پہنچے جو ابھی لحد نہیں بنائی گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ وہاں بیٹھ گئے اور آپ کے اردگرد ہم بھی بیٹھ گئے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین پر کرید رہے تھے پس آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور دو یا تین مرتبہ فرمایا کہ اللہ کی پناہ مانگو عذاب قبر سے جریر کی روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب دفن کرنے والے منہ پھیر کر چلے جاتے ہیں تو مردہ ان کے جوتوں کی دھمک سنتا ہے اس وقت اس سے کہا جاتا ہے کہ اے شخص تیرا رب کون ہے اور تیرا مذہب کیا ہے؟ اور تیرے نبی کون ہیں؟ ہناد نے اپنی روایت میں فرمایا کہ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے وہ دونوں کہتے ہیں کہ یہ کون صاحب ہیں جو تمہارے درمیان بھیجے گئے تھے؟ وہ کہتا ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں وہ دونوں کہتے ہیں کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب میں پڑھا ہے اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ جریر کی روایت میں یہ

[1] ابو داود: 4753، مستدرك حاكم: 107، مسند احمد: 7/47، صحيح الجامع للالبانی: 1676

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اضافہ ہے کہ یہی مراد ہے اللہ کے قول يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الخ سے۔ پھر ایک آواز لگانے والا آواز لگاتا ہے کہ میرے بندہ نے سچ کہا پس اس کے لئے جنت کا بستر بچھا دیا جاتا ہے اور اسے جنت کے کپڑے پہنا دو اور اس کے لئے جنت میں ایک دروازہ کھول دو فرمایا کہ جنت کی ہوا اور خوشبو اس کے پاس آتی ہیں اور اس کی قبر حد نگاہ تک کشادہ کر دی جاتی ہے اور فرمایا کہ کافر جب مرتا ہے اس کی روح کو جسم میں لوٹایا جاتا ہے اور دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اسے بٹھلاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ ہائے ہائے میں نہیں جانتا وہ کہتے ہیں کہ یہ آدمی کون ہیں جو تم میں بھیجے گئے وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا پس آسمان سے ایک منادی آواز لگاتا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا اس کے لئے آگ کا بستر بچھا دو اور آگ کا لباس پہنا دو اور جہنم کا ایک دروازہ اس کی قبر میں کھول دو فرمایا کہ جہنم کی گرمی اور گرم ہوا اس کے پاس آتی ہے اور اس کی قبر اس قدر تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں جریر کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ پھر اس پر ایک اندھا بہرا فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے اس کے پاس لوہے کا ایک ایسا گرز ہوتا ہے کہ جو اگر پہاڑ پر دے مارا جائے تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائے فرمایا کہ وہ گرز سے اس مردے کو مارتا ہے اس کی مار کی آواز سے مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز سنتی ہے سوائے جن و انس کے اور وہ مردہ بھی مٹی ہو جاتا ہے پھر اس میں روح دوبارہ ڈال دی جاتی ہے"۔

لیکن مسلمانوں میں سے نافرمان اور فاسق و فاجر لوگوں کے لیے تو صریح نص نہیں ملتی کہ ان کی ارواح کے لیے آسمان کے دروازے بند رہتے ہیں، ان کے لیے یہی زجر اور ڈانٹ کافی ہے کہ ان کی ارواح کو نکال کر رب ذوالجلال والاکرام کے پاس لے جایا جاتا ہے تو رب ان پر ناراض اور نالاں ہوتا ہے وہ اپنے خالق و مالک کے سامنے کون سا چہرہ لے کر جائیں گے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پانچویں فصل:

آسمان کے اس دروازے کے متعلق جو بند ہی نہیں ہوتا

آسمان کا ایک دروازہ ایسا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے جب سے کھولا اس وقت سے لے کر آج تک بند نہیں کیا اور جب تک سورج مغرب کی طرف سے طلوع نہیں ہوتا اس وقت تک یہ دروازہ بند نہیں ہوگا اور اس دروازے کو باب التوبۃ یعنی توبہ کا دروازہ کہتے ہیں اور یہ دروازہ تمام دروازوں سے وسیع ہے، اس دروازے کے علاوہ حدیث کی کتابوں میں کسی بھی دروازے کی لمبائی اور چوڑائی کے متعلق کچھ بھی بیان نہیں کیا گیا، صرف یہی ایک دروازہ ہے جس کے متعلق سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ مِنْ قِبَلِ مَغْرِبِ الشَّمْسِ بَابًا مَفْتُوحًا، عَرْضُهُ سَبْعُونَ سَنَةً، فَلَا يَزَالُ ذَلِكَ الْبَابُ مَفْتُوحًا لِلتَّوْبَةِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ، فَإِذَا طَلَعَتْ مِنْ نَحْوِهِ، لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا إِيمَانُهَا، لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ، أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا»۔ ①

”بے شک مغرب کی طرف ایک دروازہ کھلا ہوا ہے جس کی چوڑائی ستر برس کی مسافت ہے یہ دروازہ توبہ کیلئے برابر کھلا رہے گا یہاں تک کہ سورج اس (مغرب) کی طرف سے طلوع ہو، سو جب آفتاب اس جانب سے طلوع ہو جائے تو اس وقت اس نفس کے لیے ایمان لانا سودمند نہ ہوگا جو اس سے قبل ایمان نہ لایا یا (اس گناہ گار شخص کے لیے توبہ کرنا سودمند نہ ہوگا جس نے) ایمان کی حالت میں کوئی نیک عمل (توبہ ورجوع الی اللہ) نہ کیا ہو“۔

① ترمذی:3535؛ ابن ماجۃ:4070؛ صحیح الجامع:2229

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

دوسری روایت میں سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ لَبَابًا مَسِيرَةُ عَرْضِهِ سَبْعُونَ، أَوْ أَرْبَعُونَ، عَامًا، فَتَحَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلتَّوْبَةِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، وَلَا يُغْلِقُهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ».[1]

''بے شک مغرب کی طرف ایک دروازہ کھلا ہوا ہے جس کی چوڑائی ستر برس کی مسافت ہے، جس دن سے اللہ نے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے اس دن سے اس کو توبہ کے لیے کھولا ہوا ہے، جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوگا اللہ اسے بند نہیں کرے گا یعنی قیامت تک یہ دروازہ کھلا ہے''۔

اے میرے عزیز قارئین! اگر آپ سے کہا جائے کہ آپ کی عمر سے صرف ایک گھڑی باقی رہ گئی ہے آپ کو آنکھ جھپکنے کے برابر بھی وقت اور مہلت نہیں ملے گی تو اس وقت آپ کی کیا کیفیت ہوگی؟

آپ کے سامنے وہ علامات ظاہر ہونے والی ہیں کہ جب آپ کو ندامت اور پشیمانی ہوگی اور اس وقت کہے گا کہ اگر پوری دنیا مجھے مل جائے تو میں اس دنیا کو چھوڑ دوں گا صرف میرا مالک مجھے ایک گھڑی توبہ کرنے کے لیے دے دے مگر اس وقت پھر وقت میسر نہیں آئے گا۔

اس لیے میرے بھائی! آپ کی زندگی کی جو بھی گھڑی گزر رہی ہے وہ آپ کے لیے اس گھڑی کی جگہ پر ہی ہے جس کی قیمت ساری دنیا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی فرصت عطا فرمائی ہے، ان فرصت کے قیمتی لمحات میں اپنے خالق ومالک کے حضور توبہ کر لے اور اس دروازے سے داخل ہو جائے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ کو قبول فرماتے ہیں، کبھی بھی رد نہیں کرتے، اسی لیے اللہ

[1] شعب الایمان:7076، مسند احمد:67/22، نسائی سنن الکبری:11178، ابن حبان:1321، صحیح ترغیب للألبانی:3137

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ نے توبہ کے لیے بڑا وسیع وعریض دروازہ بنایا ہے، جو ابھی تک کبھی بھی بند نہیں ہوا اور یہ دروازہ کھولنے کا محتاج بھی نہیں ہمیشہ ہی کھلا رہتا ہے اور آپ کا انتظار کر رہا ہے، آپ تاخیر نہ کریں، موت آگئی تو یہ ساری کی ساری فرصت ختم ہو جائے گی اور یہ دروازہ بند ہو جائے گا اور رب کائنات بندے کے توبہ کرنے پر اتنے خوش ہوتے ہیں جیسا کہ وہ شخص جو اپنی سواری پر لق ودق صحراؤں کا سفر کر رہا ہو اور وہاں پر اس کی سواری گم ہو جائے، جس پر وہ سفر کر رہا تھا اور اسی پر ہی اس کا کھانا اور پینا ہو اور وہ درخت کے سائے تلے بیٹھ کر ناامیدی کے عالم میں موت کا انتظار کر رہا ہو اور انتظار کرتے کرتے آنکھ لگ گئی سو گیا اور جب بیدار ہوا تو اس وقت دیکھا کہ اس کی وہ سواری اس کے سر کے پاس کھڑی ہے تو وہ خوشی کے عالم میں آکر غلطی سے کہہ دے اے اللہ تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں، اب اس بندے کو کتنی خوشی ہوتی ہے رب ذوالجلال والاکرام کو اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے، جیسا کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضِ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَأَيِسَ مِنْهَا فَأَتَى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا قَدْ أَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذَا هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ فَأَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ»۔ ①

”جب بندہ اللہ سے توبہ کرتا ہے تو اللہ کو تمہارے اس آدمی سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جو سنسان زمین میں اپنی سواری پر ہو وہ اس سے گم ہو جائے اور اس کا کھانا پینا بھی اسی سواری پر ہو وہ اس سے ناامید ہو کر ایک درخت کے سایہ میں آکر لیٹ جائے جس وقت وہ اپنی سواری سے ناامید ہو کر لیٹے اچانک

① صحیح بخاری:6308؛ صحیح مسلم:2747؛ ابن ماجۃ:4249؛ مسند احمد:168/14

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اس کی سواری اس کے پاس آ کر کھڑی ہو جائے اور اس کی لگام پکڑ لے پھر زیادہ خوشی کی وجہ سے کہے اے اللہ تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں یعنی شدت خوشی کی وجہ سے الفاظ میں غلطی کر جائے''۔

اور سوچنے کا مقام ہے کہ نبی رحمت جناب محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے سب سے زیادہ مقرب بندے تھے ان کا حال یہ تھا کہ ایک دن میں ستر سے زائد مرتبہ توبہ اور استغفار کیا کرتے تھے اور ہم گناہوں کے پتلے ہیں، مگر ہم نے کبھی اپنے خالق و مالک کے حضور التجا ہی نہیں کی اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرمار ہے تھے:

«وَاللهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً»۔ ①

''اللہ کی قسم میں اللہ تعالیٰ سے دن میں ستر بار سے بھی زائد استغفار کرتا ہوں''۔

اور وہ شخص سچی توبہ کا حریص ہے اسے چاہیے کہ ہمیشہ بدعت سے بچ کر رہے اور سنت کو مت چھوڑے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے بدعتی شخص کی توبہ کے سامنے حجاب اور آڑ ہوتی ہے، جب تک وہ بدعت کو چھوڑ نہیں دیتا ہے، ایسے شخص کی توبہ آسمان کی طرف نہیں چڑھتی اور نہ ہی توبہ کے دروازے سے گزرتی ہے، جیسا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ اللهَ حَجَبَ التَّوْبَةَ عَنْ كُلِّ صَاحِبِ بِدْعَةٍ حَتَّى يَدَعَ بِدْعَتَهُ»۔ ②

''اللہ تعالیٰ ہر بدعتی شخص کی توبہ کو قبول نہیں کرتے جب تک وہ بدعت کو چھوڑ نہیں دیتا''۔

① صحیح بخاری: 6307؛ ترمذی: 3259؛ ابن ماجۃ: 3816؛ مسند احمد: 168/14

② طبرانی فی الاوسط: 4202؛ شعب الایمان: 7238؛ صحیح ترغیب وترھیب: 54

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اِنَّ اللّٰهَ اِحْتَجَرَ التَّوْبَةَ عَلٰى كُلِّ صَاحِبِ بِدْعَةٍ»۔ ①

بے شک اللہ نے ہر بدعتی شخص پر توبہ کو بند کر دیا ہے"۔

اس لیے میرے عزیز قارئین! ہماری یہ حرص ہونی چاہیے کہ ہمارے سارے کے سارے اعمال منہج نبوت کے مطابق ہوں، رب کائنات کی رضا مندی اور خوشنودی کے لیے یہی کافی ہے، اور اسی وجہ سے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اقتصاد فی سنة خير من اجتهاد فی بدعة۔ ②

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں میانہ روی کو اختیار کرنا بدعت میں بہت زیادہ محنت وکوشش کرنے سے بہتر ہے"۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے، آمین یارب العالمین۔

کتبہ:

ابو العباد حافظ عبدالرزاق اظہر عفی اللہ عنہ

2/4/2018

الحمد للہ الذی بنعمته وکرمه ومنه تتم الصالحات

......*......

www.kitabosunnat.com

① صحیح الجامع للألبانی: 1699

② طبرانی فی الکبیر: 10484

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رحمۃ للعالمین غصے میں کیوں؟
تالیف حافظ عبدالرزاق اظہر

شیطان سے بچاؤ کے اسباب
تالیف حافظ عبدالرزاق اظہر

خوشبوئے جنت سے محروم لوگ
تالیف حافظ عبدالرزاق اظہر

خطبات عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم
ترتیب وتخریج حافظ عبدالرزاق اظہر

جب راز کھلیں گے
تالیف حافظ عبدالقہار محسن

اسلام میں بوڑھوں کی عظمت
تالیف حافظ عبدالرزاق اظہر

نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا
تالیف محمد ظفر الشیرازی حفظہ اللہ
ترجمہ حافظ عبدالرزاق اظہر

خطبات میر
پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان
ترتیب وتخریج حافظ عبدالرزاق اظہر

اسٹاکسٹ

مکتبہ اسلامیہ ®

لاہور: ہادیہ حلیمہ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369

فیصل آباد: بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد
041-2631204 - 2641204

0300-8661763 0321-8661763
www.facebook.com/maktabaislamia1
maktabaislamiainfo@gmail.com
www.maktabaislamia.com.pk

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خطباتِ شیخ الحدیث

شیخ الحدیث مولانا محمد عبد اللہ رحمہ اللہ

سابقہ سرپرست اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

ترتیب وتخریج حافظ عبد الرزاق اظہر

جہنم سے بچاؤ کے اسباب

تالیف حافظ عبد الرزاق اظہر

عمیق النظر

اردو ترجمہ شرح نخبۃ الفکر

تالیف

للحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني رحمہ اللہ

مترجم فضیلۃ الشیخ عبد القہار محسن حفظہ اللہ

تسہیل المواریث

فی حل تمارین فقہ المواریث (اردو)

اعداد وتالیف

فضیلۃ الشیخ پروفیسر سعید کلیروی حفظہ اللہ فضیلۃ الشیخ عطاء اللہ ساجد حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبد القہار محسن حفظہ اللہ

نظر ثانی فضیلۃ الشیخ محمد مظفر الشیرازی حفظہ اللہ

اعمال ایسے اللہ مسکرائے

تالیف حافظ عبد الرزاق اظہر

رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کے اثرات

تالیف حافظ عبد الرزاق اظہر

عنقریب منظرِ عام پر

اسٹاکسٹ

مکتبہ اسلامیہ ®

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369

بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد
041-2631204 - 2641204

0300-8661763 0321-8661763
www.facebook.com/maktabaislamia1
maktabaislamiainfo@gmail.com
www.maktabaislamia.com.pk

لاہور ....

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

آسمانوں کے دروازے

کب کھلتے ہیں؟

دار الخلود

لائن پار محلہ سلامت پورہ، کامونکی ضلع گوجرانوالہ

0333-8257302 0306-3381129